# کتاب البرھان فی بیان الحلال والحرام من الحیوان

عرف

## کوا حرام ھے۔



علامه مولانا محمد گوهر علی علوی نقشبندی مجددی حنفی

# کتاب البرہان فی بیان الحلال والحرام من الحیوان - از تصانیف محمد گوہر علی علوی صوفی لیطوی منشی فاضل ساکن لودھرے تحصیل گوجرخان ضلع راولپنڈی حال وارد راولپنڈی مدرس فارسی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ وکفیٰ وسلام علیٰ عبادہ الذین اصطفیٰ - اما بعد ارباب علم وبلاغت واولی الالباب ذوی کیاست وفراست پر مخفی ومحتجب نہ رہے کہ آج کل بعض بعض مدعیان علم و فضیلت ناواقفان غرض وحقیقت از راہ قلت فہم وتدبر غیر صالحہ وجہت اختلال دماغ و عقل واعتلال طبع ودل خلاف از روایات واقوال فقہا ورضا کے دیکھنے سے اس دیسی وہندوستانی مشہور کوّے کو عقعق سمجھکر اسکے کھانے پر مستعد وتیار ہوئے بلکہ مدت سے کوّوں کے شوربا پینے میں مشغول ومعروف رہے اور بطن ومعدہ کو جو مورد نور معرفت الٰہی کا ہونا چاہئے تھا - اور جسکو رزاق علی الاطلاق نے پاک وصاف رکھنے کا حکم فرمایا ہے - اس غراب فاسق وخبیث کے کھانے سے مفسد کر دیا - اکیلے نہیں - بلکہ خویش وقبائل یار واحباب کی بھی دعوت وضیافت کی - الغرض یہ بات جب علماء اسلام کے گوش گذار کی گئی تو انہوں نے ان صاحبان کو بشدت مخالفت کی اور کوّے کی حرمت کا حکم دیا - جانبین سے مباحثہ ہونے لگا - آخرکار محاکمہ میں اس عاجز نے بھی غراب مذکور کی حرمت پر ہی فتویٰ دیا - خاصکر حضرت قبلہ وکعبہ مولانا حاج الحرمین الشریفین جناب قاضی صاحب قاضی فضل الدین صاحب حاجی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے انکو اس ناشائستہ فعل یعنی غراب کے کھانے سے سخت مخالفت فرمائی اور غراب کی حرمت کا حکم دیا - اور جناب قاضی صاحب مسئلہ جانور منذور وطلبہ فی نام نہاد اولیاء یا انبیاء اللہ ومذبوح باسم اللہ کو حلال کہتے اور مذبوح مافوق العقدہ کو حرام کا حکم فرماتے تھے - نیز حضرت قبلہ نے اس عاجز کو ارشاد فرمایا کہ تمام جانوروں کی حلت جانوروں کی حلت وحرمت میں ایک کتاب لکھو جس میں خصوصاً غراب کی حلت وحرمت کا مسئلہ اور جانور منذور مذکور اور ذبح مافوق العقدہ کا مسئلہ بسط تام اور تفصیل مالا کلام کیساتھ ہو تاکہ مسائل مذکورہ کی دریافت کے لئے اہل علم کو کسی دوسری کتاب کے دیکھنے کی ضرورت نہ رہے - اور بعث سے دلائل وروایات خود بنفس نفیس ہی بیان فرمائے - اس لیے احقر عباد اللہ **محمد گوہر علی علوی** صوفی حنفی نقشبندی مجددی لیطوی تجاوز اللہ العلی عن ذنبہ الجلی والخفی نے برائے اعلائے کلمۃ الحق علی حسب قدر العلم والفہم والتحقیق یہ کتاب تحریر وتسطیر کی اور نام اس کتاب کا کتاب البرہان فی بیان الحلال والحرام من الحیوان رکھا اللہ تعالیٰ جل جلالہ وعم نوالہ منظور ومقبول فرماوے وباللہ المستعین وہو الموفق والمعین - اور اس کتاب میں دو مقصد ہیں ان ارید الا الاصلاح ما استطعت وما توفیقی الا باللہ علیہ توکلت والیہ انیب - ۲۱ [illegible] ہجری - [illegible]

## المقصد الاول - جانوروں کی حلت و حرمت کے بیان میں -

واضح ہو کہ جانور دو قسم کے ہیں - اول جو دریا میں رہتے ہیں دوم جو خشکی میں رہتے ہیں - جو جانور کہ پانی میں پیدا ہوتے ہیں اور پانی میں ہی زندگی بسر کرتے ہیں جیسے مینڈک کچھوا - زلو - کیکڑا - مگرمچھ - سگ آبی - خوک آبی - لدھر - کنیش - گھڑیال وغیرہ سب حرام ہیں - مگر مچھلی جو بلا ذبح ہی حلال ہے لیکن طافی مچھلی جو خود مر کر پانی کی سطح پر الٹی تیرتی ہوئی نظر آوے وہ حرام ہے - اور جو جانور خشکی میں رہنے والے ہیں وہ تین قسم پر منقسم ہیں (۱) وہ جنمیں خون نہیں جیسے ٹڈی - بھڑ - مکھیاں - مکڑی - بچھو - گبریلا - بھنبیری بھنگا - پتنگا - جھینگر - چھچھڑی - چرچٹا - چیونٹی - چیونٹا - جگنو - دیمک - کنسلائی - کھٹملا - بوٹ - بھور - وغیرہ سب حرام ہیں - مگر انھیں سے ٹڈی کہ وہ بغیر ذبح ہی حلال ہے -

(۲) وہ جانور جنمیں خون تو ہے مگر سائل رواں نہیں جیسے سانپ چھپکلی - گرگٹ - بھمنی وغیرہ حرام ہیں اور اسیطرح تمام حشرات الارض یعنی جو زمین کے اندر رہتے ہیں اور ہوام جیسے چوہا - سیہی - گوہ - یربوع - نیولا - چھچھوندر - گلہری وغیرہ سب حرام ہیں مگر خرگوش حلال ہے اور گوہ امام شافعی کے نزدیک حلال ہے - اور امام ابو حنیفہ [illegible] حرام ہے -

(۳) اور جو جانور کہ انمیں خون سائل ہے انکی دو قسمیں ہیں - مانوس اور وحشی - سو مانوس بہائم سے چنانچہ اونٹ - بھینس - گائے - بکری - بھیڑ نر اور مادہ چھوٹے و بڑے بالاجماع حلال ہیں اور وحشی جیسے ہرن - نیل گائے - گورخر - جنگلی اونٹ - بارہ سنگا - سو بالاجماع المسلمین حلال ہیں - اور درندے مانوس جیسے کتا بلی نر و مادہ حرام ہیں اور اسیطرح وحشی درندے جنکو سباع الوحش کہتے ہیں چنانچہ شیر - بھیڑیا - بجو - تیندوا - لومڑی - جنگلی بلی سنجاب - سمور - دلق - ریچھ - بندر اور مانند انکی حرام ہیں - اور بہائم مانوس میں سے گدھا حرام ہے اور گھوڑے میں اختلاف ہے امام شافعی رح اور صاحبین رح کے نزدیک گھوڑا حلال ہے اور امام ابو حنیفہ رضی اللہ تعالی عنہ کے نزدیک مکروہ ہے - ہدایہ وغیرہ میں لکھا ہے کہ اصح یہ ہے کہ مکروہ تحریمی مراد ہے اور کافی - ابو المعین - قاضیخان - اسبیجابی وغیرہ فقہا کے نزدیک کراہت تنزیہی مراد ہے صحیح قول ہیں - اور ایک روایت میں امام صاحب کا رجوع بھی بطرف قول صاحبین پایا گیا ہے فافہم - امام سرخسی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں -

والحیوانات نوعان - نوع منہا مالا دم لہ فلا تحل تناول شیء منہا الا السمک والجراد ولان شرط تناول الحیوانات الذکاۃ شرعاً وذلک لم یتحقق فیما لا دم لہ الا ان السمک والجراد مستثنی بالنص فانہ شرط فیہ الزکاۃ لقولہ صلی اللہ علیہ وسلم احلت لنا میتتان ودمان - اما المیتتان فالسمک والجراد واما الدمان فالکبد والطحال - وما لہ دم نوعان مستانس و متوحش فالذی تحل تناولہ من المستانس بالاتفاق - الانعام وہی الابل والبقر والغنم والدجاج وذلک بکتاب قال اللہ تعالی والانعام خلقہا لکم فیہا دفء ومنافع ومنہا تاکلون وقال اللہ تعالی جعل لکم الانعام لترکبوا منہا ومنہا تاکلون - والمتوحش نوعان منہا صید البحر لا یحل تناول

شيئ منها سوى السمك ومنها صيد البر ويحل تناوله الا ما له ناب او مخلب لنهي النبي صلى الله
عليه وسلم عن اكل كل ذي ناب من السباع وكل ذي مخلب من الطير والمعنى الخبث فيهما فان
من طبعهما الاختطاف والانتهاب فلا بد من ظهور اثر ذلك في خلق المتناول للغذاء من
ذلك كما قال صلى الله عليه وسلم لا ترضعنكم الحمقاء فان اللبن يعدي - والمستخبث
حرام بالنص - مبسوط - جلد ۱۱ صفحہ ۲۲۰ مطبوعہ مصر - اور امام سرخسی خاص کر
گھوڑے کی نسبت لکھتے ہیں - وعن انس ابن مالک رض قال اكلنا لحم الفرس على عهد
رسول الله صلى الله عليه وسلم - مبسوط - مصری - ج ۱۱ ص ۲۳۳ - واما ابو حنيفة رض
فانه كان يكره لحم الخيل فظاهر اللفظ في كتاب الصيد يدل على ان الكراهة للتنزيه فانه قال
رخص بعض العلماء رح في لحم الخيل فاما انا فلا يعجبني اكله - ثم من اباحه استدل بالتعامل الظاهر
ببيع لحم الخيل في الاسواق من غير نكير منكر - ولان سؤره طاهر على الاطلاق وبوله ك
بول ما يوكل لحمه فعرفنا انه ماكول كالانعام - وان ما روي فيه نهي فلان الخيل كانت فيهم وكان سلاحا
يحتاجون اليه في الحرب فلهذا نهاهم عن اكله لا للحرمة - وحجة ابي حنيفة رح في ذلك قوله تعالى والخيل
ولو كان ماكولا لكان الاولى بيان منفعة الاكل لانه اعظم وجوه المنفعة - ولانه ضم الخيل الى
البغال والحمير في الذكر دون الانعام - وفي حديث خالد بن الوليد ان النبي صلى الله عليه وآله وسلم
نهى عن اكل لحم الخيل والبغال والحمير - وفي حديث المقدام بن معديكرب رض ان النبي صلى الله عليه
وآله وسلم قال حرام عليكم لحوم البغال والحمير والخيل وقد بينا ان الدليل الموجب للحرمة يترجح فان ما كان
من الرخصة محمول على انه كان في الابتداء قبل النهي - مبسوط - مصری ج ۱۱ ص ۲۳۳ و ۲۳۴ -
وقد روى الحسن عن ابي حنيفة رح الكراهة في سؤر الفرس كما في لبنه وانما جعل بوله كبول ما يوكل
لحمه لمعنى البلوى - ومن قال الكراهة للتنزيه لا للتحريم قال ان الفرس كالآدمي من وجه من
حيث انه يحصل ارهاب العدو به ويستحق السهم من الغنيمة والآدمي غير ماكول لكرامته لا لنجاسته
والخيل كذلك كره اكله على طريق التنزيه لمعنى الكرامة ولهذا جعل الخيل طاهرة السؤر وجعل بوله
كبول ما يوكل لحمه - مبسوط - مصری ج ۱۱ ص ۲۳۴ - اور فتاوی عالمگیری میں لکھا ہے - امام کے نزدیک
گھوڑوں کا گوشت مکروہ ہے مگر صاحبین نے اسمیں خلاف کیا ہے اور مشائخ نے کراہت کے معنے میں
اختلاف کیا ہے مگر صحیح یہ ہے کہ امام اعظم نے مکروہ سے مکروہ تحریمی مراد لیا ہے اور گھوڑی کے
دودھ کا حکم اسکے گوشت کی مثل ہے کذا فی فتاوی قاضیخان اور شیخ امام سرخسی نے فرمایا کہ
امام اعظم رح نے جو حکم دیا ہے وہ احوط ہے اور صاحبین رح نے جو حکم دیا ہے وہ اوسع ہے کذا
فی السراجیہ - فتاوی عالمگیری اردو ج ۸ کتاب الذبائح - اور غایۃ الاوطار میں لکھا ہے - ولا یحل ذو ناب
و مخلب لحدیث مسلم نہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن اکل کل ذی ناب من السباع وذی مخلب من
الطیر ولا الحشرات والحمر الاھلیۃ والبغل الذی امہ حمارۃ - والخیل وعندہما والشافعی تحل وقیل ان
ابا حنیفۃ رض رجع عن حرمتہ قبل موتہ بثلثۃ ایام وعلیہ الفتوی عمادیہ - اور حلال نہیں گھوڑا اور
گھوڑی امام رض کے نزدیک اور صاحبین رح اور شافعی رح کے نزدیک حلال ہے اور بعضوں نے کہا کہ

امام ابو حنیفہ رح نے تین دن اپنی موت سے پہلے اُسکی حرمت سے رجوع کی اور اسکے حلال
ہونیکے قائل ہوئے اور اسی پر فتویٰ ہے کذا فی العمادیہ۔ تم ہدایہ میں گھوڑی کی کراہت تحریمی کو اصح
کہا ہے اور درر میں بقول فخر الاسلام اور ابو المعین کے کراہت تنزیہی کو اصح کہا
ہے تو درصورت کراہت تنزیہی امام ابو حنیفہ رح اور صاحبین میں کچھ خلاف باقی نہ رہیگا
اسواسطے کہ صاحبین اگرچہ حلّت کے قائل ہیں لیکن کراہت تنزیہی کیساتھ کذا فی الطحطاوی۔
ولا باس بلبنہا علی الاوجہ اور گھوڑی کے دودھ میں کچھ مضائقہ نہیں بر قول وجیہ ترتم
اسواسطے کہ اسکے دودھ میں سامان جہاد کی کچھ کمی نہیں بخلاف گوشت حلال کہا جانے کے
کذا فی المنح۔ والضبع والثعلب لان لہما نابا والسلحفاۃ والغراب الابقع والفیل والضب
والیربوع وابن عرس والرخم والبغاث وکلہا سباع البہائم وقیل الخفاش لانہ ذو ناب
ولا یحل حیوان مائی اور حلال نہیں دریائی اور پانی کے جانور۔ تم حیوان مائی سے وہ مراد
ہے جسکا رہنا اور جینا پانی میں ہو کذا فی المنح۔ الا السمک وانواع السمک بلا ذکاۃ وحل غراب الزرع
والعقعق معہا۔ در المختار اردو قبلوگینٹا ترجمہ کی آاور پرندوں میں سے جو پرندے پنجے سے
زخم اور شکار نہیں کرتے اور دانہ چگتے ہیں وہ حلال ہیں جیسے مرغی۔ بطخ۔ کبوتر۔ چڑیا۔
تیتر۔ بٹیر۔ ابابیل۔ فاختہ۔ مینا۔ چکور۔ ممولا۔ بگلا۔ چنڈول۔ مرغابی۔ بن ککڑی۔ بلبل
کوئل۔ مور۔ سرخاب۔ لالک۔ قاز۔ شترمرغ۔ قمری۔ بوقلمون۔ سوہن۔ چکاک
مرسیچہ۔ کلنگ۔ ہدہد۔ طوطی۔ غراب الزرع۔ عقعق۔ لوخہ۔ اگن۔ بوبی۔ وغیرہ تمام
حلال ہیں۔ اور جو پرندے پنجہ سے زخم اور شکار کرتے ہیں جیسے باز۔ باشہ۔ بہری۔
ترمتی۔ عقاب۔ سار۔ عنقا۔ سیمرغ۔ رخ۔ شاہین۔ چیل۔ شکرہ۔ لگورا۔ غراب اسود کبیر یعنی غداف
غراب ابقع (مراد اس سے یہی دیسی کوا ہے جسکی گردن کے بال بہ نسبت پیروں کے سفید
ہوتے ہیں کہا نا اسکا حرام ہے۔ احسن المسائل شرح کنز الدقائق) بوم۔ چمگادڑ۔ لگڑ۔ اغر
یا جو نرا مردار کھاتے ہیں جیسے گدھ۔ رخم۔ بغاث۔ وغیرہ سب حرام ہیں اور عقعق مختلف فیہ
ہے۔ واضح ہو کہ اس دیسی کوے کی حرمت میں بہت بڑا اختلاف ہے۔ لہذا اس مسئلے کو
بسط تام سے بیان کیا جاویگا تاکہ شک وشبہ بالکل زائل ہوکر یقین کامل حاصل ہو جائے

وباللہ استعین وہو الموفق والمعین ؎۔

**سوال**۔ کیا فرماتے ہیں علماء دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں
کہ یہ کوا مشہور ومعروف جو ہمارے ملک میں شہر ودیار قریٰ وامصار میں پایا جاتا ہے اور جسکی
خصائل رذیلہ واخصال ذلیلہ سے ہر شخص واقف ہے اور جو ایذا رسانی وخباثت میں
ضرب المثل ہے۔ اونٹوں اور گدہوں کی زخمی پیٹھ پر ٹھونگیں مارکر انکا گوشت کاٹ کھاتا
ہے۔ ایسے ہی جانوروں کی آنکھوں پر بیٹھکر چونچیں مارکر انکو ایذا دیتا ہے۔ بچوں سے
روٹی کے ٹکڑے وغیرہ اشیاء چھین کر دوڑ جاتا ہے۔ مردار ونجاست اور دانہ وغیرہ
کے کھانے میں مخالطت ومخالطت رکھتا ہے یعنی یہ سب چیزیں کھا لیتا ہے۔ کائیں کائیں یا کاغ کاغ

سے اسکا صوت تعبیر کیا جاتا ہے۔ اسکی گردن کے بال بہ نسبت پروں کے سفید ہوتے ہیں
غداف یعنی غراب اسود کبیر یا کلاغ سیاہ بزرگ کی نسبت صغیر الجثہ ہے۔ کیا یہ عقعق ہے
یا غراب البقع اور کیا یہ حلال ہے یا حرام۔ بینوا بالدلیل فتوجروا بالاجر الجزیل۔

**جواب**۔ چونکہ استفتاء اور سوال میں دو امروں کا ذکر ہے ایک یہ کہ متنازع فیہ
کوا عقعق ہے یا ابقع دوسرا یہ کہ حلال ہے یا حرام۔ لہذا عاجز نے جواب کو دو باب
پر منقسم کیا بزیادہ وضاحت اور اول میں ایک مقدمہ اور آخر میں ایک خاتمہ بھی بڑھا
دیا۔

**مقدمۃ الجواب**۔ قبل اسکے کہ تفاسیر للتمیز اور دلائل حلت و حرمت کو
معرض بیان میں لاؤں اس امر کا بیان کرنا ضروری اور واجب سمجھتا ہوں جو جواب کے
لئے بجائے مبداء اور موقوف علیہ کے بنے۔ اور وہ دو امروں پر مبنی ہوگا۔ ایک
یہ کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے غراب البقع کے قتل پر حلال و محرم کو حل و حرم میں
علی سبیل العموم اجازت عطا فرمائی ہے۔ بلکہ اس موذی کی قتل پر حکم فرمایا۔ بعض روایات
میں لفظ امر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم بھی وارد ہوا ہے کما فی شرح الکنز للزیلعی و غیرہ
اور لفظ امر بالاصالہ وجوب پر بولا جاتا ہے۔ دوسرا یہ کہ بعض روایات میں لفظ غراب
مطلق واقع ہوا ہے اور بعض احادیث میں غراب البقع وارد ہوا کما فی الصحیح المسلم۔ پھر اس
مقام پر بعض علماء نے روایات مطلقہ کو اصح و ارجح فرمایا مگر قول فیصل ہے محدثین اہل
التحقیق نے روایات مطلقہ کو مسلم کی روایت مقیدہ پر محمول فرمایا ہے۔ جیسا کہ امام
محمد بن علی الشوکانی رح نے شرح منتقی الاخبار میں مصرح بیان کیا ہے۔ قولہ الغراب ہذا
الاطلاق مقید بما عند مسلم من حدیث عائشۃ رض بلفظ الابقع وہو الذی فی ظہرہ او بطنہ بیاض
نیل الاوطار مطبوعہ مصر ج ۸ ص ۲۶ سطر ۲۔ اسیطرح ہمارے بدر حافظ بدر الدین العینی رح
اور حافظ ابن حجر رح نے بھی تحریر فرمایا ہے کما سینقل۔ مگر ان حضرات نے بھی غراب الزرع
اور عقعق بلکہ تمام اقسام کے کو تمثیل بالابقع فرمایا ہے۔ الا ابن حجر نے تو عقعق کو بھی ابقع سے
ملایا ہے۔ علماء حنفیہ نے عقعق کو جو منجملہ اقسام غربان میں سے ہے غراب الزرع
کیطرح حدیث خمس من الفواسق یقتلن فی الحل والحرم الحدیث کے حکم سے خارج کرکے
محرم پر اسکے قتل سے جزا لازم فرمائی و سنذکرہ ان شاء اللہ تعالےٰ۔ تیسرا یہ کہ ائمہ
مذاہب اربعہ نے غراب البقع کو حرام فرمایا ہے مگر امام مالک رح کے نزدیک باقی سباع
کیطرح مکروہ ہے اور عقعق کو اگرچہ علماء شافعیہ و حنابلہ نے اختلاف کے بعد صحیح تر
قول میں حرام فرمایا ہے مگر ہمارے علماء حنفیہ رض نے اسکو بعد الاختلاف علی الاصح حلال فرمایا ہے
بنا برایں ضروری اور واجب ہے کہ غراب البقع اور عقعق کی علامات شناخت اور دلائل تمیز پر نظر غائر
فرمائیں تاکہ حل و حرمت قتل و اکل ہر دو کے لئے حصول فائدہ کا علی التمام صورت پذیر ہو۔ کیونکہ
جب معلوم ہی نہ ہوا کہ ابقع کونسا پرندہ اور عقعق کونسا طائر ہے تو اثر حلت و حرمت قتل و اکل
کا اثر کسطرح مترتب ہو سکیگا۔ اسلئے بعض اوصاف میں یہ دونوں باہم ایک دوسرے کے متشابہ ہیں

دخائل ہیں - لہٰذا انکی پہچان بجز انہی علامات واوصاف کے ممکن نہیں - اس لئے راقم الحروف پہلے انکی علامات واوصاف بیان کریگا نیز انکے تمیز کے ادلّہ واسناد کو زیر قلم کریگا۔ پھر انکی حلت وحرمت کے روایات فقہیہ وعبارات کتب فقہ کو بھی نقل کریگا اور اکثر مواقع ومقامات پر حوالہ کتب فقہ وحدیث وغیرہ بمعہ نام وصفحہ بھی دیا جائیگا تاکہ کسی قسم کا شک وتردد باقی نہ رہجائے - اور جہاں مصنف کتاب کو حنفی - شافعی - مالکی حنبلی - منسوب بمذہب لکھکر لکھا جاویگا وہاں بندہ کو اس امر پر ظہور اجماع کا منظور ہوگا - وباللہ التوفیق وہو نعم الشفیق ونعم الرفیق - وہو نعم المولی ونعم النصیر ۰

## (۱) باب اول غراب ابقع اور عقعق کی تفسیر اور علامات تمیز وشناخت کے بیان میں

**اس باب میں دو فصل ہیں۔ فصل اول۔ غراب ابقع کی تفسیر اور تعریف اور تمیز** وشناخت کے لئے ضروری ہے کہ ہم اسکے نام - اور رنگ اور شکل وہیئت اور آواز وافعال وغیرہ اوصاف کو بطریق تبیان تحریر کریں تاکہ ہمکو اسکی حقیقت اور ماہیت اور اصلیت اور شناخت معلوم ہوجائے کیونکہ یہ ایسی علامتیں ہیں جنکے معلوم کئے بغیر کسی شیئ کی تعریف مطرد ومنعکس یعنی جامع ومانع نہیں ہوسکتی - اور جب کسی چیز کی تمیز وشناخت ہی نہو تو پھر شرع شریف کا حکم کسطرح لگایا جاسکتا ہے - لہٰذا ان علامات عشرہ پر جو ذیل میں درج ہیں نظر غائر ڈالنے سے یقیناً ثابت ہوگا کہ غراب ابقع یہی دیسی کوا ہے جسکے اوصاف سوال میں ذکر کئے گئے ہیں -

(۱) **علامت پہلی** - غراب ابقع کو عرب شریف کے لوگ غراب (مطلقاً) یا غراب ابقع سے نام زد کرتے ہیں - اور اہل فارس اُسے زاغ - کلاغ - کلاغ پیسہ - کہتے ہیں - اور ہندوستانی کوا اور پنجابی کانو - کاگ - بولتے ہیں - جیسے نصاب خسروی میں لکھا ہے - مصرعہ زاغ کلاغ کان ہم غراب ہے اور اسکی شرح میں لکھا ہے - زاغ کلاغ کو جب کہ اندک سفیدی دارد کذا فی رسائل والمنتخب - صفحہ ۳۶ مطبوعہ لاہور - (۲) **علامت دوسری** - غراب کی آواز کو غاق غاق کاغ کاغ - کاں کاں - کائیں کائیں - سے تعبیر کرتے ہیں جیسے بحر میر اور غیاث اللغات - اور عرف الناس میں ہے (۳) **علامت تیسری** - غراب ابقع کے سینہ اور شکم اور گردن وپشت پر بہ نسبت پروں کے سفیدی نمودار ہوتی ہے اسی لئے اسکو ابقع (ابلق چتکبرا) کہتے ہیں علامت چہارم میں اسپر دلیل نقل کیجائیگی - **علامت چوتھی** (۴) - غراب ابقع بہ نسبت غداف یعنی غراب اسود کبیر (کلاغ سیاہ بزرگ) کے چھوٹا اور صغیر الجسم ہے اور اسکو غراب البین بھی کہا جاتا ہے - کما قال الحافظ بدرالدین العینی فی شرح البخاری - وفی الحیوان للجاحظ الغراب الابقع غریب وہو غراب البین وکل غراب فقد یقال لہ غراب البین اذا ارادوا بہ الشوم الا غراب البین نفسہ فانہ غراب صغیر - عمدۃ القاری صفحہ ج ۵ ص ۸۰ - ترجمہ علامہ جاحظ کی حیاۃ الحیوان میں لکھا ہے کہ غراب ابقع عجیب ہے اور وہی غراب البین ہے اور ہر ایک کوے کو غراب البین کہتے ہیں جب اس سے فال اور بدشگونی کا ارادہ کریں مگر اصل غراب البین (غراب ابقع) ایک چھوٹا اور صغیر الجثہ

کوا ہے یعنی بلنسبت غداف (پنجابی ڈہوڈ) کے صغیر ہے کیونکہ تمام قسم کے کوؤں سے بڑا ہے
نیز علامہ موصوف شرح بخاری میں تحریر فرماتی ہے وفی الموعب الغراب الابقع ہو الذی
فی صدرہ بیاض وفی المحکم غراب ابقع یخالط سوادہ بیاض وہو اخبثہا وبہ یضرب
المثل لکل خبیث وقال ابو عمرو ہو الذی فی بطنہ وظہرہ بیاض - عمدۃ القاری مصری ج ۵
ص ۸۰ ترجمہ اور موعب میں لکھا ہے کہ غراب الابقع وہ ہے جس کے سینے پر سفیدی ہو اور
محکم میں لکھا ہے کہ غراب ابقع وہ کوا ہے جسکی سیاہی و سفیدی باہم خلط ملط
ہو اور کوا غراب کی تمام قسموں سے بڑھکر خبیث ہے اور وہی ہر ایک خبیث کے
لئے ضرب المثل ہے اور ابو عمرو نے کہا غراب ابقع وہ ہے جس کے شکم و پشت پر سفیدی ہو
یہ تمام علامات صرف غراب ابقع پر ہی صادق آتی ہیں - اور علامہ کمال الدین دمیری رح
حیوۃ الحیوان میں فرماتی ہیں - وغراب البین الابقع قال الجوہری ہو الذی فیہ سواد وبیاض
وقال صاحب المجالسۃ سمی غراب لانہ بان عن نوح علی نبینا وعلیہ افضل الصلوۃ والسلام لما وجہہ
ینظر الی الماء فذہب ولم یرجع ولذالک تشأموا بہ وذکر ابن قتیبۃ انہ سمی فاسقا فیما اری
لتخلفہ حین ارسلہ نوح علیہ السلام لیأتیہ بخبر الارض فترک امرہ ووقع علی جیفۃ قال عنترۃ -
ظعن الذین فراقہم اتوقع ۔ وجری ببینہم الغراب الابقع ۔ وقال صاحب منطق الطیر
الغربان جنس من الاجناس التی امر بقتلہا فی الحل والحرم من الفواسق اشتق لہا ذلک من اسم
ابلیس لما یتعاطاہ من الفساد الذی ہو شان ابلیس واشتق ذلک ایضا لکل شیئ اشتد اذاہ و
اصل الفسق الخروج عن الشیئ وفی الشرع الخروج عن الطاعۃ انتہی قال الجاحظ غراب البین
نوعان احدہما غراب صغیر معروف باللوم والضعف واما الآخر فانہ ینزل فی دور الناس ویقع علی
مواضع اقامتہم اذا ارتحلوا عنہا وبانوا منہا - قال وکل غراب غراب البین اذا ارادوا بہ الشوم
الا غراب البین نفسہ الذی ہو غراب صغیر الابقع - حیوۃ الحیوان مطبوعہ مصر ج ۲ صفحہ ۱۴۳ تا ۱۴۴
قولہ الا غراب البین نفسہ الذی ہو غراب صغیر الابقع - ترجمہ مگر غراب البین اصلی وہ چھوٹا
کوا ہے جو ابقع ہے پس ثابت ہوا کہ غراب الابقع غداف سے چھوٹا لانہ الاسود والکبیر من الغربان -
اور علامہ قزوینی رح لکھتے ہیں - (غراب) طائر کثیر الاسفار بعید التطواف اذ کل مایطیر سریع فی الطیران
ہو اجتاح الغراب الجوز یجمع منہ کثیرا فیدفن للذخیرۃ ویقع علی کل الحیوانات الکبار لما بادبۃ کالجمل والفرس
والآدمی وینقد قلبہ عنہ وذالک یقع بالدفع والضرب لشدۃ جوعہ وینقر ظہر السلحفاۃ فیاکلہا والبعیر اذا
عقر وعش فی ظہرہ لم یمت فلا بد من اخذ اللحم المیت من ظہرہ فیرسلونہ الی الصحراء فتجتمع علیہ الغربان وتقطع
اللحم المیت من ظہرہ واذا الفرخ بیضہا یکون الفرخ ابیض بلا ریش فتفزع الام منہ وتترکہ فیبعث
اللہ تعالی علیہ ذبابا کثیرا فیاکل الفرخ منہا حتی ینبت ریشہ ویسود وقال مکحول من دعاء داؤد النبی علیہ الصلوۃ و
السلام یا رازق الغراب فی عشہ والفرخ اذا اسود عادت الیہ امہ وحینئذ تغیب عنہ الذباب وقیل
قال بعض الامراء رأیت فرخ الغراب فلم ار صورۃ اقبح منہ ولا اقذر ولا انتن ورأیت راسا کبیرا و
منقارا طویلا وذلک مع صغر البدن وقصر الجناح وہو اطول منتن الریح والغراب اذا مرض یاکل

وجیع للانسان بہداء دمن العربان من یأتی بالفاظ فصیحۃ افصح من الببغا - عجائب المخلوقات بحاشیۃ حیوۃ الحیوان
ج ۲ ص ۲۴ اور مجمع البحار میں لکھا ہے - الابقع ما خالط بیاضہ لون آخر ومنہ الغراب الابقع - انتہی - اور نہایۃ
الجزری میں مرقوم ہے - ما خالط بیاضہ لون آخر ومنہ الحدیث انہ امر بقتل خمس من الدواب وعد منہا الغراب
الابقع - انتہی - اور شیخ الاسلام شرح بخاری میں تحریر فرماتے ہیں - قولہ علیہ السلام امرہ الابقع یعنی آنکہ در پشت و شکم
او سپیدی باشد یا مخلوط بود سیاہی او بسپیدی بسبب اختلاف تفاسیر گفتہ اند کہ ملحق بہ ہست بوے زاغ سیاہ
کہ آں را اعداف گویند بسبب مشارکت او در ایذا و افساد و عدم انتفاع و حققت اند علماء بر استثناء غراب زراعت
کہ دانہ میخورد نہ مردار و فتوی دادہ اند بجواز اکل آں کذا نقلہ العسقلانی - انتہی - اور احسن المسائل شرح
کنز الدقائق صفحہ ۲۳۶ پر مرقوم ہے - اور مراد ابلق سے یہی دیسی کوا ہے جس کی گردن کے بال بہ نسبت
پروں کے سفید ہوتے ہیں کھانا اس کا حرام ہے - **( ۵ ) علامت پانچویں** - غراب ابقع فاسق بہ نسبت
اور کووں کے انسان کے قرب وجوار میں بکثرت وبہجوم رہتا ہے لہذا ایذا رسانی میں اسکو پورا پورا موقع
ملجاتا ہے اور اکثر اوقات اس سے انسان کو ضرر ونقصان پہونچتا ہے - جیسے البدلحاشیہ ہدایہ میں مرقوم ہے
فانہا وان جبلت علی الایذاء فہی لیست بمبتدیات بالاذی لانہا لا تخالط الناس - حاشیہ ہدایہ - ترجمہ جیسے کہ غیر
ماکول اللحم سباع البہائم اور سباع الطیور جو مذکور فی الحدیث نہیں) اگرچہ ایذا رسانی واضرار پر پیدا کئے گئے ہیں لیکن
وہ مبتدی بالاذی نہیں اس لئے کہ وہ لوگوں میں ملے جلے نہیں رہتے - پس اس کلام سے بطریق مفہوم مخالف
معلوم ہوا کہ وہ پانچ فاسق جو مذکور فی الحدیث ہیں اکثر لوگوں میں ملے جلے رہتے ہیں ومنہم الغراب الابقع
فہو ایضاً یعیش ویخالط بالناس - اور سید جلال الدین الکرلانی الخوارزمی رح شرح ہدایہ میں لکھتے ہیں - قولہ والقیاس
علی الفواسق ممتنع لانہ من ابطال العدد - فان قیل حکم الحقتم بالخمس غیرہا ایضاً قلنا الحقنا بہا ما ہو فی معناہا من کل وجہ
بطریق الدلالۃ واما القیاس علی الخمس الفواسق بعلۃ الایذاء فمتعذر لان اذی الخمس الفواسق متعد الینا لانہا
تعیش بین اظہرنا فالذئب یقرب من مواشینا والحداۃ تعیش بالاختطاف والفارۃ عیشہا من طعام العباد
وکذا الغراب والعقرب یلدغ من یتخذہ دلیاً او بیتاً والسبع بالبعد منا فلم یکن اذاہ متعدیاً الینا غالباً
فلم یکن نظیر الخمس الفواسق فالحاصل ان الشافعی رح اعتبر نفس الاذی ونحن اعتبرناہ بصفۃ التعدی الینا
کما اعتبر نفس الکفر فی اباحۃ القتل ونحن نعتبر الکفر المفضی الی الحرب - کفایہ شرح الہدایہ ج ا ص ۱۹۶
اور علامہ عینی شرح ہدایہ میں تحریر فرماتے ہیں - اما الحاق السباع المضرۃ لعلۃ الایذاء غیر مستقیم لان ایذاء
السباع غیر متعدی الینا لانہا تسکن بیوتنا اما السباع فایذاءہا لا یتعدی الینا لانہا لا تسکن فی بیوتنا ولا فی قربہا فلم یکن
فی معنی المنصوص فلا یلحق بہا - عینی شرح ہدایہ ج ا جزو ۲ ص ۱۵۹ اسلامیہ ۳ - ترجمہ لیکن لاحق کرنا سباع مضرہ کا پانچ فاسقوں
کے ساتھ (حکم قتل میں) باوجودیکہ ان میں ایذا دہی ہے درست نہیں اس لئے کہ خمس فواسق کا ہماری طرف متعدی ہے بدیں وجہ
کیونکہ وہ ہمارے گھروں (اور گاؤں میں) قرار پکڑتے ہیں لیکن درندوں کا ایذاء ہماری طرف متعدی نہیں
اس لئے کہ وہ نہ ہمارے گھروں میں ٹھہرتے ہیں اور نہ ہمارے قرب وجوار میں - پس وہ خمس فواسق کے
معنے میں نہیں - اس لئے وہ ان سے ملحق نہیں ہونگے - اور صاحب کفایہ نے یوں مفصل کہا ہے
قولہ والفارۃ عیشہا من طعام العباد وکذا الغراب - ترجمہ چوہے کی گذر بندوں کے طعام سے ہے اور اسیطرح کوے کی گذر
بھی بندوں کے طعام سے ہے - اور تبیان میں غراب ابقع کے بارے میں لکھا ہے - الغراب الابقع فی الط

یخالط الناس ویسرق ما وجد لہم من البیض وغیرہ یسمی بالابقع لان سوادہ لم یخلص بل فیہ بقع
تقرب البیاض واختلاف لونہ یدل علی اختلاف اخلاقہ ویقال لہ الحاتم وغراب البین
والاعور وابن الدایۃ والفاسق اما الحاتم فلانہ یحتم فی زعمہم بالفراق۔ اما غراب البین فلانہ
ینزل منازلہم اذا بانوا عنہا واما الاعور فسمی بہ تفاؤلا واما ابن الدایۃ فلانہ اذا وجد دبر الدابۃ فی ظہر
البعیر او قرحۃ فی عنقہ نزل علیہا ونقرہ وعقرہ ثم لایزال ینقر ویاکل منہا حتی تبلغ الدایات بتشدید
الدال ہی عظام الرقبۃ وفقار الظہر۔ قال الجاحظ صاحب المنطق الغراب من لیام الطیور ولیس
من احرارہا ومن شانہ اکل الجیف والقمامات انتہی اور فتح الباری سے بھی معلوم ہوگا کہ غراب
الابقع لوگوں میں ناجلا رہتا ہے۔ **علامت چھٹی**۔ غراب الابقع انسان کے حق میں موذی
بالطبع اور مجبول علی الایذاء ہے۔ اسی لئے حضور علیہ السلام نے اس کے قتل کا حکم فرمایا۔
صحیح مسلم اور مشکوٰۃ میں ہے۔ عن عائشۃؓ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ قال خمس فواسق
یقتلن فی الحل والحرم الحیۃ والغراب الابقع والفارۃ والکلب العقور والحدیا صحیح مسلم
مطبوعہ دہلی ص ۳۸۱ ترجمہ روایت ہے عائشہؓ سے کہ نقل کی نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ
فرمایا پانچ جانور موذی مارے جاویں۔ حل میں بھی اور حرم میں بھی۔ یعنے بغیر احرام کے ہو
مارنے والا یا احرام باندھے ہو۔ سانپ اور کوا ابلق اور چوہا اور کتا کٹ کھنا اور چیل نقل کی
یہ بخاری اور مسلم نے انتہی۔ مظاہر حق جلد ۲ ص ۱۶۰ جن روایتوں میں غراب مطلق آیا ہے
وہاں بھی الابقع ہی مراد ہے۔ عینی شرح بخاری میں لکھتے ہیں۔ تحملت الروایات المطلقۃ
محمولۃ علی ہذہ الروایۃ المقیدۃ التی رواہا مسلم وذالک لان الغراب انما ابیح قتلہ
لکونہ یبتدی بالاذی ولا یبتدی بالاذی الا الغراب الابقع واما الغراب غیر الابقع فلا یبتدی
بالاذی فلا یباح قتلہ کالعقعق۔ غراب الزرع۔ عمدۃ القاری مطبوعہ مصر صفحہ ۲۸۲ ترجمہ میں
لکھتا ہوں کہ روایات مطلقہ مسلم کی روایت مقیدہ پر محمول ہیں۔ اس لئے کہ کوے کا قتل
کرنا اس واسطے جائز ہے کہ وہ بالطبع موذی ہے۔ اور پہلے ایذا انہیں پہنچاتا۔ مگر غراب
ابقع ہی اور غراب ابقع کے سوا مانند عقعق اور غراب الزرع کی ایذا انہیں پہنچاتے۔ لہٰذا ان
کا قتل بھی جائز نہیں۔ اور غراب ابقع کی ایذا رسانی کو علامہ زرقانی مالکیؒ نے شرح موطا میں
بیان کیا ہے۔ الغراب وہو یختلس وینقر ظہر البعیر وینزع عینہ وزاد فی حدیث عائشۃ الابقع
وہو الذی فی ظہرہ وبطنہ بیاض زرقانی جلد ۲ ص ۱۹۲ ترجمہ کوا لوگوں سے طعام چھین

کر اڑ جاتا ہے۔ اور اونٹ کی پیٹھ پر چونچیں مارتا ہے۔ اور اس کی آنکھ کو کھودتا ہے۔ اور عائشہؓ
کی حدیث میں لفظ ابقع آیا ہے۔ اور یہ وہ ہے جس کی پیٹھ اور پیٹ پر سفیدی ہو۔
نیز علامہ زرقانی ابن العربی سے نقل کرتے ہیں۔ ویرید الغراب یحل سفرۃ المسافر وینقب جرابہ
زرقانی ج ۴ ص ۳۸۸ ترجمہ۔ اور کوا مسافر کے دسترخوان پر اتر کر توشہ دان میں سوراخ کر
اور پھاڑتا جاتا ہے۔ اور علامہ ابی الطیب القنوجی شرح بخاری میں لکھتے ہیں۔ (الغراب)
وہو ینقر ظہر البعیر وینزع عینہ ویختلس اطعمۃ الناس وفی روایۃ الابقع وہو الذی فی ظہرہ
وبطنہ بیاض وقیل سمی غرابا لانہ نأی واغترب لما انفذہ نوح علیہ السلام لیستخبر امر الطوفان
عون الباری بہامشہ نیل الاوطار ج ۴ ص ۴۵۲ اور علامہ احمد بن محمد بن الخطیب القسطلانی شافعی
شرح بخاری میں لکھتے ہیں۔ الغراب وہو ینقر ظہر البعیر وینزع عینہ ویختلس اطعمۃ الناس
وزاد فی روایۃ سعید ابن المسیب عن عائشۃ الابقع وہو الذی فی ظہرہ وبطنہ بیاض قیل سمی
غرابا لانہ نأی واغترب لما انفذہ نوح علیہ السلام لیستخبر امر الطوفان ارشاد الساری ج ۳
ص ۲۲۳ اور علامہ بدر الدین العینی حنفی شرح بخاری میں غراب ابقع موذی کی ایذا رسانی
اس طرح بیان فرماتے ہیں۔ فالغراب ینقر ظہر البعیر وینزع عینہ اذا کان حسیرا ویختلس
اطعمۃ الناس والحداۃ کذالک تختلس اللحم۔ عمدۃ القاری ص ۲۶۵ س ۲۳ ترجمہ کوا اونٹ
کی پیٹھ پر ٹھونگیں مارتا ہے۔ اور اس کی آنکھ کو چونچ سے کھودتا ہے جبکہ وہ درد رسیدہ
ہو اور لوگوں سے طعام چھین کر اڑ جاتا ہے۔ اور چیل بھی اسی طرح گوشت کو چھین کر
اڑ جاتی ہے۔ اور نیز شرح بخاری میں مرقوم ہے۔ فاسق بودن غراب ازاں است کہ
کاوش میکند۔ پشت مجروح دواب را وچشم شتر را میکند ومی رباید المعہ را از دست مردم
وغلیواز نیز می رباید اطعمہ را از دست مردم۔ تیسیر القاری ج ۱ ص ۱۵۵۔ علامت کوے
غراب ابقع جس کا دوسرا نام غراب البین بھی ہے۔ نہایت درجہ کا قبیح الشکل اور شنیع النظر
ہے۔ چنانچہ گلستان سعدیؒ میں ہے۔ مثل طوطی را با زاغی در قفس کردند۔ از قبح مشاہدت
او در مجاہدت می بود۔ ومیگفت این چہ طلعت مکروہ است وہیئت ممقوت ومنظر ملعون
وشمائل ناموزون یا غراب البین لیت بینی وبینک بعد المشرقین۔ قطعہ علی الصباح بروئے
تو ہر کہ برخیزد۔ صباح روز سلامت برو مسا باشد۔ بداخترے چو تو در صحبتی تو باید نشستے
ولے چنانکہ توئی در جہاں کجا باشد۔ اور جاحظ نے کہا الغراب من لئام الطیور وشرارہا

اکل الجیف والقمامات - اور عجائب المخلوقات میں ہے - قال خلعت الاحمر رأیت فرخ الغراب
فرأ صورۃ قبیح منہ والا فقد ولا عنق وھو امرط منتن الریح والغراب اذا مرض یاکل رجیع الانسان
پیدا کمام - علامت آٹھویں - غراب البقع بغات درجہ کا کریہ الصوت ہے کریہ
اور نکاہت میں گدھے کی آواز سے مشابہ ہے - کیوں نہ ہو تفسیر حسینی میں زیر آیت قَالَ
یَا اَیُّھَا الَّذِیْنَ آمَنُوْا عُلِّمْنَا مَنْطِقَ الطَّیْرِ کے لکھا ہے - کہ غراب نفرین میکند بر عشار
نیز تفسیر اکسیر اعظم میں لکھا ہے - مدارک سے نقل کر کے - کوّا لعنت اور بد دعا گھر والوں
کرتا ہے - اکسیر اعظم جلد ۵ صفحہ ۱۱۲ سطر ۹ - پس یہ کوّا جہاں بیٹھتا ہے - لعنت ہی لعنت
کرتا رہتا ہے - پھر کیوں اس کی آواز کو لوگ برا اور مکروہ نہ جانتے - میں متعجب ہوں کہ کھانے
والوں کا کیا حال ہوتا ہوگا - اور مثال میں بھی بیہودہ کلام کو کانوں کانوں بولتے ہیں -
علامت نانویں یہ کہ غراب البقع ذی عقل سخت ہشم اور نافرمان پیغمبر ہے اس وجہ
سے خدا تعالیٰ کے حکم سے بھی منکر ہے - کما قال المولوی فی المثنوی بیت زاغ کو
حکم خدا منکر است - گر ہزاراں عقل دارد کافر است - اس کی پھرتی و چالاکی بھی اسکے عقیل
ہونے پر دلالت کرتی ہے - علامت دسویں - غراب البقع اور غداف خالطین الحب
والجیف میں - اور یہ دونوں عند الحنفیہ مباح القتل اور محرم الاکل ہیں - کہا علامہ عینی
نے قال اصحابنا المراد بالغراب فی الحدیث الغداف والابقع لانہما یاکلان الجیف واما
غراب الزرع فلا وعلیہ یحمل ما جاء فی حدیث ابی سعید الذی رواہ ابوداؤد وقد ذکرنا
وفیہ ویرمی الغراب ولا یقتلہ عمدۃ القاری صفحہ ۴۰ ترجمہ کہ ہمارے اصحاب حنفیہ
نے مراد کوے سے حدیث خمس فواسق میں غداف اور ابقع ہے - اس لئے کہ یہ دونوں
جیفہ خوار ہیں - لیکن غراب زرع حدیث میں مراد نہیں - اور اسی پر محمول ہے وہ
جو ابی سعید کی حدیث میں آیا ہے جس کو ابوداؤد نے روایت کیا - اور ہم پہلے
بھی ذکر کر چکے ہیں - (کہ غراب الزرع یہاں مراد نہیں) اور ابوداؤد میں ہے - و
یرمی الغراب ولا یقتلہ اور ہمارے بدر عینی شرح بخاری میں لکھتے ہیں - الوجہ الثانی
فی حکم الغراب فقال صاحب الہدایۃ المراد بالغراب اکل الجیف وھو الابقع روی ذلک
عن ابی یوسف والصحیح فی ذلک بما رواہ مسلم من حدیث سعید ابن المسیب عن عائشۃ
عن النبی صلے اللہ علیہ وسلم انہ قال خمس فواسق یقتلن فی الحل والحرم والغراب الابقع

وقد مر عن قریب تفسیر الابقع عمدۃ القاری جلد ۵ ص۳۶۰ ترجمہ وجہ ثانی کوے کے حکم میں حیث
قتل اور اکل میں ہے۔ صاحب ہدایہ نے کہا مراد اس سے مردار خوار ہے۔ اور وہ ابقع
ہے۔ روایت کیا اس کو ابی یوسف سے اور حجت پکڑی ساتھ اس حدیث کے جس
کو مسلم نے حضرت عائشہؓ سے روایت کیا۔ کہ نقل کی انہوں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم
سے کہ فرمایا آپ نے پانچ جانور قتل کئے جائیں۔ حل اور حرم میں اور ان میں سے ایک
غراب ابقع ہے جس کی تفسیر عنقریب گذر چکی ہے۔ نیز حافظ ابن حجر شافعیؒ لکھتے ہیں
وقال صاحب الہدایۃ المراد بالغراب فی الحدیث الغداف والابقع لانہما یاکلان الجیفۃ
واما غراب الزرع فلا وکذا استثناہ ابن قدامۃ۔ فتح الباری مطبوعہ دہلی ص۳۰۶ س ۲۷
ترجمہ صاحب ہدایہ نے کہا۔ مراد کوے سے حدیث میں غداف اور ابقع ہے۔ کیونکہ
یہ دونوں مردار کھاتے ہیں اور غراب الزرع مراد نہیں۔ اسی طرح مستثنیٰ کیا اسکو ابن قدامہ نے
اب صاحب ہدایہ کی عبارت مع عینی نقل کردی جاتی ہیں۔ تاکہ حقیقت اس امر کی کھل جائے
اور وہ یہہ ہے۔ م والمراد بالغراب ش ای المذکور فی الحدیث م الذی یاکل الجیف
ش جمع جیفۃ م یخلط ش ای یخلط الحب بالنجس یعنی یاکل الحب تارۃ والجیف اخری و
قد ذکرہ المصنفؒ فی اول ہذا الفصل والمراد بالغراب الذی یاکل الجیف ہو المروی عن ابی یوسف
واعاد ہنا وزاد لفظۃ یخلط وتوہم لانہ یبتدی بالاذی ش ویرد علیہ ما قال الاکمل بان ہذا وقع
تکرارا وکان بناسۃ غنی عن ذکرہ والموذی یقتل بنابہ للامام العینی جلد ۱ جزء ۲ ص۱۲۸۵ طبع مصر
مراد اس غراب سے وہ کوا ہے۔ جو کبھی تو نجاست کھاتا ہے اور کبھی دانے۔ اور وہی موذی ہے۔ اور
مصنف نے ابتداء فصل میں کہا کہ مراد یہاں وہ کوا ہے۔ جو مردار کھاتا ہے۔ اور اس
جگہ اسی لفظ کو بارثانی لاکر لفظ یخلط بھی بڑھا دیا اور اکمل الدین بابرتی نے کہا کہ صاحب
ہدایہ سے یہ تکرار واقعہ ہوا ہے۔ جس کی کچھ حاجت نہ تھی۔ یعنے صاحب ہدایہ نے جس
غراب کی نسبت پہلے کہا والمراد بالغراب الذی یاکل الجیف اسی غراب کی نسبت یہاں لفظ
یخلط بھی بڑھا دیا۔ لہذا صاحب عنایہ نے کہا کہ یہہ تکرار ہے۔ جو صاحب ہدایہ جیسے
لائق مصنف کی کلام میں نہ ہونا چاہئے تھا۔ اب ناظرین پر مخفی نہ رہا ہوگا۔ کہ ہدایہ کی عبارت
المراد بالغراب الذی یاکل الجیفۃ باوجود اس کے کہ لفظ جیف پر ہی یہاں اکتفا کیا گیا ہے
صاحب عنایہ نے وہی غراب مخالط الحب والجیف سمجھا جس کو صاحب ہدایہ نے بارِ دگر

ذکر کیا اور اس کلام سے یعنی اما جیف کے ای الذی لا یاکل الا الجیف سے تشریح نہ کی۔
بلکہ مقصود اور معنے دونوں محل کے جملوں کا ایک ہی سمجھکر اعتراض کیا کہ یہاں مصنف سے
تکرار واقع ہوا۔ پس وہ جو صاحب عنایہ ہدایہ کے ذبائح میں لا الابقع الذی یاکل الجیف
کی تفسیر اس طرح فرمائی۔ وقوع انہ لا یاکل الا الجیف وہو الذی سماہ المصنف الابقع
الذی یاکل الجیف وانہ مکروہ بوجہ مخالفت اس مضمون کے ساقط عن الاعتبار ہے۔
کیونکہ صاحب ہدایہ کی منشا کے بالکل مخالف ہے۔ چونکہ صاحب ہدایہ کے نزدیک کوتے
چار قسم پر ہیں۔ (۱) غراب الزرع (۲) غراب البقع (۳) غداف (۴) عقعق۔ جیسا ذبائح میں
مصنف نے خود تصریح فرمائی۔ پھر غراب الزرع تو بوجہ نہ مردار کھانے کے اس تفسیر سے خارج
ہو گیا۔ اور عقعق کو بھی مصنف نے بقول (واما العقعق غیر مستثنیٰ لانہ لا یسمی غرابا
ولا یبتدی بالاذیٰ) خارج کر دیا۔ پس تفسیر (والمراد بالغراب الذی یاکل الجیف
ویخلط) میں باقی صرف ابقع اور غداف ہی داخل ہے اسی لئے ہمارے بڑے اور ابن
حجرؒ نے صاحب ہدایہ کے قول مذکور سے مباح القتل کوتے کے ابقع اور غداف ہونے
پر نص فرمائی۔ اب ان کا خالط بین الحب والجیف ہونا بھی صاحب ہدایہ کے قول
سے بالبداہت ثابت کیا گیا ہے۔ امید کہ اہل علم اس بات کی قدر فرماوینگے۔ الحمد
للہ الذی ہدانا لہذا وما کنا لنہتدی لولا ان ہدانا اللہ۔ اور علامہ زیلعیؒ نے بھی شرح
میں تصریح فرمائی۔ والمراد بالغراب الابقع الذی یاکل الجیف او یخلط واما العقعق فلا یحل
قتلہ۔ وان قتلہ فعلیہ الجزاء لانہ لا یسمی غرابا عرفا ولا یبتدی بالاذیٰ تبیین الحقائق ترجمہ
اور مراد کوتے مباح القتل سے ابقع ہے۔ جو مردار بھی کھاتا ہے اور دانے بھی مگر عقعق
کا قتل کرنا جائز نہیں اس کے قتل سے محرم پر جزا لازم ہے۔ کیونکہ اہل عرب عرفاً اسکو
غراب نہیں کہتے۔ اور نہ وہ موذی بالطبع ہے۔ اور شرح الیاس میں لکھا ہے۔ ولا یجب
شیٔ بقتل غراب المراد بہ الابقع الذی یاکل الجیف ویخلط النجس بالطاہر فی التناول واما العقعق
فیجب الجزاء علی المحرم بقتلہ۔ ترجمہ اور غراب کے مار ڈالنے پر جزا لازم نہیں آتی۔ مراد
اس سے غراب ابقع ہے۔ جو مردار کھاتا ہے۔ اور پلید اور پاک کو کھانے میں ملاتا ہے
مگر عقعق کے قتل کرنے سے محرم پر جزا لازم آئیگی۔ اور شرح در المختار میں لکھا ہے۔
نہر الفائق نے کہا بدائع میں ابو یوسف سے صحیح روایت ہے۔ کہ حدیث میں اس سے

کے قتل کرنیکا حکم ہے۔ جو نجاست کھاتا ہے۔ یا دانہ اور نجاست دونوں کھاتا ہے۔ اور یہی قسم
موذی ہے۔ غایۃ الاوطار اور مصنف شامیؒ تحریر فرماتے ہیں۔ وقال ابو یوسف الغراب المذکور فی
الحدیث الذی یاکل الجیف اویخلط لان ہذا النوع ہو الذی یبتدی بالاذی انتہی اور شرح معانی الآثار میں
مرقوم ہے۔ والمراد بالغراب الابقع کما فی روایۃ الصحیحین ویحکی عن ابی جعفر ایضاً ہو الذی یاکل الجیف ویخلس
اللحمۃ الناس و ہو خسیس الطبع قال الامام العینی ہو الذی فی صدرہ بیاض حاشیہ طحاوی صفحہ ۲۱۰ مطبوعہ مطبع
لاہور ترجمہ اور مراد اس کوّے سے اَبقع ہے جیسا کہ صحیحین کی روایت میں وارد ہوا ہے۔ اور منقول ہے ابی جعفر سے
بھی یا نکا یہ ابقع وہ کوّا ہے۔ جو مردار کھاتا ہے۔ اور لوگوں سے طعام چھین کر لیجاتا ہے۔ اور بد صفت وہ بیت کمینہ
اور خسیس۔ امام بدر الدین العینیؒ نے کہا ہے۔ یہ وہ ہے جسکے سینہ پر سفیدی ہے۔ اور مولانا قطب الدین خان صاحب
حنفی شرح مشکوٰۃ میں ابقع فاسق کے بارہ میں تحریر فرماتے ہیں۔ ف کوے سے مراد کوا سیاہ و سفید ہے۔ کہ وہ اکثر
مردار و نجاست کھاتا ہے۔ جیسا کہ روایت آئندہ میں آتا ہے۔ اس سے نکل گیا کوا کھیتی کھانیوالا کہ رنگ اسکا سیاہ
ہوتا ہے۔ اور پونچ اور پاؤں اس کے سرخ مظاہر حق جم ۲ صفحہ ۲۸۸ اور کافی شرح کنز الدقائق میں موجود ہے۔ المراد الغراب
الذی یاکل الجیف و یبتدی بالاذی ویخلط النجس مع الطاہر فی اقتدا مع اما العقعق فیجب الجزاء لقتلہا حاشیہ کنز مطبوعہ مجتبائی
دہلی صفحہ ۸۵ ترجمہ اور ترجمہ فارسی ہدایہ میں مرقوم ہے۔ و مراد از غراب آنست کہ جیفہ مے خورد و خلط میکند نجس را بطاہر
نیز علامہ دمیریؒ فرماتے ہیں۔ والغراب الابقع وان کان یلتقط الحب فہو غیر داخل لانہ شئی لان غالب اکلہ الجیف
والشئی المنتن بخلاف الزرعی والغداف الصغیر واللہ تعالیٰ اعلم۔ حیات الحیوان جم ۲ صفحہ ۱۹۲ مطبوعہ مصر نیز
روایات گذشتہ میں جو لفظ یخلس اللحمۃ الناس ہے اس سے بوجہ بدیہہ ثابت ہوتا ہے۔ کہ غراب ابقع
ملتقط الحب بھی ہے۔ اب میں صاحبان نے کتاب فصل الخطاب میں اپنی اپنی رائے سے عبارات ذیل تحریر کیں
اور کوّے ابقع فاسق خبیث مباح القتل کو محض مردار خوار بتایا۔ اور ہر ایک کوّے خالط بین الحب والجیف
کو عقعق قرار دیکر ابقع کو ہمارے ملک کی کوّوں سے پڑا اور مختص بملک عرب ٹھہرلیا۔ وہ بالکل خطا ہے۔ صاحب فصل الخطاب
تحریر فرماتے ہیں۔ (۱) بلکہ یقتل فی الحل والحرم کا مصداق صرف کوا نجاست خور ہی رہیگا۔ و بس خالط بین الحب والجیف
جو عقعق ہے۔ اس حکم سے خارج ہے۔ (۲) پہلی قسم وہ کوا ہے۔ جس کی غذا صرف نجاست اور مردار ہو۔ اس
کا نام ابقع ہے۔ اور اسی کو آنحضرت صلعم نے فاسق فرمایا ہے۔ اور حل و حرم میں اوس کی قتل کی اجازت
دی (۳) البتہ کوّے کی وہ قسم حرام ہے جو ابقع کہلاتی ہے۔ وہی موذی و فاسق ہے۔ اور وہی
کرگس کی طرح نجاست خوار ہے۔ (۴) معلوم ہوا کہ وہ غراب کہ نظر شارع میں جائز القتل ہے۔ وہ
ہر کوا نہیں۔ بلکہ وہ قسم ہے جو دیار عرب میں باسم ابقع مشہور ہے۔ وہ کوا ہمارے ملک کے کوّوں سے

بڑا اور رنگ سیاہ و سفید رکھتا ہے۔ شکاری پنجہ سے شکار کرتا ہے۔ اور جہاں بیٹھتا ہے بیتاب
بے چین رہتا ہے۔ اور مردار بھی کھاتا ہے۔ چنانچہ جماعت حجاج نے سفر مدینہ منورہ اور اطراف جدہ میں اس کا
مشاہدہ کیا ہے۔ وہی جو کوا کثیر مردار و نجاست خوار ہے۔ وہ بالاتفاق حرام ہے۔ اور وہی محمل ہے۔ حدیث
خمس فواسق الخ وغیرہ۔ اب محرر سطور پوچھتا ہے۔ کہ صاحبان ایسی بے عندیہ اور بے حقیقت عبارتیں فصل
ہوا کرتی ہیں۔ کیا ایسی ہی لااصل تقریریں آپ کے فاضلانہ خطاب کے سزاوار ہیں۔ ہرگز نہیں۔ اگر آپ ان
سطور میں نظر غور فرماویں تو صریح معلوم ہو جاویگا۔ کہ حدیث خمس فواسق میں ابقع وہ غراب البقع ہے۔ جو مردار اور
دانہ دونوں کھاتا ہے۔ جسکی سینے اور شکم و گردن و پشت پر سپیدی نمایاں ہوتی ہے۔ اور باقی بالکل سیاہ
اور غلاف یعنی ڈھونڈ سے چھوٹا ہوتا ہے۔ اکثر شہروں میں دیواروں پر بکثرت رہتا ہے۔ انسان کو
ایذا پہنچاتا ہے۔ لوگوں سے روٹی کے ٹکڑے چھین کر فوراً اڑ جاتا ہے۔ اور کائیں کائیں کا آواز کرتا ہے
جو نہایت قبیح الشکل اور کریہ الصوت ہے چونکہ یہ مذکورہ بالا اوصاف بالاجتماع کووں کے اصناف
میں سے صرف اسی نوع میں جو زیر بحث ہے پائے جاتے ہیں۔ اور اس کے بغیر کسی نوع میں پائے
نہیں جاتے۔ تو نتیجہ یہ نکلا کہ جس کوے کی نسبت سوال کیا گیا ہے۔ وہی غراب البقع ہے۔

**قضیہ**۔ اب یقیناً ثابت ہوا۔ کہ دیسی متنازع فی الابلق کو جسکے سینہ اور گردن پر سپیدی ہے۔
اور جو غلاف سے چھوٹا اور لوگوں میں عام جا رہتا ہے اور ایذا پہنچاتا ہے یعنی ان سے طعام وغیرہ چھین
کر اڑ جاتا ہے۔ اور اونٹوں اور گدھوں کی زخمی پشتوں ...... اور بیمار آنکھوں پر ٹھونگیں مار کر
گوشت وغیرہ کو کھاتا ہے۔ قبیح الشکل اور کریہ الصوت ہے۔ اور شریر و شوخ چشم و در نا فرمان بیحد
ہے۔ اور دانہ و مردار دونوں کھاتا ہے۔ (صغریٰ) اور جو کوا صفات مذکورہ سے موصوف ہو
اس کو حدیث شریف غراب البقع سے نامزد کرتی ہے۔ (کبریٰ) پس اب بالیقین ثابت ہوا کہ
دیسی متنازع فی الابلق کوا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی زبان پاک سے غراب البقع کے نام سے نامزد
ہوا (نتیجہ)

## فصل دوسرا عقعق کی تعریف میں

عقعق اگرچہ بعض اوصاف میں مثلاً کھانا کھانے والمشیت فی الاکل وغیرہ میں یا یہ کہ اس کے پیٹ پر بھی
سپیدی ہے۔ اور طویل الذنب ہے وغیرہ امور میں زیر بحث کوے سے مشابہ ہے۔ مگر بلحاظ علامات
ذیل کے اس سے بالکل الگ اور جدا و ممیز ہو جاتا ہے۔ علامتیں یہ ہیں۔ علامت پہلی مختلف
السنہ کی لغات میں جو نام عقعق کے ہیں۔ کوے کے ناموں سے جدا ہیں۔ محیط اعظم میں لکھا ہے
عقعق بفتح ہر دو عین و سکون ہر دو قاف بعربی کشک و بفارسی عکہ۔ کالنجہ۔ و بترکی صقصقان

ودم آن دراز تر وصلصل نیز گویند و در اصفہان غلاجارہ ۔ و ہندی ابوکہ نامند ۔ و آن از طیور
مسروقه وز کلاغ ابلق کوچکتر و خوش منظر تر ۔ محیط اعظم جلد ۳ صفحہ ۱۹۱ ۔ اور انیس الاطباء صفحہ ۱۸۱ میں مرقوم
عقعق ۔ عکہ ۔ بفارسی غلاجارہ و ہندی ابو گویند ۔ عقعق فارسی کا ترجمہ ہندی ابو کہ الفاظ الادویہ صفحہ ۳۲۹
کالنجہ ۔ عقعق کہ عوام شیراز کالنجہ گویند و بعضے فاختہ رنگ گویند ۔ اول صحیح است ۔ شمس اللغات جلد ۲ صفحہ ۱۶
کالنجہ اسم عقعق است محیط اعظم جلد ۴ صفحہ ۱۰ کالنجہ اسم ترکی طائر ایست ۔ حروف عکہ و بعربی عقعق
وصلصل نیز نامند ۔ و گویند کہ اسم فاختہ است ۔ محیط اعظم جلد ۳ صفحہ ۲۹۶ ۔ اور صلصل فاختہ کو کہتے
ہیں کما فی الصراح ع ترمتی ترمتی عقعق جوبی یار نصاب ۔ عقعق ہندی تتوپی ۔ قمری قلمی ۔ اور انوار
بارک اللہ کے حاشیے پر ہے ۔ در رد المحتار نوشتہ کہ مستحب نیست ۔ خوردن مسود بیاض عقعق کہ
عکہ بزرگ گویند ۔ اور غیاث اللغات میں ہے ۔ بزرگ نام طائر ایست ۔ از برہان ظاہر میشود کہ بہندی آنرا
نیلکنٹھ گویند ۔ حق یہ ہے کہ عقعق نہ فاختہ ہے نہ نیلکنٹھ ۔ بلکہ اور قسم کا پرندہ ہے ۔ مگر انہیں عبارتوں
سے معلوم ہوا کہ علمائے سلف نے بھی اسکی ماہیت میں اقوال مختلف بیان کیے ہیں لیکن کسی نے یہ نہیں لکھا
کہ عقعق یہ کوا ہے ۔ نیز اہل عرب عقعق کو غراب سے تعبیر نہیں کرتے ۔ **علامت دوسری**
اسکے آواز کو عقعق بروزن جعفر یا قعقہ سے تعبیر کرتے ہیں ۔ اور اسی وجہ سے وہ عقعق سے نام زد ہوا ۔ علامہ
کمال الدین دمیری لکھتے ہیں ۔ (فائدہ) اختلفوا فی سبب تسمیتہ عقعقا فقال الجاحظ لانہ یعق فراخہ
فیترکہا بلا طعم وبہذا یظہر انہ من نوع الغربان لان جمیعہا یفعل ذلک وقیل اشتق لہ ہذا الاسم من صوتہ ۔
حیات الحیوان جلد ۲ صفحہ ۱۳۶ ۔ شرح نصاب صفحہ ۲۰ پر مرقوم ہے ۔ عقعق مرغیست سیاہ و سفید کہ آواز
بلفظ عق عق می نماید و آنرا عکہ و زاغ دشتی نیز گویند ۔ کذا فی المنتخب ۔ اور منتخب میں ہے عقعق مرغیست
سیاہ و سفید کہ آوازش بلفظ عق عق ماند ۔ و آنرا عکہ و زاغ دشتی گویند ۔ اور حیات الحیوان میں لکھا
ہے وصوتہ العقعقۃ ۔ اور صراح میں ہے عقعق کلاغ عقعقہ بانگ وے ۔ اور غایت الکلام میں لکھا ہے
وخوردن مرغ سیاہ و سفید کہ از جنس زاغ است ودمش دراز مے باشد ۔ و آوازش بلفظ عق مے بود ۔
و بعربی آنرا عقعق و بفارسی عکہ و بہندی مہوکہ گویند نزد امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ روا مکروہ تحریمی است انتہی
**علامت تیسری** عقعق کے رنگ مختلف ہیں ۔ کسی نے اس کو بالکل سیاہ کہا ۔ کسی نے ابلق اور
کسی نے مطلق سپید ۔ غیاث اللغات میں صفحہ ۳۰۰ پر مرقوم ہے ۔ عقعق بفتح ہر دو عین طائر ایست سیاہ و دراز
پروبال ۔ اور مخزن المفردات صفحہ ۳۰۰ میں مرقوم ہے ۔ ہوکہ فارسی کا ترجمہ عربی عقعق یا عکہ ماہیت ایک
پرندہ جانور سیاہ رنگ برابر اور مشابہ کوے کے ہے ۔ اور بعضے جنگلی کوا بتاتے ہیں ۔ چونکہ ہمارے ملک

لوگ اس کی حقیقت سے بالکل ناواقف ہیں۔ اس لئے فورا مطور نے دہلی میں ایک شخص کیطرف
مہوکہ کی ماہیت دریافت کرنے کیلئے خط روانہ کیا جسکا جواب نامہ یہ ہے۔ مولوی صاحب السلام علیکم
کے بعد واضح ہو کہ آپنے خط تحریر کیا ہے کہ مہوکہ کیسا جانور ہے۔ ہم نے اسکی بہت اچھی طرح دریافت کرکے
آپکی خدمت میں اب تحریر کیا ہے کہ اسکا رنگ سیاہ ہوتا ہے۔ مگر رنگت اسکی سرخی مائل ہوتی ہے اور وہ دانہ کھانے
اور سونا کو سے چھوٹا ہوتا ہے۔ مگر کوے اور اسمیں یہہ فرق ہے کہ اسکا رنگ سرخی نمودار ہوتا ہے۔ اور چونچ [illegible]
کی چھوٹی اور سرخ ہوتی ہے۔ اور پاؤں بھی اس کے سرخ ہوتے ہیں۔ انتہی۔ اور فضل الخطاب میں بھی مرقوم
ہے۔ کہ اہل شکار کا یہہ بیان ہے۔ کہ مہوکہ حلیہ میں متقارب اسی غراب کی ہوتا ہے مگر رنگ سرخی آمیز
ہوتا ہے جثہ اعضا وا میں بھی فرق ہوتا ہے۔ اہل شکار اسکو بے تکلف کھاتے ہیں۔ عکہ بالفتح وتشدید کاف
نوعی از کلاغ و آن ابلق بود از برہان و در سوید نوشتہ کہ عربیست مکہ آنرا عقعق نیز گویند۔ غیاث اللغات
والعقعق ہو طائر طویل الذنب فیہ سواد و بیاض یقال لہ بالفارسیۃ عکہ جامع الرموز عقعق انہ ینبغی ان یقبل الحرم العقعق
ہو طائر معروف ذو سواد و بیاض طویل الذنب یقال لہ العقعق ایضا و ہو لا یحتمل لا یفرخ من الغربان مجمع بحار الانوار جلد [illegible]
[illegible]۔ اور تبیان میں تحریر ہے العقعق طائر فی حد الحمامۃ علی شکل الغراب لون الرخمۃ و جناحاہ اکبر من جناح الحمامۃ
وہو کثیر [illegible] وعقعق [illegible] الفرس [illegible] الاولاد انتہی عکہ بالفتح و تحتانی مشدد [illegible]
از جنس کلاغ کہ ابلق سیاہ و سفید [illegible] ترجمہ [illegible] کی قسم ہے [illegible]
[illegible] العقعق [illegible] رنگ [illegible] سرخی نمودار ہوتا [illegible] بالکل [illegible] عقعق
کی [illegible] ابلق [illegible] العقعق ماہیت [illegible]
ابلق [illegible] وخوش [illegible] المحیط الاعظم [illegible] عقعق [illegible]
[illegible]۔ علامت پانچویں العقعق [illegible] نہیں بنتا ہے چنانچہ [illegible]
کہتے ہیں۔ کما قرر فی المنتخب وغیرہ جیسے معلوم ہوتا ہے۔ کہ [illegible] نہیں [illegible]
فقہا اسکی حیثیت خاص میں شک نہیں [illegible] کما قال العینی فی شرح [illegible] وقد قیل ان العقعق
یاکل الجیف [illegible] اور ظاہر ہے کہ جو جانور انسان کی قریب [illegible] نہیں بنتا ہے [illegible]
[illegible] اسکے احوال [illegible] باقی نہیں رہتا فتدبر۔ علامت چھٹی العقعق [illegible]
[illegible]۔ [illegible] حرام [illegible]
اور اس [illegible] چنانچہ علامہ [illegible] فرماتے ہیں والمراد بالغراب الابقع الذی یاکل [illegible]
والعقعق [illegible]

بھی ہدایہ وغیرہ میں ہے۔ والمراد بالغراب الذی یاکل الجیف ویخلطہ لانہ یبتدی بالاذی واما العقعق فغیر مستثنی لانہ لایسمی غرابا ولا یبتدی بالاذی ہدایہ عینی وغیرہ۔ **علامت ساتویں** عقعق نہایت درجہ کا خوبصورت خوش منظر لطیف الشکل ہے۔ چنانچہ محیط اعظم اور مخزن سے علامت ۵ میں نقل کیا گیا ہے۔ دیکھ لینا۔

**علامت آٹھویں** عقعق کی آواز نہایت خوش اور پر تاثیر اور باعث فرحت و تفرید و سرور ہے۔ چنانچہ عینی شرح ہدایہ میں لکھتے ہیں۔ وقال الجوہری العقعق طائر معروف وصوتہ العقعقۃ وقال السکاکی قیل فی صوت العقعق سرور عینی بنایہ جلد ۱ جزء ۲ صفحہ ۶۹۸ ترجمہ اور کہا ابو نصر جوہری نے عقعق ایک مشہور پرندہ ہے جس کی آواز عقعقہ ہے اور کہا سکاکی نے کہا گیا ہے بیچ ذکر عقعق کی آواز میں سرور خوشی اور لذت ہے۔ **علامت نویں** عقعق کم شعور صاحب نسیان ہوتا ہے چنانچہ علامہ قزوینی اس کے حق میں فرماتے ہیں۔ وکثیرا ما تخفی اولادہا فلاما ذکرہا لغیرہا من الطیور عجائب المخلوقات بہامشہ حیات الحیوان جلد ۲ صفحہ ۲ ترجمہ اکثر اپنے آشیانہ اور بچوں کو بھول جاتا ہے بس نہیں اس کے کوئی بچہ اور پرندوں کی طرح نیز علامہ دمیری فرماتے ہیں۔ وقال ان العقعق تخلی اعشاشہا حیات الحیوان جلد ۲ صفحہ ۱۳۲ **علامت دسویں** عقعق کبوتر کے قدر کا ایک پرندہ ہے جو من حیث الصفۃ والافعال دیسی کوے کا ہم شکل و مشابہ ہے۔ بدیں وجہ انواع غراب میں شمار کیا گیا ہے کما قال العینی فی شرح البخاری ومن انواع الغربان العقعق وہو قدر الحمامۃ علی شکل الغراب وقیل سمی بذالک لانہ یعق فراخہ فیترکہا بلا طعم وبہذا یظہر انہ نوع من الغربان والعرب تتشاءم بہ ایضا۔ عمدۃ القاری صفحہ مطبوعہ مصر ترجمہ اور کووں کے انواع میں سے ایک عقعق ہے۔ اور وہ بقدر کبوتر کے کوے کی شکل پر ہے اور کہا گیا ہے نام رکھا گیا ساتھ لفظ عقعق کے اس لئے کہ تحقیق عقعق کرتے ہیں بچے اپنے سے پس چھوڑ دیتا ہے ان کو بغیر طعام کے اور اسی سبب سے ظاہر ہوتا ہے کہ تحقیق وہ غراب کی نوع ہے ایک قسم اور عرب اس کے ساتھ بھی فال بد پکڑتے ہیں۔ ہکذا فی فتح الباری شرح البخاری اور علامہ دمیری فرماتے ہیں والعقعق کثعلب دیسی کند شا بالشین المعجمۃ وصوتہ العقعقۃ وہو طائر علی قدر الحمامۃ وہو علی شکل الغراب وجناحاہ اکبر من جناحی الحمامۃ وہو ذو لونین ابیض واسود طویل الذنب ویقال لہ القعقع ایضا حیات الحیوان جلد ۲ صفحہ ۱۳۲ اور مخزن المفردات میں لکھا ہے۔ کہ عقعق ایک پرندہ سیاہ رنگ برابر اور مشابہ کوے کے ہے۔ بخلاف دیسی کوے کے کیونکہ وہ کوا ہے اہل عرب و فارس و ہندیہ مطلق غراب زاغ کو کہتے تو ان کی مراد میں یہی دیسی شہری ابلق متنازع فی کوا ہوا کرتا ہے۔ کما لا یخفی علی اللبیب کیا کوئی صحیح الحواس آدمی زیر بحث دیسی کوے کی بابت یہ کہہ سکتا ہے۔ کہ یہ کوے [illegible] پرندہ ہے یہ کہ یہ خوبصورت ہے۔ ہرگز نہیں۔ غراب البقع کے سوا کوئی کسی نوع کو [illegible]

غراب الزرع یا زاغ کہتے ہیں۔ مگر مطلق غراب سے یہی کوا البقع مراد ہوتا ہے۔ کیونکہ یہی کوا شہر وغیرہ آبادیوں میں بلا اجلا رہتا ہے۔ اسی لئے محدثین نے زوجۂ مطلقہ کو روایت مقیدہ بالا البقع پر محمول ٹھہرایا۔ کیا اب کوئی اہل عقل دحواس کر سکتا ہے کہ یہ مشار الیہ کوا کبوتر کے قدر ایک پرندہ کو بجا سمجھ اور شبہ ہے یا باقی علامات عقعق کی اسمیں پائی جاتی ہیں۔ ہرگز نہیں۔ اب ہم تمام کرام اہل عقل و فہم و علم کو عدل و انصاف سے محلّی و مزین فرما کر علامات غراب البقع اور عقعق کو علی سبیل الترتیب والتقابل بنظر غائر و فکر عمیق ملاحظہ فرماویں تو انکو اما ہو الحق عندنا ما ہو الباطل بوجہ اتم و اکمل معلوم اور ظاہر ہو جائیگا۔ البقع اور عقعق میں رات دن زمین اور آسمان کا فرق معلوم ہو جائیگا پھر آپکی ہی زبان سے کلمہ احسنت اور جبۂ مکہ عشرہ کاملہ معرض نطق و بیان میں جلوہ گر ہوگا۔

| علامات عقعق | اور بالمقابل | علامات غراب البقع |
| --- | --- | --- |

## علامات غراب البقع

(۱) نام کی جہت سے غراب البقع کو عربی میں غراب البقع غراب مطلق غراب البین۔ ہمل اور فارسی میں زاغ کلاغ۔ کلاغ پیسہ اور ترکی میں قرغہ۔ جیران۔ اور سرائی میں جو یاناء اور سلیمانی میں کارغ اور سندی میں کو آکاں۔ کاگا کہتے ہیں۔

(۲) آواز کی جہت سے غراب البقع کی آواز کو عربی میں غاق غاق فارسی میں کاغ کاغ اور سندھی میں کاں کاں یا کائیں کائیں سے تعبیر کرتے ہیں۔ (۳) رنگ کی جہت سے غراب البقع خاکستری اور گردن کے پیچھے قلیل علی الظہر والبطن سپیدی خاکستری ملتف ہے اور باقی بالکل سیاہ ہوتا ہے حتی کہ اسکے شہپر دم چونچ اور پاؤں بھی سیاہ مطلق ہوتے ہیں۔

(۴) مقدار جسم کی جہت سے غراب البقع باعتبار حجم کے خلاف ایسے غراب اسود کبیر (ڈھوڈ سیاہ) سے چھوٹا ہوتا ہے۔ (۵) سکونت اور رہائش کی جہت سے غراب البقع انسانی قریہ جات میں شہروں اور بستیوں میں مکانوں کے منڈیروں اور صحنوں میں علی العموم بکثرت و بہجوم رہتا ہے۔

## علامات عقعق

(۱) عقعق کو عربی میں عقعق کشک۔ کند شا عند البعض صلصل۔ فارسی میں الکہ کالنجہ۔ وعوام انسے خیز زاغ جہ غلاجارہ۔ وعند البعض سبز کب اور ترکی میں قشقفان کالنجہ اور سلیمانی میں گشکر اور سندھی میں مہوکہ مہوکہ جیجی۔ تتوتی کہتے ہیں۔

(۲) عقعق کی آواز کو عقعق بروزن جعفر یا قشقشہ سے تعبیر کرتے ہیں۔ اور اس آواز کو تقریباً دس بارہ دفعہ زیادہ متواتر کرتا رہتا ہے۔

(۳) ایضاً۔ عقعق ایک پرندہ سیاہ رنگ مگر بعض کے نزدیک رنگ اسکا سرخی مائل ہوتا ہے اور پاؤں بھی اسکے سرخ ہوتے ہیں۔ اور چونچ اس کی کوے سے موٹی و چھوٹی ہوتی ہے اور بعض کے نزدیک شاخ خرم کی مانند ملبق ہوتا ہے اور عند البعض سفید مطلق معلوم ہوتا ہے۔ کہ یہ اختلاف بوجہ اختلاف افراد واقعہ کے ہے۔ (۴) ایضاً۔ عقعق باعتبار جسم کے اس شہری کوے سے بھی شاخ دم سے چھوٹا ہوتا ہے۔

(۶) ایذا کی جہت سے۔ غراب البقع انسان کے حق میں موذی
بالطبع اور مجبول علی الایذاء ہے۔ ایذا یہ کہ اونٹوں اور
گدھوں کی زخمی پیٹھوں پر چونچیں مارتا ہے۔ اور ان کے بچاروں کو
چونچ سے کھود لیتا ہے۔ اور لوگوں سے طعام وغیرہ چھین کر
اڑ جاتا ہے۔ لہٰذا اس کا قتل شرعاً جائز بلکہ واجب ہے۔
(۷) حسن و قبح شکل کی جہت سے۔ غراب البقع نہایت درجے کا
قبیح الشکل۔ شنیع المنظر۔ منحوت الہیئت بدصورت ہے۔
(۸) حسن و قبح آواز کی جہت سے۔ غراب البقع نہایت درجہ کا
کریہ الصوت اور بری آواز والا ہے۔ سماع بھی اور صحت
بھی اسلئے کہ وہ جہاں دیکھتا ہے لوگوں پر لعنتیں کرتا ہے۔
(۹) عقل و بے عقلی کی جہت سے۔ غراب البقع بڑا شوخ چشم
اور صاحب عقل و شعور ہوتا ہے۔
(۱۰) کھانے کی جہت سے۔ غراب البقع بھی عقعق کی طرح دانے اور مردار دونوں
کھاتا ہے۔ اور غداف بھی اسی طرح دانہ اور مردار دونوں
کھاتا ہے اس صفت میں ابقع اور غداف دونوں عقعق
کے مشابہ ہیں مگر دوسری علامات سے عقعق سے جدا اور
متمیز ہو جاتے ہیں۔

(۵) ایضاً۔ عقعق عموماً جنگلوں اور ویرانوں میں رہتا ہے
شہروں اور آبادیوں میں نہیں آتا۔
(۶) ایضاً۔ عقعق انسان کے حق میں موذی نہیں۔
لہٰذا اس کا قتل کرنا حرام ہے۔ مگر مرتکب پر جزا لازم ہے
(۷) ایضاً۔ عقعق نہایت درجہ کا خوبصورت و خوش شکل
ہوتا ہے۔
(۸) ایضاً۔ عقعق کی آواز میں ایک قسم کا سرور ہے جس کے
سماع سے انسان کے روح و جان میں ایک طرح کی خوشی اور
لذت پیدا ہوتی ہے۔
(۹) ایضاً۔ عقعق ایک پرندہ کم شعور اور صاحب نسیان ہوتا ہے
(۱۰) ایضاً۔ عقعق ایک پرندہ ہے جو بعض اضلاع
و اطراف میں اس دیسی کوے کا ہم شکل ہے اور دیسی
کی طرح دانے اور مردار بھی دونوں کھاتا ہے مگر
وہ خود غراب ہو۔

## باب دوسرا غرابوں کی اقسام مختلفہ اور ان کے حکم کے بیان میں اور اس میں دو فصلیں ہیں

فصل اول۔ واضح ہو کہ کوؤں کی تقسیم فقہاء نے دو طرح پر کی ہے۔ اول۔ باہمی دوسرا اختلافی لہٰذا
اس میں دو بحثیں ہیں۔ بحث اول فقہاء اہل متون اور شروح وغیرہ نے تو امام ابو حنیفہ اور امام
ابو یوسف کی طرح کوؤں کو ایسے نہج و طریق پر منقسم فرمایا جس سے حل و حرمت ان کے قتل
و اکل دونوں کی پوری پوری معلوم ہو جاتی ہے۔ اور یہ تقسیم بسبیل شہرت و مشاہدہ کے
ہے جو کوؤں کے انواع کے جدا جدا ذاتوں ناموں رنگوں صورتوں وغیرہ اوصاف
پر شامل ہے جس کی وجہ سے ہر ایک نوع کی تعریف اور پہچان واضح طور پر بوجہ تام و اکمل

اور شرع کے احکام مانند حل و حرمت کے شئے معین کے عین و ذات پر وارد ہوتے ہیں چنانچہ میزان
الشعرانی جز ۲ صفحہ ۷ میں ہے۔ وهو مبنی علی ان الاحکام تدور علی الاسامی او الذوات اور کوئی
شئے بغیر نام اور رنگ و صورت وغیرہ تعریف کے معلوم اور معین نہیں ہو سکتی۔ اور جب تک شئے
معین اور معلوم نہ ہو اس پر حکم شرعی نہیں لگ سکتا کیونکہ بغیر علم کسی شئی کے اسکا حکم شرعی معلوم
کر لینا ایک امر محال ہے لہذا بحث اول میں کووں کی تقسیم رباعی کا بیان ہوگا جس سے انکی ہر ایک نوع
بالتعیین صحیح ہو سکے۔ اور جو سفید نام ہے اور بحث ثانی میں کووں کی تقسیم ثلاثی کا بیان ہوگا بعض
فقہا نے فرضی طور پر اسطرح بھی لکھا ہے۔ مگر یہ ایسی تقسیم ہے جس سے کووں کی کسی نوع کی تعیین
پہچان نہیں ہو سکتی ہے اس لئے اس پر حکم شرعی کا لگانا ایک امر محال ہے **بحث اول** کووں
کی تقسیم رباعی میں اور وہ یہ ہے (۱) غراب الزرع (۲) غراب البقع (۳) غداف (۴) عقعق۔ چنانچہ شرح
مختصر الکرخی للقدوری میں موجود ہے۔ وروی بشر بن الولید عن ابی یوسف قال سئلت ابا حنیفة
عن اکل الغراب فرخص فی غراب الزرع وکرہ الغداف وسألته عن الابقع فکرہ ذالک لانہ یاکل الجیف
اور اسی کتاب میں ہے۔ قال ابو یوسف سالت ابا حنیفة عن العقعق فقال لاباس فقلت انہ
یاکل الجیف فقال انہ یخلط بشئ آخر فحصل فی قول ابی حنیفة ان ما یخلط لا یکرہ اکلہ۔ یہاں امام ابو
یوسف اور امام ابو حنیفہ کے سوال و جواب سے جیسا کہ غرابوں کا حکم شرعی ثابت ہوتا ہے۔
چنانچہ امام ابو حنیفہ نے غراب الزرع کو حلال اور البقع و غداف کو حرام اور عقعق کو مباح فرمایا ہے
ویسا ہی ان کی تقسیم رباعی اور انکے ناموں سے کووں کے ہر ایک نوع کی تعیین بھی ثابت ہوتی
ہے لہذا تمام معتبر کتب فقہ و حدیث میں غراب کے ہر نوع کی تعیین باسم الخاص موجود ہے
اب غراب کے ہر ایک نوع کا حکم شرعی حل و حرمت قتل اور اکل کا مع تعیین اور نام اس نوع کے
لکھا جاتا ہے۔ واضح ہے کہ غراب البقع اور عقعق کی تعریف اور تفسیر معہ انکے حکم کے پہلے باب میں
گذر چکی ہے نیز غراب البقع کا حکم اس کے باب کے فصل ثانی میں مستقل طور پر بالتفصیل اور بادلائل
آئیگا مگر یہاں بھی کسی قدر بیان ہو جائیگا۔ باقی ہے غراب الزرع اور غداف ان کا حکم یہ ہے
(۱) غراب الزرع یا زاغ یہ ایک چھوٹا سا سیاہ کوا ہے۔ اور کبھی اسکی چونچ اور پاؤں پر سرخی بھی
نمودار ہوتی ہے جیسا قہستانی اور شامی نے لکھا ہے۔ وحل غراب الزرع وهو غراب اسود
صغیر یقال له الزاغ وقد یکون محمر المنقار والرجلین کذا فی الشرح الیاس وغیرہ و فارسی میں اسکو
زاغ کشت ہندی میں کھیتی کا کوا کہتے ہیں۔ یہ اکثر سرد ملکوں میں رہتا ہے مگر جاڑے کے بعض

دنوں میں کابل کی طرف سے جماعت کثیر اور جم غفیر بکر ملک پنجاب اور ہندوستان میں آتے ہیں۔ جنکو ہمارے
لوگ کابلی کوچڑے کہتے ہیں۔ غراب الزرع صرف میوہ دانہ پاک چیزیں کھاتا ہے۔ مردار و نجاست
نہیں کھاتا اور انسان کو بھی نہیں ستاتا (حکم) غراب الزرع چاروں مذہب میں حلال ہے
اور اسکا قتل کرنا ناجائز ہے۔ سامہ مذاہب اربع اسکے قاتل پر جزا لازم فرماتے ہیں۔ کتب فقہ و شروح
احادیث میں۔ وحل غراب الزرع یا لا باس بغراب الزرع یا و یقال لہ الزاغ وافتوا بجواز اکل بعینہ
یا بعضوہ موجود ہے۔ نیل الاوطار اور فتح الباری میں ہے کہ علماء نے اجماع اور اتفاق کیا ہے
کہ غراب الزرع حکم قتل سے خارج ہے۔ نیز حدیث ابی داؤد کی دیرمی الغراب ولا یقتلہ اسی غراب الزرع
پر محمول ہے (۲) دوسرا غداف ہے۔ اسکو عربی میں غراب الغیظ اور غراب اسود کبیر بھی کہتے ہیں
ترکی میں قرقون۔ فارسی میں زاغ کرہا یا زاغ و کلاغ سیاہ رنگ۔ اردو میں سیاہ جنگلی بڑا کوا اور پہاڑی
کوا پنجابی میں ڈوہو گر سیاہ کہتے ہیں۔ یہ کوا بالکل سیاہ ہوتا ہے۔ اور بستیوں میں کم آتا ہے
اور سب قسم کے کووں سے بڑا ہوتا ہے۔ اکثر غذا اسکی مردار و نجاست ہے۔ مگر دانے اور روٹی
کے ٹکڑے بھی اگر مل جائیں تو کھالیتا ہے۔ کسانوں کے دسترخوان سے طعام۔ مکی کے خوشے یعنی
چھلیاں۔ باجرے کے سٹے توڑ کر لے جاتا ہے۔ ان باتوں کا بارہا مشاہدہ ہوا ہے جسکو انکار ہو
دیکھ کر اطمینان کرلے۔ (حکم) یہ کوا بھی حرمت اکل اور جواز قتل میں ابقع کی مانند ہے۔ کما تر
من العینی والفتح وسیاق انشاء اللہ تعالیٰ مگر بعض علماء نے چنانچہ ملا مسکین و صاحب درمختار نے
بدیں وجہ کہ یہ کوا دانے اور مردار دونوں کھالیتا ہے۔ اسکو عقعق سمجھ لیا۔ چنانچہ شامی کی عبارت
ذیل سے مستفاد ہوتا ہے۔ قولہ (قاموس) نص عبارۃ الغداف کغراب غراب القیظ والنسر
الکثیر الریش جمعہ غدفان وقال مسکین انہ العقعق ولما کان الاصح فی العقعق انہ لا باس باکلہ
اقتصر الشارح علی معنی الثانی فافہم نعم اقتصر الاتقانی علی الاول فقال وکذا الغداف لا یوکل وہو غراب القیظ
الکبیر من الغربان وافی الجناحین آہ ولیفیدان العقعق غیرہ کما یعلم مما سنذکرہ تامل و القیظ الحر
سمی بہ لانہ یجی فی زمن الحر یعنے جب ماتن نے غداف کو از قبیل ما لا یحل من الحیوان بیان
کیا۔ اور صاحب قاموس نے غداف کے دو معنے بیان کئے۔ (۱) غراب القیظ (۲) نسر۔ پھر یہ سمجھ
کر غراب القیظ دانے اور مردار دونوں کھالیتا ہے۔ ملا مسکین نے اسکو عقعق سمجھ لیا۔ کیونکہ وہ بھی
خالط ہے۔ اور چونکہ عقعق کے کھانے میں علی الاصح لا باس ہے۔ اس لئے صاحب درمختار نے قاموس
کے معنے ثانی پر ہی اقتصار کیا۔ ہاں اتقانی نے معنے اول پر اکتفا کرکے کہا کہ ابقع کی طرح

غداف بھی نکالا جائے اور وہ غراب القیظ ہے۔ جو اور کووں سے بڑا اور تمام شہروں والا ہی ہو
اور اتقانی کی عبارت یہ فائدہ دیتی ہے۔ کہ عقعق غراب القیظ نہیں۔ بلکہ اسکا غیر ہے۔ یہاں
فاضل شامی نے اتقانی کے قول کو مرجح قرار دیکر فرمایا کہ عقعق غراب القیظ کا غیر ہے اور غراب القیظ
کو اگرچہ خالط ہے لیکن صحیح قول اتقانی عند الامام اسکو حرام ہی فرمایا۔ اور اسکے خالط ہونیکی وجہ سے
حلال نہ فرمایا اسلئے کہ اسکی حرمت پر نص وارد ہو چکی ہے۔ یہاں خلط کا قیاسی قاعدہ صادق
نہیں آتا۔ فتدبر۔ (۳) غراب الابقع ہے۔ مراد ابقع سے یہی دیسی کوا ہے جسکی گردن کے بال نسبت
پروں کے سپید ہوتے ہیں کھانا اسکا حرام ہے۔ کما فی احسن المسائل صفحہ ۳۴۵ سطر ۱۸ اسکی حرمت
پہلے باب میں گذر چکی ہے۔ باتفاق ائمہ مذہب اربعہ کھانا اسکا حرام اور قتل اسکا جائز ہے
شرح مختصر الکرخی للقدوری میں الابقع کی حرمت پر عند قول الامام و وفاقا سے مرقوم ہیں (۱)
نقلی در عقلی کما قال۔ والاصل فی تحریم الغراب الابقع والغداف ما روی ہشام ابن عروۃ
عن ابیہ انہ سئل عن اکل الغراب فقال من اکلہ بعد ما سماہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاسقا
ولان غالب اکلہا الجیف اور حنید ابن حنبل الحنفی توفیق العنایہ شرح مختصر الوقایہ کی کتاب الذبائح
میں تحریر فرماتے ہیں۔ وصورۃ المسئلۃ لا یحل الابقع الذی یاکل الجیف والغداف ترکیۃ قرقون
لانہ من الخبائث ولان عامۃ ماکولاتہ جیف وللاکثر حکم الکل اور مظاہر حق میں مرقوم ہے اور
مراد کوے سے کوا سیاہ و سفید ہے۔ جو اکثر مردار و نجاست کھاتا ہے۔ ان الفاظ ولان غالب اکلہا
الجیف اور ولان عامۃ ماکولاتہ جیف وللاکثر حکم الکل اور اکثر مردار و نجاست کھاتا ہے۔
ابقع اور غداف کا خالط ہونا بھی ثابت ہو گیا ہے۔ اور علامہ دمیری شافعی رح لکھتے ہیں
یحرم اکل الغراب الفاسق واما الاسود الکبیر وہو الجبلی فہو حرام ایضا علی الاصح۔ وبہ قطع جماعۃ الخ
حیاۃ الحیوان صفحہ ۲۶ سطر ۲۳ مگر علامہ دمیری کا قول۔ وقال ابو حنیفۃ الغربان کلہا حلال۔ بوجہ
مخالفت کتب حنفیہ کے ساقط عن الاعتبار ہے۔ کیونکہ تمام کتب فقہ حنفیہ میں تحریر ہے
کہ ابقع اور غداف حرام ہیں۔ اور باقی تین مذاہب شافعی مالکی و حنبلی بھی غراب ابقع اور غداف
کی حرمت اکل اور حلت قتل پر مذہب حنفی کے ساتھ متفق ہیں۔ فاعتبروا یا اولی الالباب
لعلکم تفلحون (۴) عقعق جسکے علامات باب اول میں بیان ہو چکے ہیں۔ در حکم حنفیوں
کے نزدیک حلت و حرمت میں مختلف فیہ ہے۔ مگر اصح قول پر حلال ہے۔ شرح مختصر الکرخی
میں ہے۔ قال ابو یوسف سئلت ابا حنیفۃ عن العقعق فقال لا باس بہ فقلت انہ یاکل الجیف

فقال انہ یخلط بشئ آخر۔ فیصل فی قول ابی حنیفۃ انما یخلط لا یکرہ اکلہ۔ اور ہدایہ میں ہے قال
ابو حنیفۃ لا باس باکل العقعق لانہ یخلط فاشبہ الدجاجۃ وعن ابی یوسف انہ یکرہ لان غالب اکلہ
الجیف اسی طرح باقی کتب فقہ میں بھی مرقوم ہے۔ مگر شیخ الاسلام اسبیجابی نے شرح کافی
میں عقعق یاکل الجیف کو مکروہ تحریمی فرمایا چنانچہ بدر الدین العینی شرح ہدایہ میں تحریر فرماتے ہیں
وقد قیل ان العقعق یاکل الجیف وان اصح کرہ اکلہ عینی ج۴ ص۱۵۱۔ عقعق اگرچہ حلال ہے۔ مگر
اسکا کھانا ترک اولی ہے۔ کما نقلہ الشامی عن غرر الافکار ۱۲ امام مالک کے نزدیک مکروہ ہے
اور شافعیہ اور امام احمد کے نزدیک اصح حرام ہے۔ چنانچہ علامہ دمیری لکھتے ہیں۔ الحکم فی
حلہ وجہان احدہما یوکل کغراب الزرع والثانی یحرم وہو الاصح فی الروضۃ تبعا للبغوی والبوشنجی
وسئل الامام احمد عنہ فقال ان لم یاکل الجیف فلا باس بہ وقال بعض اصحابہ انہ یاکلہا فیکون علی قولہ
محرما حیوٰۃ الحیوان ج۲ ص۱۶۳ ۱۲ اور علامہ زیلعی لکھتے ہیں۔ ولا العقعق فلا یحل قتلہ للمحرم وان قتلہ
فعلیہ الجزاء لانہ لا یسمی غرابا عرفا ولا یبتدی بالاذی تبیین الحقائق شرح کنز الدقائق یعنی
عقعق کا قتل کرنا جائز نہیں اگر محرم نے اسکو قتل کیا۔ تو اس پر جزا لازم ہوگی۔ اس لئے کہ
وہ عرب میں عرفاً غراب نامزد ہوتا ہے۔ اور نہ وہ بالطبع موذی ہے۔ بقیہ اکثر اماموں
کے نزدیک بھی اسکا قتل کرنا جائز نہیں۔ **بحث دوسری** کووں کی تقسیم ثلاثی میں۔ واضح
ہو کہ ہمارے بعض معاصر علماء نے باتباع منطوق بعض فقہائے سلف کے کووں کے تقسیم
کرنے میں ایسا طریق اختیار کیا جسمیں کووں کی انواع متعینہ کی کسی نوع کو حل وحرمت
قتل وغیرہ کے ساتھ معین اور مختص نہیں کیا بلکہ انواع اربعہ غراب الزرع۔ غداف۔
ابقع۔ عقعق الغرض ہر ایک نوع کو لحاظ اغتذا تین طرح پر بطریق فرض تقسیم کیا۔ (۱) صرف دانہ خور جو
مردار نہیں کھاتا۔ اسکا نام زاغ رکھا۔ خواہ ابقع یا غداف یا عقعق ہی ہو۔ (۲) صرف آکل الجیف جو دانہ
وغیرہ کچھ نہیں کھاتا۔ اسکا نام ابقع فرض کیا۔ خواہ وہ غداف یا زاغ یا عقعق ہی کیوں نہ ہو۔ (۳) جو دانہ اور
مردار دونوں کھاتا ہے۔ اسکا نام عقعق مقرر کیا خواہ ابقع یا غداف یا زاغ ہی کیوں نہ ہو۔ اسقسم
کی تقسیم کرنے کی وجہ سے بالخصوص کسی نوع کو انواع مذکورہ میں سے نہ صرف حلال کہا جائے نہ حرام نہ مختلف فیہ
اور اسی طرح جب محرم اسکو قتل کر ڈالے تو معلوم نہ ہو سکے کہ محرم قاتل پر جزا لازم ہے یا نہیں
پھر یہ تقسیم جسکی وجہ سے کووں کی کسی نوع کو انواع اربعہ میں سے نہ حلال کہا جاسکے نہ حرام
نہ مختلف فیہ بلکہ انکی ہر ایک نوع حلت وحرمت واختلاف کے درمیان مشکوک و مشتبہ رہے

اس قاعدہ کے مجموعہ کا نام فصل الخطاب رکھا ہے۔ بعد ازاں اسی قاعدہ مشکیہ احتمالیہ کے لحاظ سے اس دلیل کو ابقع
کو مطلق حلال قرار دیکر اپنے قاعدہ کو توڑ ڈالا۔ اور اپنے اصل سے مخالفت کی ناظرین۔ انکی عبارات
ذیل بالانصاف سے بغور ملاحظہ فرماویں۔ قال الغرض۔ بعض مسائل تو اسناد و بعض کو دیتا ہوں کہ کوے کی دو قسم مشہور ہیں
یعنے اسود و غداف اور ابقع جو عام کتب فقہیہ میں موجود اور مذکور ہیں۔ اسلئے دراصل کوئی قسم بھی حلت و حرمت کے ساتھ
مخصوص نہیں بلکہ حسب معروضہ سابق بلحاظ غذا وہی تینوں قسمیں حلال و حرام بالاتفاق یا مختلف فیہ جیسے غراب اسود و غداف میں
جاری ہیں۔ بعینہٖ غراب ابقع میں بھی مسلم ہیں۔ قال فی العنایۃ واما الغراب الابقع والاسود فہو انواع ثلثۃ نوع یلتقط
الحب ولا یاکل الجیف ولیس بمکروہ ونوع لا یاکل الا الجیف وہو الذی سماہ المصنف الابقع الذی یاکل الجیف وانہ مکروہ و
نوع یخلط فیاکل الحب تارۃ والجیف اخری ولم یذکرہ فی الکتاب وہو غیر مکروہ عند ابی حنیفۃ ومکروہ عند ابی یوسف انتہی شامی
وغیرہ میں مذکور ہے۔ وحل غراب الزرع وہو غراب اسود صغیر یقال لہ الزاغ وقد یکون محمر المنقار والرجلین وقال القہستانی
وارید بہ غراب لم یاکل الا الحب سواء کان ابقع او اسود او زاغا وتمامہ فی الذخیرۃ انتہی۔ اس عبارت سے صاف
ظاہر ہے کہ ہر سہ اقسام مذکورہ اسود و ابقع سب میں پائے جاتے ہیں۔ اور مدار حلت و حرمت ہر ایک قسم میں غذا پر ہے
الوان و اشکال کو اس حلت و حرمت میں کوئی دخل نہیں۔ بلکہ ہر لون اور ہر ایک شکل کے کوے میں بوجہ اختلاف غذا حلال
حرام مختلف فیہ تینوں قسمیں جاری ہیں۔ جب یہ دونوں باتیں ذہن نشین ہو چکیں کہ مدار حلت و حرمت اس مسئلہ
میں صرف غذا پر ہے کسی خاص شکل یا لون و صورت کو حلت و حرمت میں کوئی دخل نہیں۔ اور مردار خوار اور دانہ چگنے
والی اور دونوں مخلوط کرنیوالی اسود اور ابقع ہر ایک نوع میں پائے جاتے ہیں۔ کسی کے ساتھ مخصوص نہیں تو اب یہ بات
خوب واضح ہو گئی۔ کہ کوا جو ہمارے دیار میں موجود ہے چونکہ دونوں چیزیں کھاتا ہے اسلئے بلا تردد امام ابو حنیفہؒ کے
کے مذہب میں بلا کراہت حلال ہے۔ اور بیرونی انقلاب ہم کو اس امر کی بھی حاجت نہ رہی کہ بوجہ اختلاف الوان
و اشکال و اصوات جو کوؤں کی چند نام اور اقسام عرف میں مشہور ہیں۔ ان اقسام میں سے کسی خاص قسم میں اسکا داخل
ہونا بتلاویں اور اسکا کوئی نام خاص معین کریں۔ بلکہ ہم عام اجازت دیتے ہیں کہ جسکا جی چاہے اس کوے کو موافق
کو ابقع میں داخل کر لیوے جسکا جی چاہے اسود کہدے علی ہذا القیاس جو چاہے عقعق کہے۔ اور جسکا دل چاہے
عقعق ہونے کا انکار کر دے۔ انتہی مختصراً (۲) پس اب ہمیں اقسام غراب کے ناموں اور حلیوں کی تفصیل
اور ان اقسام کی تعیین مصادیق کی بلا طائل تطویل کی کچھ حاجت نہ رہی۔ کیونکہ مدار حلت و حرمت نہ نام پر ہے
نہ صورت پر بلکہ کلیۃً نجاست خوار ہونے یا نہ ہونے پر ہے۔ پس اگر بالفرض والتقدیر کوئی فرد صنف ابقع کا مطلق نجاست
نہ کھائے چنانچہ کوئی شخص پنجرہ میں اوسے پالے اور دانہ اناج ہی کھلائے۔ نجاست نہ کھانے دے تو وہ حلال ہے
اور صنف غراب الزرع یا عقعق کا کوئی فرد اگر بالکل نجاست ہی کھانے لگ جاوے اور دانہ وغیرہ کچھ نہ کھاوے۔ تو لامحالہ

اعظم رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک حرام ہوگا چنانچہ طحطاوی کی عبارت ذیل سے جو شیخ الشیخ صاحب شرح نقایہ وغایۃ البیان
اس کی قول ولا یقع الذی یاکل الجیف کی تحت میں نقل کی ہیں ان کا مختصر یہ ہے۔ وفی المبطل ان الغراب الابقع و
الاسود والزاغ ثلثۃ انواع نوع یاکل الحب لا الجیف وہو غیر مکروہ ونوع لا یاکل الا الجیف وانہ مکروہ ونوع آخر
یخلط الحب بالجیف وہو غیر مکروہ عند ابی حنیفۃ مکروہ عند ابی یوسفؒ ثم وصف العقعق بما ذکر مقید لا المجرد الا شارۃ
الی علۃ الحرمۃ انتہی۔ قال الشیخ ابو المکارم اور صاحب عنایہ اور کفایہ اور قہستانی وغیرہ نے بھی غیرہ سے اسکے
قریب قریب مضمون نقل کیا ہے۔ انتہی۔ ہم اولاً ان عبارت کے ماحصل اور فوائد نقل کرتے ہیں تاکہ
وضاحت ہو بعد ازاں ان مضامین پر تنقید و تردید کیجائیگی اور جمع و ترجیح کے دلائل بیان کئے جائینگے۔
فصل الخطاب کی عبارۃ مرقومہ بالا کے مطالب و مضامین یہ ہیں (۱) کووں کے انواع اربعہ۔ ابقع۔ اسود۔
(غدافات) زاغ یعنی غراب الزرع۔ عقعق۔ انمیں سے کوئی بھی دراصل حلال ہے نہ حرام نہ مختلف فیہ بلکہ غذا کی
جہت سے جیسے اسود یعنی غدافات کی تین قسمیں ہیں۔ یعنی بعض افراد اسکے صرف دانہ خوار ہیں۔ جو جیفہ نہیں کھاتے۔
بعض صرف مردار خوار جو دانہ اور پاک شے نہیں کھاتے۔ بعض دانہ و مردار دونوں چیزیں کھاتے ہیں
ویسے ہی زاغ اور ابقع اور عقعق کی بھی اسی لحاظ سے تین تین قسمیں ہیں۔ اس لحاظ سے سب کوے بارہ قسم
پر منقسم ہوتے ہیں (۲) کووں کے انواع اربعہ۔ ابقع۔ اسود (غدافات)۔ زاغ۔ عقعق۔ ہر ایک چونکہ
اپنی اپنی جگہ میں تین قسم پر منقسم ہے پس لامحالہ محض بلحاظ افراد ہر ایک نوع کی یہ تقسیم خلاف اعتبار
ہوگی یعنی خلاف الابقع باختلاف جو باعتبار نام۔ وجود۔ رنگ۔ آواز وغیرہم اوصاف کی اگرچہ یہ
ایک ہی نوع ہی مگر اس وجہ سے کہ بعض افراد ان کی صرف دانہ خور ہیں۔ مردار کبھی نہیں کھاتے
وہ باسم زاغ مسمّی ہیں۔ اور وہ بالاتفاق حلال ہیں۔ اور جو بعض افراد انکی صرف جیفہ خوار ہیں۔ سوائے
مردار اور کچھ نہیں کھاتے۔ اور ان کا نام ابقع ہے۔ وہ بالاتفاق حرام ہیں۔ اور جو بعض افراد ان کی
خالط الحب والجیف ہیں۔ انکا نام عقعق رکھا جاتا ہے۔ وہ مختلف فیہ ہیں۔ امامؒ کے نزدیک حلال
....... اور امام ابو یوسفؒ کے نزدیک تحریماً مکروہ ہیں۔ پس مطلقاً کسی غراب کی نوع کو
نہ حلال کہا جائیگا نہ حرام نہ مختلف فیہ (۳) یہ کہ مدار حلت و حرمت کووں کی صرف غذا پر ہے
یعنی کلیۃً نجاست خور ہونے نہ ہونے پر ہی کسی خاص شکل یا لون یا صورت کو حلت و حرمت میں
کوئی دخل نہیں۔ اور نہ نام وصورت حلت و حرمت کا مدار ہے (۴) اگر بالغرض والتقدیر کوئی نوع
صنف ابقع کا (بشرطیکہ وہ بھی غالب ہو) مطلقاً نجاست نہ کھائے چنانچہ کوئی شخص پنجرہ میں
اسی پالے اور دانہ اناج ہی کھلائے۔ تو وہ حلال ہوگا۔ اور صنف غراب الزرع یا عقعق کا کوئی

تو اگر بالکل نجاست ہی کھانے لگ جائے۔ اور دانہ وغیرہ کچھ نہ کھائے۔ تو امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ
کے نزدیک حرام ہوگا۔ چنانچہ محیط کی عبارۃ ذیل سے جو شیخ ابو المکارم نے شرح مختصر وقایہ میں ماتحت قول
ولا بقع الذی یاکل الجیف کی تحت میں نقل کی ہی ظاہر ہے۔ (۵) تو اب یہ بات خوب واضح ہو گئی۔ کہ
یہ کوا جو ہمارے دیار میں موجود ہے۔ چونکہ دونوں چیزیں کھاتا ہے۔ اسکی خالط ہونے میں کسی کو شک
نہیں۔ اسلئے بلاتردد امام ابو حنیفہ کے مذہب میں بلا کراہت حلال ہے۔ اور یہی مطلوب ہے۔ (۶) اور
بروئے انصاف اب جبکہ اس امر کی بھی حاجت نہیں۔ کہ باوجود اختلاف الوان و اشکال و اصوات جو
کووں کے چند نام اور اقسام جو عرف میں مشہور ہیں۔ ان اقسام میں سے کسی خاص قسم میں اسکو داخل
ہونا بتلائیں اور اسکا کوئی نام خاص معین کریں (۷) بلکہ ہم عام اجازت دیتے ہیں۔ کہ جسکا جی چاہے
اس کوے موجودہ کو ابقع میں داخل کر لیوے جسکا جی چاہے زاغ کہہ لے۔ علی ہذا القیاس
جو چاہے۔ عقعق کہے۔ اور جس کا دل چاہے۔ اس کے عقعق ہونیکا انکار کرے۔

**تردید تقریر بالا** (۱) یہ تقریر محض غلط ہے۔ کیونکہ کووں میں سے ابقع اور غداف کو
امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے مطلقاً حرام فرمایا۔ اور زاغ یعنی غراب الزرع کو مطلقاً حلال اور عقعق میں
اگرچہ امام ابو یوسف نے خلاف کیا۔ مگر امام اعظم نے مطلقاً لا باس بہ فرمایا۔ کما مر عن شرح مختصر الکرخی
مرویاً عن بشر بن الولید عن ابی یوسف عن ابی حنیفۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہما۔ اور بغیر لیعہ روایت
واسناد ثابت نہیں ہوا۔ کہ امام ممدوح نے ابقع اور غداف۔ زاغ عقعق اربعہ میں سے ہر
ایک نوع کو من حیث الاکل الغذا تین طرح پر تقسیم فرما کر تو یا یاں تین قسمیں بتائی ہوں۔ (۲)
انواع اربعہ مذکورہ میں سے ہر ایک نوع کی بعض افراد کو صرف دانہ خوار بعض کو صرف مردار خور۔
کہ اول کو بالاتفاق حلال ثانی کو بالاتفاق حرام ثالث کو لا باس بہ کہنا کسی کتاب میں بطریق روایت
امام صاحب سے مروی نہیں۔ بلکہ ان کی روایت کے مخالف ہے۔ اس قاعدہ کو امام ممدوح کی طرف
نسبت کرنا بھی عقل و نقل کے مخالف ہے۔ کیونکہ اول تو کوے کی کوئی قسم بعض بعضہ خارج میں
موجود نہیں۔ دوم یہ کہ مثلاً ابقع من حیث الاسم والجسم انواع اربعہ میں سے ایک نوع ہوا اور پھر
اپنی جگہ تین قسم پر منقسم ہوا تو خواہ مخواہ بلحاظ افراد تین قسم پر ہوگا۔ یعنی بعض افراد ابقع کے صرف دانہ
خوار اور بعض افراد اس کے محض مردار خوار اور بعض افراد اس کے خالط بینہما ثابت ہوں گے۔ اور
کوے بھی چونکہ ادہر ادہر مرغ کی طرح جنگل میں اڑتے پھرتے ہیں۔ کسی کی قید میں نہیں۔ اور نہ کوئی شخص
ہر وقت انکی خورش کو دیکھتا رہتا ہے۔ کہ معلوم ہو کہ ابقع یا غداف کا فلانا فرد دانہ خور یا مردار خوار

سے ہے۔ اور فلانا... فرد صرف دانہ کھاتا ہے۔ اور فلانا فرد مخلوط الغذا ہے۔ اس لئے ان کا پہچاننا
محال ہو گیا ہے۔ پھر کس طرح معلوم ہوگا۔ کہ ابقع یا غداف کا یہ فرد حلال ہے۔ اور یہ حرام۔
اور یہ مختلف فیہ۔ اسی طرح انکے قتل سے محرم قاتل پر جزا کا لزوم یا عدم لزوم کسطرح معلوم ہو سکے گا۔
اب آپ اپنے اس قاعدے کے مطابق فرض کرلیں۔ کہ یہ دیسی متنازع فیہ کوا ابقع ہے پس
اس تقسیم کے رو سے بالضرورۃ یہ ثابت ہوگا۔ کہ اس کوے کے بعض افراد صرف دانہ خور ہیں
وہ بالاتفاق حلال ہیں۔ اور باجماع ائمہ قتل کرنا انکا حرام ہے۔ کیونکہ اب وہ غراب الزرع مقرر
اور ملقب بزاغ سے ہونگے۔ اور بعض افراد اسکے صرف مردار خوار ہیں۔ اور وہ بالاتفاق محرم الاکل
اور مباح القتل ہونگے۔ اور بعض افراد اسکے دانہ اور مردار دونوں کھاتے ہیں۔ وہ قتل اور اکل میں
مختلف فیہ ہیں۔ اسوقت آپ فتویٰ کسطرح دینگے۔ کہ فلانے دیوار پر جو کوا بیٹھا نظر آرہا ہے وہ
حلال ہے۔ اور اسکا قتل کرنا حرام ہے۔ اور فلانے درخت پر جو اڑ رہا ہے۔ وہ حرام ہے اور
قتل اسکا مباح۔ اور فلانے شدید زہر کائیں کائیں کر رہا ہے۔ وہ اکل اور قتل میں مختلف فیہ۔ کیونکہ
یہ تمام کے تمام اپنے اوصاف میں متحد الکیفیت ہیں یعنے جو اوصاف ایک میں پائے جاتے
ہیں۔ وہی سب میں پائے جاتے ہیں۔ اس لئے یہ کل آپس میں ہم جنس ہیں۔ اور جنس کے تمام افراد
کا ایک ہی حکم ہوا کرتا ہے۔ کما قال العلامۃ العینی فی شرح الہدایۃ۔ فاذا ثبت الحکم علی
جنس ثبت علی جمیع افرادہ۔ بنایہ ج ۴ صفحہ ۱۵۲۔ پس اول تو وہ بلحاظ جنسیت متحد
فی الحکم ہیں۔ اور اگر اختلاف ہی مانا جاوے۔ تاہم حکم کے لئے انکا پہچاننا اور ایکدوسرے سے تمیز کرنا بھی ضروری
ہے۔ مثلاً اگر ذابح نے اس کوے کا کوئی فرد ذبح کر ڈالا۔ اسیطرح محرم نے قتل کر دیا۔ پھر یہ دونوں
آپکے پاس فتوے لینے آئے۔ اس صورت میں آپ فتویٰ کس طرح دیجئے۔ یہ کوا تو آپ کے قاعدے
کے رو سے اکلاً و قتلاً حلت حرمت۔ اختلاف ہر سہ امور کا احتمال رکھتا ہے۔ اب اس خطاب
کو لخطب الکریہہ میں آپ کسطرح فیصل کرینگے۔ اور چونکہ فصل الخطاب میں بھی میری اس تقریر
کی صداقت پر عبارت ذیل ایک شاہد موجود ہے۔ اور غراب بوجہ عدم تمیز قسم حلال از غیر حلال
یا بوجہ ندرۃ ترک کیا جاوے۔ فصل الخطاب صفحہ ۷۰ پس معلوم ہوا کہ آپ نے اس اشکال کو پہلے ہی
سے تسلیم کیا ہوا ہے۔ ناظرین۔ جب قاعدہ نے تحقیق پورا پورا تذبذب میں ڈالدیا۔ اور بالکل
گڑبڑ مچا دی اس لئے مستحقین اپنے قاعدہ اور اصل سے منحرف ہو کر اس موجودہ دیسی کوے
کو صرف مخلوط الغذا ٹھہرا کر عند الامام حلال اور عند ابی یوسف مکروہ قرار دیا ہے۔ اصل

اور فرع میں کتنا بڑا خلاف ہے۔ پس جو شخص اپنے قانون سے عندالحکم خود ہی مخالفت کر رہا ہو بھلا اس کی بات پر کوئی دوسرا یقین کر سکتا ہے۔ ہرگز نہیں۔ مستحلین جب آپ کے قاعدہ مخترعہ پر یہ بھی ممکن ہے۔ کہ کوؤں کی نوع اربعہ میں سے ہر ایک قسم کے بعض افراد پہلے صرف دانہ خور تھے پھر کچھ مدت تک دانہ و مردار دونوں کھاتے رہے۔ پھر کچھ مدت صرف مردار کھانے لگ جائیں۔ ایسا ہی خالط اور صرف مردار خوار کا حال قیاس کریں۔ تو آپ کے نزدیک ان کی تبدیل غذا کیوجہ سے انکے نام کو بھی بدلنا پڑیگا۔ مثلاً کوّے متنازع فیہ ابقع کی بعض افراد جب کچھ مدت تک دانہ کھاتے رہیں۔ تو آپ انکا نام زاغ اور غراب الزرع رکھیں گے اور جب وہی افراد خورش میں خلط کرنے لگیں تو انہیں آپ عقعق اور عکہ رکھیں گے پھر وہ افراد صرف مردار کھانے لگیں۔ تو آپ انہیں کو ابقع اور غداف کہینگے۔ پس عندالذبح اور عندالقتل کسطرح پہچانینگے۔ کہ موجودہ کوّے اس وقت میں زاغ ہیں یا عقعق یا ابقع یا غداف آپ پر تو فرض تھا۔ کہ پہلے ان کی تمیز کر دیتے پھر ان کی حلت و حرمت کا حکم دیتے۔ پھر آپ نے اس کوّے کے تمام افراد کو بلا تمیز حلال کیوں کہا نیز واضح ہو کر شرع کے حکم مانند حلت و حرمت کے اس غرض سے ہیں۔ کہ اہل ایمان حلال سے نفع اٹھا سکیں۔ اور حرام سے بچیں۔ نہ یہ کہ حلال و حرام کی پہچان سے عاری ہو کر گمراہ ہوں۔ ائمہ دین کا بھی یہی مقصود تھا۔ کہ جو احکام شرع کے عوام امت پر مجمل ہیں۔ انکی تفصیل کیجائے۔ اسی لئے ائمہ اربعہ نے اپنے مذاہب کی تدوین کی نہ یہ کہ پہلے سے بھی گڑبڑ مچا دی۔ غرض اس روایت غیر مروی اور قاعدہ لا اصل لہا جو سراسر تشکک اور تردد محض ہے۔ امام ابوحنیفہ کی طرف منسوب کرنا سراسر غلطی ہے۔ کیونکہ بجز اسکے کہ غیر مقلدین کو ہمارے امام صاحب کے صاف اور بے عیب مذہب میں خردہ گیری اور عیب چینی کا موقع ملے۔ اور کوئی فائدہ حاصل نہیں ہوتا۔ (۳) اولاً کوّے کی کوئی قسم جو صرف مردار خوار ہو جہان میں موجود نہیں۔ اگر آپ کو معلوم ہے۔ تو اسکا پتہ بتا دیں ابقع اور غداف کی دانہ اور مردار دونوں کھاتے ہیں۔ مگر اکثر خورش انکی مردار ہے۔ دوسرا یہ کہ جاہل بھی جانتے ہیں کہ کسی شئے کو حلال یا حرام کرنیوالا اسکا نام یا رنگ نہیں ہوتا۔ بلکہ ہمیشہ دلیل شرعی ہوتی ہے۔ چنانچہ قرآن و حدیث۔ اجماع۔ قیاس۔ غراب ابقع کو جو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے مباح القتل فرمایا ہے۔ تو کیا اسکے قتل کے جواز کی دلیل اسکا نام یا رنگ ہے جو لفظ ابقع سے سمجھا جاتا ہے۔ یا کہ آنحضرت صلعم کا فرمان۔ امام اعظم و اصحاب متون و شروح نے جو کوّوں کے اقسام کو ابقع یا اسود و غداف کہکر حرام فرمایا۔ اور غراب الزرع یا عقعق کہکر

حلت کا حکم دیا۔ تو کیا۔ انکا یہ مطلب تھا کہ کوّوں کا ابقع یا سیاہ ہونا یا ابقع اور غداف سے سمی
ہونا انکی حرمت کی دلیل ہے۔ ہرگز نہیں۔ بلکہ ان کی حرمت کی دلیل وہ حدیث ہے جسکی تخریج
مختصر الکرخی اور ابن ماجہ وغیرہ نے روایت کیا ہے۔ ایسا ہی زاغ اور عقعق کی حلت کی دلیل نام یا رنگ
نہیں۔ بلکہ غراب الزرع میں تو دلیل حلت کی وجدان یا حتہ اصلیہ اور عدم ورود نص حرمت ہے اور
عقعق میں باوجود دلیل مذکور کے قیاس مجتہد بھی شامل ہے جو حرمت مظنونہ کا رافع ہے انواع
غربان کو مع الاسماء والالوان۔ عند الحلۃ والحرمۃ بیان کرنے میں امام ممدوح اور فقہا کا صرف یہی مطلب
تھا کہ بعد تفسیر ہر ایک نوع غراب پر حلۃ یا حرمۃ یا اختلاف کا حکم دیا جاوے۔ تاکہ مفتیان شرع
پر عند الافتا بوجہ عدم تمیز انواع غربان کے دقت واشکال عاید نہ ہو۔ آپ کا یہ فقرہ کہ نام وصورت
حلت وحرمت کا مدار ہے محض دہوکا دہی پر مبنی ہے (۱۴) اگر غراب ذو مخلب نہ ہوتا تب
بھی اسکا خبیث اور موذی فاسق اور مباح القتل ہونا آپ کے اس قیاسی حکم میں داخل ہونے
سے روکتا۔ چہ جائیکہ وہ ذو مخلب بھی ہے۔ کما سیاتی۔ اور جسنے اسکو غیر ذی مخلب کہا اسکا
قول عدم رویت پر محمول ہوگا۔ پس نہ دیکھنا کسی کا دیکھنے والے کی خبر اور ثبوت کو رد نہیں کر سکتا اور نہ
اسکے ثبوت سے کسیکو انکار ہو سکتا ہے۔ باز بحری وغیرہ شکاری پرندوں کا ذو مخلب ہونا بھی بالتخصیص
کوئی قرآن شریف یا حدیث سے ثابت نہیں۔ بلکہ بداہت اور مشاہدہ کے لحاظ سے ہی انکا سباع الطیر ہونا ثابت ہوا
ہے۔ غراب میں جسنے یہ وصف بچشم خود دیکھی ہو۔ اور پھر وہ بیان کرے کہ یہ کوّا ذو مخلب ہے۔ آپ بجز تسلیم
کے اسکے قول کی تردید نہیں کر سکتے۔ بالفرض اسکو اگر غیر ذی مخلب ہی مانا جاوے۔ تب بھی بجز اس صورت
دانہ وغیرہ اشیاء طیبہ کس روایت کی بنا پر عند الامام حلال ثابت ہوگا۔ امام ممدوح نے تو غراب ابقع وغداف
کو مطلقاً حرام فرمایا ہے۔ اگرچہ اول تو امام ابو حنیفہ کا قول ہی حدیث وحجت ہے۔ مگر ساتھ ہی آثار صحابہ
اور روایات تابعین بھی آپکے قول کے تصدیق پر شہادت مؤکدہ ثابت ہے۔ غراب ابقع اگر آپکے نزدیک بجز
مینگنے سے حلال ہو جاتا ہے۔ بشرطیکہ ذو مخلب ہو۔ تو آپ اس اخس الطیر وخبث الطیور کے مقدار میں بعض
فقہا نے گدہوں کو بھی غیر ذی مخلب لکھا ہے باوجودیکہ وہ موذی اور فاسق ومباح القتل بھی نہیں
اس لئے آپ گدہوں کو پکڑ پکڑ کر بجز اسکے ذبیح کا گوشت کھلا کر اور پال کر حلال بنالیں کیونکہ آپکے قاعدہ قیاسی
کی بنا پر وہ حلال ہو جاویگی۔ مزید برآں کوّوں کی نسبت انکا گوشت بھی کئی حصے زیادہ ہے۔ نعوذ
باللہ من ذالک۔ اور غراب الزرع وعقعق کو چونکہ امام نے مطلقاً حلال فرمایا ہے۔ کما مر عن
شرح مختصر الکرخی اور ان کی حرمت کی کوئی نص وارد نہیں ہوئی۔ صرف مردار خوری کی وجہ سے انکو عند الامام

حرام کہنا کس روایت پر مبنی ہے۔ نیز واضح ہو کہ آپکی یہ تقسیم ثلاثی فرضی ہے نہ اصلی اور واقعی آپکی سب
تقریر خاصکر لفظ بالفرض والتقدیر محل استشہاد ہے۔ (۵) اسطرح مطلق کوے کو حلال کہکر آپ نے بعض اپنے
قاعدہ سے خلاف محقق اور انحراف خالص کیا ہے۔ (۶) اسی لئے تو آپ اشتباہ و شکوک میں گرے
ہیں جب تک اس غراب کو کوؤں کے انواع اربع میں سے کسی خاص نوع میں کوئی خاص نام نہ ٹھہرائیگے
تب تک اس کی حلت و حرمت قتل والاکل کی حکم کرنے کے لئے راہ نہیں ملیگی (۷) جب ابقع اور غداف
مباح القتل ثابت ہوئے۔ اور زاغ اور عقعق مباح الاکل اور محرم القتل۔ پس ان کے حکم کا اتحاد کس طرح پر متصور
ہوگا۔ باقی رہا یہ کہ مستحلین غراب نے کوؤں کی ہر ایک نوع کو انواع اربعہ میں سے من حیث الاکل
والغذا بطریق مذکور تین طرح پر تقسیم کر کے صاحب عنایہ اور محیط کی کلام کو ماخذ دلیل و حجت ٹھہرایا
سو اس بارہ میں یہ عرض ہے۔ کہ ان کی سمجھ میں خطا ہے عنایہ اور محیط کی عبارت مذکورہ کا
یہ مقتضے نہیں کہ غراب کے انواع ثلاثہ ابقع۔ اسود۔ زاغ ہر ایک نوع اپنی اپنی جگہ تین تین قسم پر
منقسم ہے۔ کیونکہ ان کی عبارت منقولہ میں ثلثۃ ثلثۃ مکرر یا اسکے ہم معنے لفظ وارد نہیں ہوا
کہ جسکا معنے تین تین بالتکرار ہو۔ بلکہ وہاں جنس غراب کو انواع ثلاثہ پر منقسم کیا گیا ہے۔ اور ضمیر
ہو بجز لفظ ابقع و اسود و زاغ کے راجع ہوئے لفظ غراب ہے۔ ترجمہ یہ ہوگا۔ کہ غراب کی
تین قسمیں ہیں۔ ابقع۔ اسود۔ زاغ ایک نوع انمیں صرف دانہ خور ہے۔ مردار نہیں کھاتا۔ وہ
زاغ یا غراب الزرع ہے۔ اور وہ حلال ہے۔ دوسرا وہ ہے جو عادۃً مردار خوار ہے غلہ وغیرہ نہیں
کھاتا۔ مگر ضرورت کیوجہ سے۔ وہ ابقع اور غداف ہے۔ وہ حرام ہے۔ تیسرا وہ جو دانہ اور
مردار دونوں کھاتا ہے۔ وہ عقعق ہے اور وہ مختلف فیہ ہے۔ کما قال الشامی بعد نقل قول صاحب
العنایۃ۔ والاخیر ہو العقعق کما فی حاشیۃ ابن ماجہ۔ قولہ من یاکل الغراب الذی یاکل الزرع
او یجمع منہما وہو الاکل ۔ بالعقعق فالاصح حلہ کذا فی الدرر ابن ماجہ مطبوعہ فاروقی دہلی
یہاں بھی غراب کی نوع ثالث کو جو مخلوط الغذا ہے۔ وہی غراب خاص معین فرمایا جسے بالعقعق
ہے۔ اسی طرح ایک بڑی جماعت فقہا نے کہا نہ ہر ایک غراب فالطکا زعم المستحلون خواہ
عقعق ابلق ہو یا سیاہ اور حقیقت میں مختلف الالوان ہوتا ہے۔ اور بوجہ تشبیہ بالغراب کے وہ
انواع غرباں میں سے شمار کیا جاتا ہے۔ اور عرب میں حسب عرف اسکا مسکے یہ غراب ہوتا۔ ہمارے
مدعا کے منافی نہیں۔ اور اسی نام زاغ کے حق میں امام اعظم سے اور امام ابو یوسف سے کراہت تحریم
مروی ہے۔ پس اگرچہ بظاہر جملہ لا یاکل الا الجیف سے غراب کی ایک نوع کا صرف مردار خور

ہونا معلوم ہوتا ہے۔ مگر در حقیقت ہمارے مدعا کے مخالف نہیں۔ کیونکہ غراب کے انواع جو خارج
میں موجود اور متعارف ہیں صرف چار ہی ہیں۔ (۱) زاغ یا غراب الزرع (۲) ابقع (۳)
غداف (۴) عقعق۔ انہیں سے غراب الزرع تو مردار کھاتا ہی نہیں۔ اور عقعق مخلوط الغذا ہے
ابقع اور غداف جو فاسق اور موذی اور مباح القتل ہیں۔ تمام کتب فقہ نے کتاب الحج
میں انکو مخلوط الغذا لکھا ہے۔ کیا قربانیہ اور ہر شخص کو رویت و مشاہدہ کیوجہ سے معلوم ہے
کہ یہ دیسی کوا (غراب ابقع) اور غداف لیتے خربوزہ۔ مکی کی چھلیں اور باجرے کے بھٹے اور روٹی
کے ٹکڑے اور انڈے اور صابون وغیرہ بھی کھا لیتے ہیں۔ پھر انکو صرف آکل الجیف کسطرح کہا جاسکتا ہے
پھر ابقع اور غداف کا جملہ ذرح لا یاکل الا الجیف کے حقیقی معنے کا مصداق ہونا متعذر ہے کیونکہ
صاحب ہدایہ نے ان غراب ابقع اور غداف فاسق و موذی کو کتاب الحج میں مخلوط الغذا قرار دیا ہے
اور پھر کتاب الذبائح میں اسی غراب ابقع اور غداف کی نسبت لکھا ہے۔ ولا یوکل الابقع الذی یاکل
الجیف وکذا الغداف لا یوکل اور لا یاکل الا الجیف کا لفظ ابقع و غداف کی نسبت نہیں فرمایا ہے۔ اب
اگر جملہ لا یاکل الا الجیف میں نفی عن اکل ما عدا الجیف کی سوائے مجاز کے حقیقت ہی مراد لی جائے
تو صاحب ہدایہ و عینی وغیرہ معتبر فقہا کے حق میں نسبت غلطی کی لازم آئیگی۔ جو ان کو ہرگز مناسب
نہیں نیز بداہت و مشاہدہ و عقل و نقل کے بھی مخالف ہے۔ کیونکہ جو کوا جیفہ خواری کا عادی
ہو اگر اسے ذبیحہ ملجائے۔ تو اسکو بھی کھا لینا اوسکا ایک معقول امر ہے۔ اور مقصود اسکا بھی
جیسا جیفہ سے حاصل ہو سکتا ہے۔ ویسا ہی ذبیحہ سے بھی متصور ہے۔ پس اس غراب کو
عادی باکل الحرام کہینگے۔ لا العادی باکل الجیف خاصۃً۔ اور چونکہ جیفہ خبیث اور نجس ہے۔ اور ذبیحہ
طیب و طاہر ہونا بالضرورۃ عند العقل والنظر مسلم ہوگا۔ پس نفی عن اکل ما سوا الجیف کے حقیقت
یہاں عادۃً متعذر اور ارادۃً مہجور ہوگی۔ اور ایسی حالت میں متکلم کی کلام ضرورۃً باتفاق مجاز
کیطرف گردانی جاتی ہے۔ لہذا اس کلام سے ابقع اور غداف کی جیفہ خوری کا غلبہ ثابت ہوگا
جو اکل ما عدا الجیف کے منافی نہیں۔ پس اسوقت جملہ لا یاکل الا الجیف للاکثر حکم الکل کے معنے
میں ہوگا۔ چنانچہ شرح مختصر الکرخی القدوری میں مذکور ہے۔ والاصل فی تحریم الغراب الابقع
والغداف ما روی ہشام بن عروۃ عن ابیہ انہ سئل عن اکل الغراب فقال من اکلہ بعد ما سماہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاسقاً۔ یعنی بقول رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خمس فواسق یقتلن فی الحرم
فی الحل والحرم۔ ولان غالب اکلہا الجیف۔ انتہی۔ اور اسی طرح جنید ابن صندل الحنفی رح نے شرح

مختصر الوقایہ کی کتاب الذبائح میں تحریر فرمایا ہے۔ وصورۃ المسئلۃ لایوکل الابقع الذی یاکل الجیف
والعقعق ترکیبہ حرفوان لانہ من الخبائث ولان عامۃ ماکولاتہ جیف وغالب طعمۃ الکل ۔ اور منتخب
حق میں مرقوم ہے۔ ابقع مراد کوے سے کوا سیاہ وسفید ہے۔ جو اکثر مردار و نجاست کھاتا
ہے۔ اس معنے کے لحاظ سے تمام کتب فقہ وحدیث کا خلاف برطرف ہو کر اتفاق ثابت
ہو جاتا ہے۔ اور جملہ لا یاکل الا الجیف کا مفہوم حدیث خمس فواسق الخ اور جوہرہ نیرہ کی عبارت
وکذا کل غراب یخلط الحب بالجیف لایوکل کی مخالفت کا بھی مقتضی نہ ہوگا۔ اور کسی کو
غلطی کی طرف منسوب کرنا بھی نہ پڑیگا۔ اس صورت میں صاحب عنایہ اور محیط وغیرہم
کا دربارہ ابقع وعقعق باوجودیکہ کہ وہ مخلوط الغذا ہیں۔ یعنے مردار اور دانہ دونو کھا
لیتے ہیں۔ لا یاکل الا الجیف اسی بنا پر ہے۔ کہ وہ غالباً وعادۃً وطبعاً وارادۃً وطلباً
جیف خور ہیں۔ اور اکثر پر کل کا حکم لگایا جاتا ہے۔ اسی واسطے انہوں نے لا یاکل الا الجیف
فرمایا۔ ورنہ فقہا کی یہ کلام اپنی اس عبارت سے جو خود انہوں نے کتاب الحج میں دربارہ
غراب فاسق تحریر فرمائی ہے یعنے المراد بالغراب الابقع الذی یاکل الجیف او یخلط کے منافی ہوگی۔
اب مجھے اس بات کا بھی خوف ہے۔ کہ شاید آپ انہیں فقہا کے دونو مقاموں کے کلام
کو متعارض دیکھ کر کہیں اذا تعارضا تساقطا کا حکم نہ لگا دیں۔ اگر آپ جملہ لا یاکل الا الجیف
کے جو معنے کہ آپنے بیان کئے ہیں۔ تسلیم نہ کریں۔ بلکہ نفی عن الاکل ماعدا الجیف کے ہی معنے سمجھیں
تو پھر اس معنے کا مصداق وہ ابقع وعقعق جو مردار کے سوا کچھ نہیں کھاتا اور انسان کے
حق میں موذی بھی ہو۔ اور فاسق و مباح القتل بھی ہو لیکن یاد رہے اور ہم دعوے سے کہتے
ہیں۔ کہ اس قسم کا کوا جہان دنیا میں موجود نہیں۔ آپ کے عالم ذہن وخیالات میں موجود
و ممکن ہے۔ پس ضرور ہم آپ کے معنے مزعوم کو خطا پر محمول کریں گے۔ بعض لوگوں
نے پرندہ ہڑگیلہ کو جسکو پنجابی میں ہلگنجہ کہتے ہیں۔ ابقع خیال کر لیا ہے۔ اور یہ بالکل
غلط ہے۔ کیونکہ ہڑگیلے کے اوصاف اور علامات ابقع کے اوصاف و علامات سے
جو پہلے باب میں بیان کئے گئے ہیں۔ بالکل مغایر ہیں۔ ہلگنجہ کے اوصاف یہ ہیں۔
(۱) ہلگنجہ کو اردو میں ہڑگیلہ فارسی میں مردار خوار اور کلنگ اور عربی میں رخم و الفوق کہتے
ہیں۔ (۲) وہ عموماً بولا بھی نہیں کرتا۔ تاکہ اسکے آواز کی تعبیر ہو سکے۔ (۳) اسکے شاہپروں
میں سے صرف نیچے کے پر سیاہ ہوتے ہیں۔ جو اڑتے وقت اس سے دکھلائی دیتے ہیں

(۴) وہ غداف سے بڑا اور گدوں کے ہمشکل ہوتا ہے۔ (۵) اور اکثر اوقات وہ جنگلوں
میں رہتا ہے۔ شہروں کے قریب بہت کم آتا ہے۔ (۶) انسان کو کسی طرح کا ایذا
نہیں پہنچاتا۔ (۷) شکل کی جہت سے ایک بد جانور معلوم ہوتا ہے جبکی آنکھوں میں خوشی
اور بدنمی جیسی نہیں۔ اس کے اکثر اوصاف کو دیکھنے والا خود مشاہدہ کر سکتا ہے
اور اس کے نام معہ اوصاف کتب لغات وغیرہ میں موجود ہیں۔ پھر ہڈگنجہ بھی آپ کے
معنے کے مطابق لا یاکل الا الجیف کا مصداق نہیں بن سکتا۔ کیونکہ یہ کبھی گھاس اور
ذبیحہ کا گوشت وغیرہ اشیاء طیبہ بھی کھا لیتا ہے۔ بارہا واقعہ ہوا ہے۔ کہ جس جانور
کو بوجہ مرض و نحافت اور بوڑھاپے کے ذبح کریں۔ تو اس ملک کے کئی لوگ اس ذبیحہ
کے گوشت کو کھاتے نہیں بلکہ گاؤں یا شہروں سے باہر پھینک دیتے ہیں۔ تو اس پر
مردار کھانے والے کوؤں۔ گدوں۔ ہڈگنجوں کا ایک بڑا ہجوم ہو جاتا ہے۔ اور جماعت جماعت اور
جوق جوق وہاں آ بیٹھتے ہیں۔ اور اپنے اپنے قدر کے موافق اس ذبیحہ کا گوشت کھاتے
ہیں۔ دیگر یہ کہ جو جانور مردار کھاتے ہیں۔ ان کو ہر روز مردار دستیاب بھی نہیں ہو سکتی
تو ان کو بوجہ بھوک کے مزوقہ دیگر چیزیں بھی کھانی پڑتی ہیں۔ اس لئے ہڈگنجہ کو صرف مردار
خور گمان کرنا۔ بالکل جہالت اور نادانی پر مبنی ہے۔ اور جب وصف خلط کے موجود ہونے
بھی ہڈگنجہ حریم ہی رہا۔ باوجودیکہ یہ فاسق اور مباح القتل بھی نہیں۔ تو ابقع صرف خالط
ہونیکی وجہ سے کیونکر حلال ہو سکتا ہے۔ باوجودیکہ یہ متصف بالفسق و اباحت
القتل بھی ہے۔ تو صاف ثابت ہوا۔ کہ لا یاکل الا الجیف سے صرف مردار خوری ثابت
نہیں ہوتی بلکہ کثرت مردار خوری کی ثابت ہوتی ہے۔ جیسے غراب الزرع کے بارے
میں لا یاکل الا الحب کہا گیا ہے۔ وہاں بھی یہ مراد ہے کہ غراب الزرع اکثر دانے کھاتا
ہے۔ نہ یہ کہ وہ دانے کے بغیر کچھ کھاتا ہی نہیں۔ ربا اوقات جب اسکو دانہ نہ
ملے تو وہ گھاس اور کھیتی کے سبز پتوں کو کھا کر شکم پری کر لیتا ہے۔ اگر آپ صرف
خلط فی الاکل کے وجود سے ابقع کو حلال کہتے ہیں۔ تو نفس خلط تو گدوں اور
ہڈگیلیوں میں بھی پایا جاتا ہے۔ انکو اس علت سے معلول سمجھکر حلال کیوں نہیں سمجھتے
انمیں فرق کیا ہے۔ یہ تو سب کے سب خالط بین النجس و الطاہر ہیں۔ مزید براں علیہ
اور لدیع ابقع کوؤں کی نسبت کبھی کبھی گوشت میں زیادہ بھی ہیں۔ جس سے کھا سکتا

حتی یاکل ... المیتات عینی ج ۴ ص ۱۵۱

کا پیٹ بھی بھر سکے۔ اور اگر آپ یہ کہیں کہ وصف خلط میں جیفہ کے ساتھ حب کا ہونا شرط محل ہے۔ تو یہ ایک اور غلطی ہے۔ کیونکہ اول تو قاضیخان وغیرہ نے قاعدہ خلط میں مردار کیساتھ شئے مطلق کو بیان فرمایا ہے۔ حب ہو یا دوسری چیز کما قال قاضیخان والاصل عنده انما یخلط والنجاسة بشیء آخر ثم یاکل لاباس به۔ دوسرا یہ کہ جیفہ خور کو حرام کہنا لامحالہ اسی امر پر مبنی ہے کہ اکل الجیف سے جسم اور لحم میں نتن اور فساد پیدا ہو جاتا ہے جسکی وجہ سے انسانی خورش کے لائق نہیں رہتا۔ کیونکہ اب مصداق آیت شریفہ ویحرم علیہم الخبائث کا ہو جاتا ہے۔ اور جب گھاس وغیرہ پاک چیزیں بھی کھا لیتا ہے۔ تو وہ آپ کے قول پر بھی حرام نہ ہوگا۔ اسی لئے خلط میں مردار کیساتھ خاص کر حب کا ہونا شرط نہیں پھر اس قاعدہ کی وجہ سے ضرور ابقع کی رخم اور خنزیر بھی حلال بن جاوینگے۔ اور یہ غلط اور خلاف واقع ہے۔ اور یہ قاعدہ جو جانور مخلوط الغذا ہو وہ حلال ہے۔ نہ امام ابی حنیفہ کا مقرر کردہ ہے نہ انکا یہ مذہب ہے۔ بلکہ امام صاحب نے عقعق کی حلت پر جو دلیل بیان فرمائی ہے کہ لانه یخلط فاشبه الدجاجة اس سے فقہاء نے بتوجہ کہ لانه یخلط فاشبه الدجاجة کو مقدمہ صغریٰ بنا کر اسطرح سے کبریٰ بنا کر کہ وکل ما یخلط فاشبه الدجاجة فیکون حلالاً یہ قاعدہ مذکورہ استخراج کر لیا ہے۔ چنانچہ فتاویٰ قاضیخاں میں ہے۔ فکان الاصل عنده انما یخلط النجاسة بشیء آخر کالدجاجة لاباس به۔ قاضیخان ج ۳۔ اور بدائع میں ہے فحصل من قول ابی حنیفة انما یخلط من الطیر لایکره کالدجاجة اسی طرح عینی شرح ہدایہ میں ہے اگرچہ اس قاعدہ سے بدیں وجہ کہ ما کلمہ عام ہے۔ مطلقاً یہ سمجھا جاتا ہے۔ کہ جو جانور دانے اور مردار دونوں کھاتا ہے۔ مرغی گنگی خور کی طرح حلال ہے۔ مگر یاد رہے کہ فقہاء کے نزدیک یہ عمومیت مراد نہیں۔ کیونکہ اگر یہ قاعدہ بعمومیتہ کلمہ ما ہر ایک جانور کے حق میں علی سبیل الاطلاق مانا جاوے۔ تو حیوانات منصوصہ فی الحرمۃ کی حلت کا بھی مقتضی ہوگا۔ پس کتا۔ گدھا۔ چوہا۔ بلی۔ ہاتھی وغیرہ ذی ناب اور حشرات الارض اسی طرح چیل باز غراب البقع۔ عقاب۔ وغیرہ ذی مخلب سب کے سب اس قاعدہ کے رو سے حلال ہو جاوینگے کیونکہ یہ سب جانور خالطین النجس والطاہر ہیں پلے ہوئے باز و شکرے کو لوگ ذبیحہ کا گوشت کھلاتے ہیں۔ چیل قصابوں کی دکانوں سے ذبیحہ کا گوشت لیکر کھاتی ہے۔ بلکہ لوگوں کے ہاتھوں سے لقمہ چھین کر لیجاتی ہے۔ کتا۔ چوہا۔ بلی وغیرہ تو

کے ٹکڑے وغیرہ پاک چیزیں بھی کھاتے ہیں۔ گدھا۔ ہاتھی۔ گھانس وغیرہ اشیائے پاکیزہ کھاتے ہیں۔ پھر اس قاعدہ مذکورہ کے رو سے ان کو کیوں نہیں حلال کہدیتے۔

صاحبان۔ یاد رکھو۔ کہ امام صاحب کے مذہب کے اصول فقہ میں لکھا ہے۔ کہ قیاس کی صحت کیلئے کئی شرطیں ہیں۔ انہیں سے ایک یہ بھی ہے۔ کہ قیاس جب صحیح ہوگا کہ وہ نص یعنی آیت وحدیث وقول صحابی کے مقابل ومعارض نہ ہو ورنہ صحیح نہیں بغیر قیاس جب کام کریگا۔ کہ مقیس میں نص نہ وارد ہوئی ہو جس مقیس میں نص آچکی ہو اسکو مقیس علیہ کی کیا احتیاج ہے۔ پھر یہ فقہا کا قیاسی قاعدہ تمام مخلوط الغذا جانور پر کس طرح جاری ہو سکتا ہے۔ زیر بحث دیسی کوے القع فاسق کی حرمت پر تو نصوص وارد ہو چکے ہیں۔ حضرت عائشہؓ عبداللہ ابن عمرؓ۔ قاسم بن محمدؒ۔ عروۃ ابن الزبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے اسے محرم الاکل اور غیر ماکول ہونیکا فتویٰ دیا ہے۔ چنانچہ فرمایا من یاکل الغراب وقد سماہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم۔ فاسقا واللہ ماہو من الطیبات اسلئے اس زیر بحث غراب القع پر وہ قیاسی قاعدہ جاری نہیں ہو سکتا کہ اسوقت نص کے مقابل ہوگا۔ اور جہاں نص وارد ہوئی ہو۔ وہاں قیاس ترک کیا جاویگا۔ غرض یہ کہ قاعدہ تخلیط انہیں جانوروں تک محدود رہیگا جنکے حلال ہونے پر نص وارد ہوئی ہو یا کم از کم ان کی حرمت پر نص نہ وارد ہوئی ہو۔ اور وہ بالاصالہ حلال ہو۔ کالبقرۃ الجلالۃ وغیرہا۔ پس بلحاظ اس قاعدہ کے وہ حرمت جو بسبب جلالگی۔ اور حنیفہ جزری کے ان جانوروں میں مظنون تھی رفع نہ یہ کہ محرمات منصوصہ مانند غراب القع اور غداف وغیرہ بذریعہ اس قاعدہ کے حلال ہو جاویں گے فافہم وانصف۔

## فصل دوسرا ان قواعد اور دلائل کے بیان میں۔ جو غراب القع کی حرمت

میں پائے جاتے ہیں۔ واضح ہو کہ غراب القع کی حرمت پر باعتبار استدلال قواعد متعددہ پائے جاتے ہیں اور اس کی حرمت پر مختلف طرق سے دلائل بیان کئے جاتے ہیں۔ ہم ان قواعد اور دلائل کو ذیل میں درج کرتے ہیں۔ امید کہ عالمان منصفین سادہ دل اور بے لوث طبع ہو کر پوری طرح سے غور اور توجہ فرماوینگے۔ قواعد منکو ذیل یہ ہیں۔ **قاعدہ پہلا** غراب القع خبیث ہے چنانچہ ہمارے بدر حافظ بدرالدین العینی حکم سے نقل کرکے تحریر فرماتے ہیں۔ سو ہوا اجتہاد منہ بتحریم الاکل لکل خبیث عمدۃ القاری ج ۵ صفحہ ترجمہ

اور وہ مذکور کوا سب قسم کے کوّوں سے بڑھ کر خبیث ہے۔ اور وہی ہر ایک خبیث کے لئے ضرب المثل ہے۔ اور اسی کے ہم معنی لسان العرب میں لکھا ہے۔ ویقال للغراب القبع اذا کان فیہ بیاض وجمعہ بقعان لاختلاف لونہ وہو اخبث ما یکون من الغربان فصار مثلاً لکل خبیث الخ انتہی اور ملا علی قاری حنفی شرح مشکوۃ میں تحریر فرماتے ہیں۔ وہو جمع فاسقۃ اراد فسقہن خبثہن وکثرت الضررمنہن۔ مرقات مطبوعہ مصر جلد ۳ صفحہ ۲۹۱۔ ترجمہ اور وہ (لفظ فواسق) جمع ہے فاسقۃ کی اور ارادہ کیا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ان کے فسق سے انکی خباثت اور ضرر رسانی کی کثرت کا۔ یہاں خبث عام ہے۔ ذاتی اور فعلی دونوں کو شامل ہے۔ اور اسی طرح بحر الرائق شرح کنز الدقائق میں لکھا ہے۔ ومعنے الفسق فیہن خبثہن وکثرۃ الضرر فیہن اور شیخ محمد حنفی فرماتے ہیں قولہ الابقع خصہ بخبثہ والا فالمراد ما عدا غراب الزرع انتہی۔ اور لسان العرب میں ہے۔ وفی الحدیث انہ غیر اسم غراب لما فیہ من البعد ولانہ اخبث الطیور انتہی۔ اور حافظ بدر الدین العینی حنفی شرح ہدایہ میں فرماتے ہیں۔ وسمیت فواسق بطریق الاستعارۃ لخبثہن۔ ترجمہ اور نام رکھا ان پانچ جانوروں کا۔ فواسق از راہ استعارہ کے ان کے خبیث ہونے کی وجہ سے یعنی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ان پانچ جانوروں کو فواسق اس لئے فرمایا۔ کہ یہ خبیث جانور ہیں۔ اور چونکہ غراب القبع بھی انہیں میں سے ہے۔ پس وہ بھی حسب فرمودہ رسول اللہ صلعم کے خبیث ٹھہرا فافہم۔ اور علامہ کمال الدین دمیری شافعی فرماتے ہیں وروی البخاری فی الادب والحاکم فی المستدرک والبیہقی فی الشعب وابن عبد البر وغیرہم عن عبد اللہ بن الحرث الاسدی عن امہ رابطۃ بنت مسلم عن ابیہا انہ قال شہدت مع رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم حنینا فقال ما اسمک قلت اسمی غراب فقال صلے اللہ علیہ وسلم بل انت مسلم و انما غیر النبی صلے اللہ علیہ وسلم اسمہ لانہ حیوان خبیث الفعل وخبیث المطعم ولذالک امر صلے اللہ علیہ وسلم بقتلہ فی الحل والحرم حیات الحیوان جلد ۲ مطبوعہ مصر صفحہ ۱۱۱ اور صاحب مجمع البحار لکھتے ہیں۔ وغیر صلے اللہ علیہ وسلم اسم غراب لما فیہ من البعد ولانہ من اخبث الطیور مجمع بحار الانوار جلد ۳ صفحہ ۳۱ اور لسان العرب میں ہے۔ وفی الحدیث انہ غیر اسم غراب لما فیہ من البعد ولانہ اخبث الطیور انتہی۔ ان ہر سہ کتب کی عبارتوں کا ماحصل یہ ہے۔ کہ چونکہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی رائے مبارک اور طبع سلیم میں کوا ایک خبیث بلکہ اخبث پرندوں میں سے مقرر تھا۔ اور اس خبیث جانور سے نفع کسی طرح متصور نہیں ہو سکتا تھا۔ نہ

اسکے کھانے سے کیونکہ خبیث محرم الاکل ہوا کرتا ہے۔ بقولہ تعالےٰ ویحرم علیہم الخبائث اور
نہ کسی دوسرے وجہ سے بلکہ اس کوے سے انسان کو ایذاء اور ضرر پہنچتا ہے۔ کما تقدم ذکرہ
اس لیئے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اس کی تفضیح بالقتل پر ارشاد فرمایا۔ نیز اس کی خباثت
کی ہی جہت سے آپ صلے اللہ علیہ وسلم لطیفہ کے والد کا نام بجائے غراب کے مسلم رکھدیا
اور صاحب درمختار لکھتے ہیں۔ والغراب الابقع الذی یاکل الجیف لانہ ملحق بالخبائث
قال المصنف ثم قال والخبیث ما تستخبثہ الطباع السلیمۃ۔ ترجمہ اور حلال نہیں ابقع کوا جو
مردار کھاتا ہے ماسواسطے کہ وہ حیوانات خبیثہ کی ساتھ ملحق کیا گیا ہے مصنف نے اپنی
شرح میں پھر مصنف نے کہا۔ کہ خبیث وہ چیز ہے جس سے طبائع سلیمہ گھن کھائیں۔ اور اسکو
مکروہ اور خبیث جانیں۔ ہم غراب ابقع وہ ہے جسمیں سیاہی اور سفیدی ہو کذا فی الطحطاوی عن
المکی عن الکشف۔ غایۃ الاوطار شرح درالمختار جلد ۴ صفحہ ۱۶۲۔ اب چونکہ علمائے نامدار کے قول
سے ثابت ہوا کہ اس کوے موذی کو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اسکے خبیث ہونیکی وجہ
سے اسکو فاسق فرمایا ہے۔ اب کسکو مجال ہے۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا خلاف کرکے اس غراب
ابقع کو طیب کہے ہرگز نہیں۔ (صغریٰ) اور جو خبیث ہے۔ وہ حرام ہے۔ اللہ تعالےٰ فرماتے ہیں
ویحل لہم الطیبٰت ویحرم علیہم الخبٰئث قران شریف پارہ ۹۔ ترجمہ اور حلال کرتا ہے
واسطے انکے پاکیزہ چیزیں اور حرام کرتا ہے ان پر گندی چیزیں۔ اور شیخ اسمٰعیل حقی اس آیت کی تفسیر
میں لکھتے ہیں۔ ویحرم علیہم الخبائث کالدم ولحم الخنزیر فالمراد بالطیبات ما یستطیبہ
الطبع ویستلذہ وبالخبائث ما یستخبثہ الطبع وتنفر منہ فتکون الآیۃ دلیلا علی ان الاصل فی
کل ما یستطیبہ الطبع الحل وکل ما یستخبثہ الطبع الحرمۃ الا الدلیل منفصل تفسیر روح البیان
مطبوعہ مصر صفحہ مطلب یہ ہے کہ جن چیزوں کو انسانی طبائع خوش جانیں اور لذت حاصل کریں۔ وہ پاک
ہیں اور جن اشیائے سے نفرت اور کراہت کریں وہ پلید ہیں۔ تو یہ آیت اس امر کی دلیل
ہے۔ کہ جس چیز کو طبائع سلیمہ پاک جانیں وہ حلال ہیں۔ اور جن کو پلید جانیں وہ حرام
ہیں۔ مگر کسی خاص علیحدہ دلیل کی وجہ سے اس کا خلاف ہو تو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم
نے اسی آیت کے مطابق اشیائے پاک کو حلال اور اشیائے پلید کو حرام فرمایا ہے
جس پر قران شریف وحدیث شریف ناطق وشاہد ہیں بلکہ توریت وانجیل بھی گواہ ہیں خاص کر
اسی کو فاسق وخبیث وموذی قرار دیکر محرم اور غیر محرم کے لئے حل وحرم میں قتل کردینے کا حکم

فرمایا ہے۔ اور شیخ ابن عابدین شامی حاشیہ درالمختار میں لکھتے ہیں۔ قولہ والخبیث الخ
قال فی معراج الدرایۃ اجمع العلماء علی ان المستخبثات حرام وہو قولہ تعالی ویحرم
علیہم الخبائث وما استطابہ العرب حلال لقولہ تعالی ویحل لہم الطیبات وما استخبثہ
العرب فہو حرام بالنص والذین یعتبر استطابتہم اہل الحجاز من اہل الامصار لان الکتاب
نزل علیہم وخوطبوا بہ ولم یعتبر اہل البوادی لانہم للضرورۃ والمجاعۃ یاکلون ما یجدون۔ رد المحتار
الشامی جلد ۵ صفحہ ۱۹۶ خلاصہ یہ کہ سب علماء نے اجماع کیا ہے کہ جسکو اہل حجاز شہر و نہیں رہنے
والے پاک سمجھیں وہ حلال ہے اور جسکو ناپاک جانیں وہ حرام ہے۔ اس آیت کی وجہ
سے اور ملک حجاز کے اہل امصار اس لئے پاک اور ناپاک جاننے میں معتبر ہوئے کہ کتاب
اللہ انہیں پر نازل ہوی اور وہ ہی لوگ قرآن کے مخاطب ہیں۔ اور جنگل کے رہنے والوں کا
اس میں کچھ اعتبار نہیں۔ کیونکہ ان کو جو کچھ مل جائے۔ اضطرار اور بھوک کی وجہ سے
کھا لیتے ہیں۔ پھر اللہ تعالے فرماتا ہے۔ قل لا یستوی الخبیث والطیب ولو اعجبک
کثرۃ الخبیث فاتقوا اللہ یا اولی الالباب لعلکم تفلحون ترجمہ کہہ یا رسول
اللہ نہیں برابر ہوتا ناپاک اور پاک اگرچہ خوش لگی بہتایت ناپاک کے پس ڈرو اللہ تعالے
سے اے صاحبو عقل کے تو کہ تم فلاح پاؤ۔ اور شیخ اسمٰعیل حقی اس آیت کی تفسیر میں فرماتے
ہیں۔ وسبب النزول وان کان خاصا لکن حکمہ عام فی نفی المساوات عند اللہ بین الردی
وبین الجید ففیہ ترغیب فی الجید وتحذیر عن الردی ویتناول الخبیث والطیب امورا کثیرۃ
فمنہا الحلال والحرام فمثقال حبۃ من الحلال ارجح عند اللہ من ملئ الدنیا من الحرام لان الحرام
خبیث مردود والحلال طیب مقبول فہما لا یستویان ابدا کما ان طالبہما کذلک فطالب الخبیث
خبیث وطالب الطیب طیب واللہ تعالی یسوق الطیب الی الطیب کما انہ یسوق
الخبیث الی الخبیث تفسیر روح البیان سورۃ صفحہ ۵۹۹ مطبوعہ مصر۔ اب خبیث شئے کی حرمت
کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ اور اجماع اہل علم سے ثابت ہو گئی۔ اور عقل وقیاس بھی یہی چاہتا
ہے کہ جو چیز پلید ہو وہ حرام ہی ہونی چاہئے مدکبرملی) پس نتیجہ یہ نکلا کہ اگرچہ خبیث کوے
کثیر التعداد مفت دستیاب ہو سکتے ہیں۔ اور ان کو دیکھ کر کھانیوالوں کا منہ پانی سے بھر
جاتا ہوگا۔ مگر یاد رہے کہ قرآن وحدیث واجماع وقیاس ودلائل اربعہ کے رو سے یہ دیسی
کوے حرام ہیں۔ فاتقوا اللہ یا اولی الالباب لعلکم تفلحون پس رسید از خدا تعالے

در استحلال محرمات ای خداوندان عقلاے معانی شاید کہ شمار ستگار شوید تفسیر حسینی
وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین رضینا کتاب اللہ للفصل بیننا وقول رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم فاصل۔ **قاعدہ دو سو تیسرا**۔ غراب البقع فاسق اور معدود فی الخمس الفواسق ہے رسول کریم
علیہ الصلوٰۃ والتسلیم نے اسے فاسق فرمایا ہے۔ کتب احادیث صحاح اس سے بھرے ہوئے ہیں
ازان جملہ ایک مسلم کی حدیث خمس فواسق والی پہلے گذر چکی ہے۔ دوسرا محمد بن اسمٰعیل بخاری
اپنی صحیح میں اسطرح پر تخریج فرماتے ہیں۔ حدثنا یحیی بن سلیمان قال حدثنی ابن وہب قال
اخبرنی یونس عن ابن شہاب عن عروۃ عن عائشۃ رضی اللہ تعالی عنہا ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
قال خمس من الدواب کلہن فاسق یقتلن فی الحرم الغراب والحداۃ والعقرب والفارۃ والکلب العقور
بخاری شریف۔ **ترجمہ** حضرت عائشہؓ سے باسناد مذکور روی ہے یہ کہ بے شک رسول خدا
صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے پانچ جانور ہیں جو سب وہ فاسق ہیں۔ قتل کئے جائیں حرم میں
کوا اور چیل اور بچھو اور چوہا اور کتا کٹ کھنا۔ اور جس جانور کو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم
نے پانچ فاسقوں میں گنا۔ اور لفظ فاسق سے مسمےٰ فرمایا۔ وہ حرام ہے۔ ہمارے بدر حافظ بدرالدین
العینی حنفی شرح ہدایہ میں دربارۂ فواسق تحریر فرماتے ہیں قولہ والفواسق بالنصب جمع فاسقۃ و
سمیت فواسق بطریق الاستعارۃ لخبثہن وقیل لخروجہن عن الحرمۃ والفسق الخروج ومن اشتقاقہ
ومنہ قیل للعاصی فاسق لخروجہ عما امر بہ وقیل سمیت فواسق لارادۃ تحریم اکلہا لقولہ تعالی ذٰلکم
فسق بعد ما ذکر ما حرم من المیتۃ والدم وقیل لخروجہن عن السلامۃ منہن الی الاذی وقیل لخروجہن
عن الانتفاع بہن بنایہ علی الہدایۃ جلد اول حصہ دوم صفحہ ۴۵ سطر ۳۔ **ترجمہ** فواسق جمع ہے فاسقہ
کی ان پانچ جانوروں کا نام بطور استعارہ فاسق اسلئے ہوا۔ کہ یہ خبیث ہیں۔ اور بعض نے
کہا اسلئے ہوا کہ انکا قتل کردینا محرم وغیرہ پر حرام نہیں بلکہ جائز ہے۔ اور فسق کا لغوی معنے
خارج ہونا ہے استقامت سے۔ اسیلئے عاصی ونافرمان کو فاسق کہتے ہیں کیونکہ وہ اللہ تعالے
کے امروں کی تابعداری سے نکل جاتا ہے۔ اور بعض نے کہا کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے
انکے کھانیکو حرام کرنیکے ارادے پر انکو فاسق فرمایا یعنے اس ارادہ پر کہ انکا کھانا حرام ہے۔ انکو
فاسق فرمایا۔ اس دلیل سے کہ خدا تعالے نے بھی بعد بیان کرنے محرمات مردار وغیرہ کے فرمایا
**ذٰلکم فسق** یعنی یہ سب چیزیں حرام اور خارج از نفع ہیں۔ اور بعض نے کہا اس لئے یہ
فواسق ہیں۔ کہ ان میں طبعاً ضرر وایذا ہے۔ اور سلامتی نہیں۔ اور ایک قول یہ ہے کہ ان

اور بعض نے لکھا کہ اس واسطے وہ فواسق ہیں۔ کہ انسان کو ان سے نفع حاصل نہیں ہو سکتا ہے نہ ان کے گوشت سے کیونکہ یہ سب حرام ہیں۔ اور نہ کسی اور وجہ سے لہذا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ۔ آگاہ ہونا چاہیے کہ یہ اقوال مختلفہ جو معانی فواسق میں بیان کی گئی ہیں۔ سب کے سب ان جانوروں کی حرمت پر بچند وجوہ دلالت کر رہے ہیں۔ غور کریں کیونکہ اولاً یہ سب جانور خبیث ہیں۔ اور جو خبیث ہے وہ حرام ہے۔ کما مر ثانیاً ان کا قتل کر دینا بغیر ذبح کے محرم وغیرہ کے لیے حلال ہو۔ اور جو اس طرح کا مباح القتل ہو۔ وہ بھی حرام ہوتا ہے۔ کما سیاتی ثالثاً رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے بلفظ فواسق انکی حرمت کا ارادہ فرمایا یعنی ان کی حرمت بیان کرنیکے لیے انکو فواسق فرمایا ہے اور یہ قول باقی اقوال سے کئی وجوہات سے مرجح ہے۔ اول یہ کہ کلام اللہ کا محاورہ بھی اس کا موید ہے۔ دوسرا یہ کہ باقی اقوال بھی انکے ہم معنے ہیں تیسرا یہ کہ حضرت عائشہ صدیقہ و قتادہ و قاسم بن محمد بن ابی بکر الصدیق اور عبد اللہ بن عمر بن الخطاب اور عروۃ بن الزبیر وغیرہم اصحاب کبار و تابعین نے بھی اسی لحاظ سے غراب فاسق کی حرمت پر فتویٰ فرمایا ہے۔ کما سیاتی چوتھا یہ کہ یہ قول مدلل کیا گیا ہے۔ بغیر باقی اقوال کے فافہم۔ پانچواں سرور کائنات صلے اللہ علیہ وسلم نے ان جانوروں کو موذی فرمایا۔ اور جو شرع کی جانب سے موذی قرار دیا گیا ہو وہ حرام ہوتا ہے۔ کما سیاتی ذکرہٗ خامسًا جو جانور خارج ہیں اس سے کہ انسان کو کسی قسم کا کوئی نفع دیں۔ اور جس جانور سے انسان کوئی نفع نہ حاصل کر سکے۔ وہ حرام ہوتا ہے کیونکہ جو جانور ماکول اللحم ہو۔ اس کی تو ذات ہی میں سے انسان نفع حاصل کر سکتا ہے۔ جو اعلےٰ درجہ کا نفع ہے۔ پھر اسکو غیر نافع کیونکر کہا جا سکتا ہے اور جب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ان کی غیر نافع ہونیکی جہت سے انکو فاسق فرمایا تو ثابت ہو گیا کہا ہی جا سکتا ہے۔ کہ یہ جانور غیر ماکول اللحم ہیں۔ کیونکہ اگر ان سے حصول نفع کا امکان متصور ہوتا تو غالباً ان کے لحم ہی سے متصور ہوتا۔ فتامل اور حافظ ابن حجر عسقلانی شافعی بھی شرح بخاری میں اسی مضمون پر تحریر فرماتے ہیں۔ واما المعنی فی وصف الدواب المذکورۃ بالفسق فقیل لخروجها عن حکم غیرها من الحیوان فی تحریم قتله وقیل فی حل اکله لقوله تعالیٰ او فسقا اهل لغیر الله به وقوله تعالیٰ ولا تاکلوا مما لم یذکر اسم الله علیه وانه لفسق وقیل لخروجها عن حکم غیرها بالایذاء والافساد وعدم الانتفاع بها ومن ثم اختلف اهل الفتوی فمن قال بالاول الحق کل ما جاز قتله للحلال والمحرم وفی الحل ومن قال بالثانی الحق ما لا یوکل لحمه الا ما نهی عن قتله وهذا قد یجامع الاول ومن قال

باقی اشیاء بجنس الالحاق بما یحصل منہ الافساد و فتح الباری جزء ۹ صفحہ ۳۰ سطر ۹ مطبوعہ مطبع انصاری دہلوی۔ اور بھی حافظ ابن حجر تحریر فرماتے ہیں۔ قال ابن دقیق العید والتعدیۃ بمعنی الایذاء الی کل موذی قوی بالاضافۃ الی تصرف اہل القیاس فانہ ظاہر من جہۃ الایماء بالتعلیل بالفسق وہو خروج عن الحد واما التعلیل بحرمۃ الاکل ففیہ ابطال لما دل علیہ ایماء النص من التعلیل بالفسق انتہی۔ وقال غیرہ یرجع الی تفسیر الفسق فمن فسرہ بانہ الخروج عن بقیۃ الحیوان بالاذی علل بہ ومن قال بجواز القتل وتحریم الاکل علل بہ وقال من علل بالاذی انواع الاذی مختلفۃ وکان نبہ بالعقرب علی ما یشارکہا فی الاذی باللسع ونحوہ من ذوات السموم کالحیۃ والزنبور وبالفارۃ علی ما یشارکہا فی الاذی بالنقب والقرض کابن عرس وبالغراب والحداۃ علی ما یشارکہا بالاختطاف کالصقر ونحوہ وقال من علل بتحریم الاکل وجواز القتل انما اقتصر علی الخمس لکثرۃ ملابستہا للناس بحیث یعم اذاہا والتخصیص بالغلبۃ لا مفہوم لہ فتح الباری صفحہ ۲۶ ج ایضاً اور امام محمد بن علی الشوکانی شافعی شرح منتقی الاخبار میں بھی اسی مضمون پر تحریر فرماتے ہیں۔ قال النووی تسمیۃ ہذہ الخمس فواسق تسمیۃ صحیحۃ جاریۃ علی وفق اللغۃ فان اصل الفسق لغۃ الخروج ومنہ فسقت الرطبۃ اذا خرجت عن قشرہا فوصفت بذلک لخروجہا عن حکم غیرہا من الحیوان فی تحریم قتلہ او حل اکلہ او خروجہا بالایذاء والافساد نیل الاوطار مطبوعہ مصر جزء ۴ صفحہ ۳۴ سطر ۱۷ وکذا فی عون الباری شرح البخاری وکذا فی شرح المسلم للنووی وکذا فی القسطلانی شرح البخاری اور علامہ زرقانی مالکی شرح موطا میں تحریر فرماتے ہیں۔ قال عیاض سموا فواسق لخروجہم عن السنۃ منہم الی الاضرار والاذی فرجحت بالاذیۃ عن جنسہا من الحیوان وقیل لخروجہا من الحرم لغیرہا والامر بقتلہا فی الحل والحرم وانہ لا فدیۃ فیہا وقیل لخروجہا عن الانتفاع بہا وقیل لتحریم اکلہا کما قال وانہ لفسق عند ذکر المحرمات وقالت عائشۃ من یاکل الغراب وقد سماہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاسقاً۔ زرقانی جزء ثانی مطبوعہ مصر صفحہ ۱۹۱ سطر ۱۲ اور ہمارے بدر عینی حنفی شرح بخاری میں فرماتے ہیں۔ ومن علل بتحریم الاکل انما اقتصر علی الخمس لکثرت ملابستہا للناس بحیث یعم اذاہا عمدۃ القاری جزء سادس سطر ۳ جس نے معلل کیا قتل فواسق کو حرمت اکل کے ساتھ اس نے خاص انہیں پانچوں پر کفایت کی کیونکہ یہ اکثر آدمیوں میں ملے جلے رہتے ہیں اس لئے ان کا ضرر عام ہوتا ہے۔ اور جنہوں نے اقتصار کیا پانچوں پر وہ حنفی ہیں چنانچہ ہدایہ میں لکھا ہے۔ ومن قتل ما لا یوکل لحمہ من الصید کالسباع ونحوہا فعلیہ الجزاء الا ما استثناہ

ویشبہ ما عدوناہ ۔ ہدایہ مع الکفایہ صفحہ ۱۹۶ مطبع احمدی دہلوی ترجمہ ۔ اور جب نے قتل کیا
ان جانوروں کو جنکا گوشت کھایا نہیں جاتا شکار حیوانات وحشی سے چنانچہ درندے
اور ان کی مثل ذی مخلب وغیرہ پرندے اس پر جزا ہے مگر وہ جانور کہ مستثنیٰ کیا انکو
شرع نے حیوانات غیر ماکولہ سے جزا میں ان کے قتل کرنے سے اور یہ پانچ فواسق اور درندہ
ہیں ۔ جنکو ہم شمار کر چکے ہیں ۔ و یشبہ ما عدوناہ کے نیچے علامہ عینی لکھتے ہیں ای من الخمس
الفواسق ۔ اب اس کلام سے بلا شک و شبہ ثابت ہو گیا کہ صاحب ہدایہ و عینی بلکہ حنفیہ کے
نزدیک یہ پانچ فاسق حیوانات غیر ماکولہ ہیں ۔ اور حضرت شاہ ولی اللہ صاحب محدث
دہلوی حنفی مذہب اپنی کتاب حجۃ اللہ البالغہ باب حیوانات غیر ماکولہ کے بیان میں تحریر فرماتے ہیں
وسمی بعضہا فاسقا فلا یجوز تناولہ حجۃ اللہ البالغہ مطبوعہ بریلی صفحہ ۱۲۹ سطر ۹ ترجمہ اور بعض
جانوروں کو حضور علیہ السلام نے لفظ فاسق سے نامزد فرمایا ۔ پس نہیں حلال کھانا ان کا اور
ایسا ہی روایات گذشتہ سے ثابت ہے کہ پانچ فواسق سب حرام ہیں ۔ پس نتیجہ یہ
نکلا کہ یہ غراب ابقع فاسق مباح القتل اور محرم الاکل ہے ۔ اور خاص کر بھی کوے فاسق پر نصوص
وارد ہوئی ہیں ۔ جو ذیل میں نقل کی جاتی ہیں ۔ تا کہ کوئی خدشہ باقی نہ رہے ۔ اور اطمینان
قلب پوری طرح حاصل ہو جائے ۔ (۱) علامہ زرقانی مالکی لکھتے ہیں ۔ وقالت عائشۃ
من یاکل الغراب وقد سماہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاسقا ترجمہ ۔ اور فرمایا حضرت
عائشہ نے کون کھا سکتا ہے ۔ کوے کو بحالیکہ نام رکھا اسکا رسول اللہ نے فاسق ۔ اور حضرت
جلال الدین سیوطی شافعی آیۃ شریفہ قل لا اجد فیما اوحی الی محرما الخ کی تفسیر میں بعد نقل
احادیث در حرمت ذی مخلب وغیرہ کی فرماتے ہیں ۔ (۲) واخرج ابن ماجہ عن ابن عمر قال
من یاکل الغراب وقد سماہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاسقا واللہ ما ہو من الطیبات
تفسیر در المنثور للسیوطی مطبوعہ مصر جلد ۳ صفحہ ۴۵ ترجمہ اور ابن ماجہ عبد اللہ ابن عمر سے
روایت کرتے ہیں ۔ کہ فرمایا کون کھا سکتا ہے کوے کو اور بحالیکہ بے شک نام رکھا اسکو
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فاسق ۔ مجھے اللہ عز و جل کی قسم ہے ۔ کہ نہیں وہ کوا حلالوں میں
سے ۔ اور جو ابن ماجہ شریف میں حیوانات غیر ماکولہ کے بیان میں غراب کا باب جدا مقرر
کر کے حدیثیں بیان کی ہیں ۔ وہ یہ ہیں ۔ باب الغراب (۳) حدثنا احمد بن الازہر النیسابوری
ثنی الہیثم بن جمیل ثنا شریک عن ہشام بن عروہ عن ابیہ عن ابن عمر قال من یاکل

وقد سماه رسول الله صلی الله علیه وسلم فاسقاً والله ما هو من الطیبات (۴م) حدثنا محمد بن بشار
ثنا الانصاری ثنا السعودی ثنا عبد الرحمن بن القاسم بن محمد بن ابی بکر الصدیق عن ابیه عن
عن عائشة ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال الحیة فاسقة والعقرب فاسق فقیل للقاسم
ایؤکل الغراب قال من یاکله بعد قول رسول الله صلی الله علیه وسلم فاسقاً۔ سنن ابن ماجہ مطبوعہ
فاروقی دہلوی صفحہ ۲۴۱ سے ۲۴۲ تک ہے۔ اور شرح مختصر الکرخی للقدوری حنفی کے کتاب الذبائح
میں لکھا ہے۔ وروی بشر بن الولید عن ابی یوسف قال سالت ابا حنیفة عن اکل الغراب
فرخص فی غراب الزرع وکره الغداف وسالته عن الابقع فکره وذلک لانه یاکل المیتة والاصل
فی تحریم الغراب الابقع والغداف ما روی هشام بن عروة عن ابیه انه سئل عن اکل الغراب فقال
من یاکله بعد ما سماه فاسقا یعنی بقوله علیه الصلوٰة والسلام خمس فواسق یقتلن فی الحل والحرم
الحدیث ولان غالب اکلها الجیف۔ اور بشر بن ولید ابو یوسف سے روایت کرتے ہیں۔ کہ فرمایا ابو یوسف
نے کہ پوچھا میں نے ابا حنیفہ سے کوے کے کھانے کی بابت پس رخصت دی انہوں نے غراب الزرع
میں اور حرام فرمایا غداف کو پھر میں نے ابقع کی نسبت پوچھا تو آپ نے اسکو بھی حرام فرمایا۔ اس لئے
کہ وہ مردار کھاتا ہے۔ اور اصل و قاعدہ غراب ابقع و غداف کی حرمت میں۔ وہ نص اور حدیث ہے
جسکو ہشام بن عروہ نے اپنے باپ سے روایت کیا۔ کہ عروہ سے کسی نے کوے کی کھانے
کی نسبت فتویٰ پوچھا۔ تو فرمایا۔ کہ کون کھا سکتا ہے کوے کو بعد اس کے کہ رسول الله
صلی الله علیه وسلم نے بلفظ فاسق سے فرمایا یعنی فرمایا حضور علیه السلام نے کہ پانچ جانور فاسق ہیں
قتل کرے انکو محرم حل اور حرم میں الحدیث۔ اور اس سے کہ اکثر غداف اور ابقع کی خورش مردار
ہے۔ اور اسی طرح حاشیۃ الشلبی علی الزیلعی میں مرقوم ہے۔ اب چونکہ صحابہ و تابعین اور
ائمہ مجتہدین اور فقہاء و محدثین نے بالاتفاق اس کوے فاسق کو استدلالاً بلفظ الفاسق
حرام فرمایا۔ اب کون ہے جو اس کو حلال کہہ سکے۔ پس جن صاحبان نے کہا کہ فسق سے
کسی طرح حرمت ثابت نہیں ہو سکتی وہ انکا قول بالکل غلط ہے۔ فصل الخطاب کی یہ عبارت
کہ لفظ فاسق کے معنے اصلی اور حقیقی تو حرام کے [illegible] انشاء الله تعالیٰ تھوڑے سے علم و فہم والا بھی تحقیق
کر سکتا۔ اب اگر فسق سے حرمت نکالی جاویگی تو [illegible] اور [illegible] ہی نکالی جاویگی جیسا مطلب
صاف ہو گا کہ ان صاحبوں کی عقل حرمت کو مستلزم ہے [illegible] امام ابو حنیفہ رحمه الله کی نزدیک
استلزام صحیح نہیں۔ اور یہ مدعیان استلزام جب اس استلزام کو کسی دلیل قابل قبول

ثابت فرمادینگے۔ اسوقت انشاءاللہ اہل فہم کو اسکی حقیقت خود معلوم ہوجائیگی۔ انتہی
یہ عبارت بوجہ مخالفت تقریر منقولہ بالا واحادیث ونصوص کے بالکل غلط اور ساقط عن الاعتبار
ہے۔ فاعتبروا یا اولی الابصار لعلکم ترحمون۔ **قاعدہ تیسرا** ۔ غراب ابقع کو
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے محرم کے حق میں مباح القتل فرمایا ہے کما مر غیر مرۃ
اور جس حیوان متوحش یعنی صید کو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے محرم کے حق میں منع القتل
فرمایا ہے وہ حرام ہے دلیل یہ کہ اسجگہ قتل سے وہ معنے مراد ہے۔ جو سوائے ذبح کے ہے خواہ
وہ قتل بہیئت ذبح ہی کیوں نہو۔ اسلئے کہ حق سبحانہ وتعالیٰ اشانہ اپنی کلام پاک میں فرماتا ہے
**یا ایہا الذین آمنوا لا تقتلوا الصید وانتم حرم**۔ ترجمہ اے لوگو ایمان والو مت قتل کرو
شکار (حیوان وحشی) کو حالیکہ تم محرم ہو۔ اس جگہ باریتعالیٰ نے محرم کو صید کے قتل سے
منع فرمایا۔ اور اسکی فعل کو خواہ ذبح ہی ہو۔ قتل سے تعبیر فرمایا تاکہ عام ہو حرمت اسکی یعنی
صید کی ذبح کو بھی شامل ہو حضرت علامہ زاہدی اپنی تفسیر میں اس بحث کے متعلق لکھتے ہیں۔
فی الزاہدی وانما ذکر القتل دون الذبح والذکاۃ لیعم الحرمۃ واختلفوا فی ہذا فقیل یلحق ذبح
المحرم بالمیتۃ وذبوح الوثنی وقیل کالشاۃ المغصوبۃ اذا ذبحہا الغاصب ہکذا ذکر فی البیضاوی
تفسیر احمدی مطبوعہ لاہور صفحہ ۱۹۶ سطر ۱۔ ترجمہ اللہ تعالیٰ نے بجز لفظ ذبح اور زکوٰۃ کے بیان فرمایا
لفظ قتل کا اس غرض اور فائدے کیلئے ذکر فرمایا ہے۔ کہ وہ عام طور پر حرمت کو شامل ہو۔ اور علما
دین نے لفظ قتل سے حرمت کے بارہ میں اختلاف کیا ہے۔ بعض نے کہا ذبیحہ محرم کا مردار و ذبیحہ بت
پرست کیطرح حرام ہے۔ اور بعض نے کہا کہ اس ذبح کی ہوئی بکری کی طرح ہے۔ جسکو غاصب نے
ذبح کیا ہو۔ ایسا ہی تفسیر بیضاوی میں بھی مذکور ہے۔ اور شیخ اسمٰعیل حقی اپنی تفسیر میں تحریر
فرماتے ہیں وانما ذکر القتل دون الذبح للایذان بکونہ فی حکم المیتۃ فکل ما یقتلہ المحرم من الصید
لا یکون مذکی وغیر المذکی لا یجوز اکلہ والمعنی لا تقتلوہ والحال انتم محرمون۔ تفسیر روح البیان
مطبوعہ مصر صفحہ ۴۰۵ ترجمہ اللہ تعالیٰ نے صرف اس ہی لفظ قتل کو بجز لفظ ذبح کے بیان
فرمایا۔ تاکہ لوگوں کو معلوم ہوجائے کہ جس صید کو محرم قتل کرے خواہ بشکل ذبح ہی کیوں نہو
وہ مردار کی طرح حرام ہوجاتا ہے۔ اور مذبوح اور ذبیحہ نہیں ہوتا۔ اور جو ذبیحہ نہ ہو وہ حرام
ہوتا ہے۔ معنے آیت کے یہ ہیں۔ کہ تم بحالت احرام صید یعنے شکار کو قتل نہ کرو۔ اور عمومیت
حرمت کی علی العموم تب ہی حاصل ہوسکتی ہے۔ جب لفظ قتل سے قتل بغیر ذبح کے مراد ہو

کیونکہ اس وقت محرم ذبح للصید کی اہلیت اور صید ذبح المحرم کی محلیت سے
خارج ہو جائیگا۔ اور منہی عنہ میں قبح لذاتہ ہوگا یا یہ ملحق بقبیح لعینہ ہوگا۔ پس محرم
کا صید کو قتل کرنا۔ علی صورۃ الذبح بھی غیر مشروع بالاصل ہوا اور اسکی ذبح للصید۔
ذکوٰۃ نہ ہوگی۔ لانہ فعل حرام فلا یقوم مقام الممیز بین الدم واللحم پس ذبیحہ محرم میتہ اور ذبیحہ
مجوسی اور بت پرست کے ساتھ ملیگا یعنے حرام ہوگا۔ مفسرین کی کلام سے یہی ثابت
ہوتا ہے۔ اور یہی مذہب امام ابو حنیفہ اور انکے صاحبین اور امام مالک وغیرہ رضی اللہ عنہم کا
ہے اور امام شافعی ایک روایت میں تو انکے موافق ہیں۔ اور دوسری روایت میں مخالف
مگر اس روایت میں بھی محرم قاتل کے حق میں صید مذبوح کو حرام ہی فرماتے ہیں۔ کما صرح
بہ الفقہا اور اگر قتل سے ذبح اور ذکوٰۃ مراد لی جاوے۔ تو پھر لا محالہ لا تقتلوا الصید بمعنے لا تذبحوا
الصید او لا تذکوا الصید ہوگا۔ تو اس وقت نہی از قبیل افعال شرعیہ ہوگی نہ از قسم افعال حسیہ
اور چونکہ نہی میں منہی عنہ کا حساً یا شرعاً متصور ہونا منجملہ شرطیات میں سے ہے۔ اور اس صورت
میں نہی فعل شرعی سے ہوگی۔ اس لئے وہ منہی عنہ (ذبح و ذکوٰۃ) بالاصالہ مشروع ٹھیریگا ورنہ
نہی العاجز لازم آئیگی جو صاحب شرع سے محال ہے۔ اس وقت بالضرورت محرم کی ذبح داخل
ذکوٰۃ ہوگی۔ اور محرم صید کے حق میں اہل ذبح ہوگا۔ اور صید بھی محرم کی ذبح کا محل۔ تو ذبیحہ اس کا
اس صورت میں چاہئے کہ حرام نہ ہو بلکہ حلال طیب ہو۔ اگرچہ اس پر جزاء لازم ہو۔ اس حکم میں
بغیر خلاف قران و سنت و اجماع صحابہ اور ائمہ کے اور کچھ حاصل نہوگا۔ سید جلال الدین الکرلانی
الخوارزمی بعد نقل دلیل شافعی کے شرح ہدایہ میں لکھتے ہیں۔ وجہنا فی ذالک قولہ تعالیٰ ولا تقتلوا
الصید و انتم حرم سماہ قتلاً فعرفنا ان ہذا الفعل غیر موجب للحل اصلاً کفایہ شرح الہدایہ مطبوعہ احمدی دہلی
ج ا صفحہ ۱۵۸ ترجمہ۔ اور محرم کے ذبیحہ کو مردار کا سا حکم لگانے میں ہماری دلیل اللہ تعالے کا
قول ہے۔ وَلَا تَقْتُلُوا الصَّیْدَ وَاَنْتُمْ حُرُمٌ۔ یہاں اللہ تعالے نے محرم کے فعل کا نام قتل رکھا
ہے پس پہچان لیا ہم نے کہ بیشک محرم کا یہ فعل حلت کا سبب نہیں بن سکتا۔ اور اسی مقام
مقام پر عینی شرح کنز میں لکھتے ہیں۔ وَ قَدْ سَمَّاہُ اللہُ تَعَالٰے قَتْلًا فَدَلَّ عَلٰی اَنَّہٗ لَیْسَ بِذَکوٰۃ ترجمہ
اور ہماری یہ دلیل ہے کہ اللہ تعالے نے محرم کے فعل یعنے ذبح للصید کو قتل کے لفظ سے ارشاد فرمایا
پس لفظ قتل اس بات کی دلیل ہے کہ محرم کی ذبح للصید ذکوٰۃ نہیں۔ اور کنز الدقائق میں مرقوم ہے
وَ لَوْ ذَبَحَ الْمُحْرِمُ صَیْدًا حُرِّمَ اور اس کے حاشیے پر لکھا ہے۔ ای اذا ذبح المحرم صیداً

فذبیحتہ میتۃ سواء ذبح لنفسہ او لغیرہ بل ہو حرام علی القاتل المحرم وغیرہ وقال الشافعی لا یحل ما ذبح
المحرم لہ وفی حلہ لغیرہ عنہ روایتان ولنا قولہ علیہ السلام فی حدیث ابی قتادہ ہل اعنتم ہل اشرتم فقالوا
لا فقال علیہ السلام اذاً فکلوا فاذا کانت الاعانۃ والاشارۃ موجبتان فی حرمۃ الاکل فذبحہ اولی
مستخلص علی الکنز ص۹۶ اب اس عبارت میں اپنے دعوے کے ثبوت پر حدیث شریف
بھی ہدیہ ناظرین کی گئی۔ اور صحیح مسلم میں بھی حدیث ذیل مرقوم ہے۔ وحدثنی القسم بن زکریا
حدثنا عبید اللہ عن شیبان جمیعاً عن عثمان بن عبد اللہ بن موہب بہذا الاسناد فی روایۃ
شیبان فقال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم امنکم احد امرہ ان یحمل علیہا او اشار الیہا
وفی روایۃ شعبۃ قال اشرتم او اعنتم او اصدتم قال شعبۃ لا ادری قال اعنتم او اصدتم۔
اور مشکوۃ شریف میں بھی یہ حدیث مرقوم ہے۔ عن جابر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
قال لحم الصید لکم فی الاحرام حلال مالم تصیدوہ او یصاد لکم رواہ ابو داؤد والترمذی والنسائی
اور شرح موطا امام مالک میں مسطور ہے۔ وسئل مالک عن الرجل یضطر الی اکل المیتۃ وہو محرم
ایصید الصید فیاکلہ ام یاکل المیتۃ فقال بل یاکل المیتۃ) قولیل (وذالک ان اللہ تبارک لم یرخص للمحرم
فی اکل الصید ولا فی اخذہ علی حال من الاحوال بل اطلق النہی فقال لا تقتلوا الصید وانتم
حرم وقال وحرم علیکم صید البر ما دمتم حرماً وقد رخص فی المیتۃ علی حال الضرورۃ) بنحو قولہ تعالی
فمن اضطر غیر باغ ولا عاد فلا اثم علیہ (قال مالک واما ما قتل المحرم) لنفسہ او ذبح من
الصید فلا یحل اکلہ لحلال ولا لمحرم لانہ لیس بذکی (اے مزکی بل میتۃ سواء کان خطاءً او عمداً
فاکلہ لا یحل لاحد وقد سمعت ذالک من واحد) زرقانی محمد عبد الباقی ج ۲ مطبوعہ مصر ص۱۹۳
باب ما یحل للمحرم اکلہ من الصید اور صاحب ہدایہ تحریر فرماتے ہیں۔ واذا ذبح المحرم صیداً
فذبیحتہ میتۃ لا یحل اکلہا وقال الشافعی یحل ما ذبحہ المحرم لغیرہ لانہ عامل لہ فانتقل فعلہ الیہ ولنا
ان الذکوۃ فعل مشروع وہذا فعل حرام فلا یکون ذکوۃ کذبیحۃ المجوسی وہذا لان المشروع ہو
الذی قام مقام الممیز بین الدم واللحم تیسیراً فینعدم بانعدامہ ہدایہ مطبوعہ احمدی دہلی
ص۲۶۷ پس اس عبارت سے صاف معلوم ہوا کہ حنفیہ رح کے نزدیک محرم کا ذبح کیا ہوا صید
مردار اور ذبیحہ وثنی اور مجوسی کی طرح حرام ہے۔ اور صاحب کفایہ لکھتے ہیں۔ قولہ وہذا لان
المشروع ہو الذی قام مقام الممیز بدلیل انہ لو ذبح المسلم الحلال ولم یخرج من المذبوح دم ا
یحل اکلہ وان ذبح المجوسی لا یحل اکلہ وان خرج منہ الدم فعلم ان المعتبر ہو الفعل

المشروع القائم مقام الميز فينعدم بانعدامه۔ فان قيل يشكل على هذا ذبح شاة الغير بغير
اذنه فانه حرام محض حتى انه لو اضطر المسلم بين اكل الميتة واكل مال الغير كان عليه
ان ياكل الميتة لا مال الغير كذا في المحيط قلت النهي عن الذبح اذا كان لمعنى في الذابح او المذبوح
كان ذلك قبيحا في عين الفعل فكان مانعا من ان يكون المنهي عنه مشروعا واذا كان المنع
بالنهي لمعنى في الثالث وهو المالك كان النهي لمعنى في غيره فلم يصر عين الذبح حراما بل الحرمة
هناك لصيانة حق المالك حتى زالت تلك الحرمة باذنه فكان مشروعا في نفسه۔
کفایہ شرح ہدایہ مطبوعہ دہلی صـ۱۸ اس عبارت سے بھی بدرجہ غایت واضح ظاہر ہوا کہ ذبح
میں فعل مشروع کا ہونا معتبر ہے۔ جو قائم ہو مقام خارج ہو جانے دم مسفوح کے
پس محرم کی ذبح میں چونکہ لمعنی فی عین الفعل نہی وارد ہوئی ہے۔ اور وہ فعل مجوسی
کی ذبح کی طرح بالاصالہ غیر مشروع ہوا۔ تو اسکے ذبیحہ سے دم مسفوح جو نجس ہے اگر
خارج بھی ہو گیا تب بھی حرام ہی رہیگا۔ اور مسلم غیر محرم کے ذبیحہ سے اگر دم مسفوح نہ بھی
نکلے تب بھی حلال ہو جائیگا۔ اور اسی طرح حلال ہے وہ کہ کوئی شخص مملوکہ غیر کو بغیر اذن
مالک کے ذبح کر ڈالے۔ خواہ یہ فعل حرام ہی ہو۔ کیونکہ یہاں نہی لمعنی فی غیرہ ہے۔
لا لمعنی فی نفسہ۔ فائدہ اس سے یہ ہے۔ کہ اگر مالک شئے نے اذن دیدیا تو وہ حرمت بھی
زائل ہو جائیگی۔ کیونکہ یہ فعل اصل میں مشروع تھا۔ ان سب روایات کا ماحصل یہ ہے
کہ صید ماکول اللحم جیسے چڑیا یا فاختہ یا ہرن یا گور خر بارہ سنگھا وغیرہ جو قطعی حلال ہیں
اگر محرم نے ان کو ذبح کیا۔ تو وہ سب مردار کی طرح حرام قطعی ہو جائینگے۔ بلکہ محرم کی اعانت
یا اشارت و دلالت سے بھی وہ سب غیر ماکول اور حرام ہو جائینگے۔ جب یہ ثابت
ہوا۔ کہ محرم کا ذبیحہ صید۔۔۔ مردار کی طرح حرام ہو جاتا ہے تو نہایت تعجب آتا ہے اس شخص
کے قول سے جو کہتا ہے۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے محرم کے حق میں جو غراب ابقع
کو مباح القتل فرمایا۔ اسکا یہ مطلب ہے۔ کہ محرم اسکو ذبح کرکے کھالے۔ وہ صاحب یہ کیوں
نہیں کہدیتے۔ کہ کتے اور اس کے ساتھیوں یعنے چیل۔ بچھو۔ چوہیا۔ باولے
کتے وغیرہ سب کو محرم ذبح کرکے کھالے۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے تو اول ہی
کتے کے موذی بالطبع اور محرم الاکل بیان کرنے کی غرض سے اسکو فاسق فرمادیا۔ پھر
اس کے دفع کرنے کے لئے اسکے قتل کا امر فرمایا۔ جس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ

یہاں حل سے مراد قتل بغیر ذبح ہے۔ ورنہ غراب الزرع اور عقعق جو حلال اور ماکول اللحم ہیں
قتل کے حکم سے کیوں خارج کئے جاتے۔ اور ان کے قتل سے محرم پر جزاء کیوں لازم ہوتی
صاف ظاہر ہے۔ کہ غراب الزرع کے ضائع کردینے اور اس موذی کی بیخ کنی کے لئے رسول
اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اسکے قتل کرنے کا ارشاد فرمایا۔ فافہم۔ اور جس صید کو حضور علیہ
الصلوٰۃ والسلام نے محرم سے قتل کرواکر ضائع کردینے کا حکم فرمایا ہے۔ وہ حلال نہیں۔
بلکہ موذی اور حرام ہے۔ کیونکہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ہر جانور حلال و حرام
غیر موذی کے قتل کرنے سے بغیر مقصود منع فرمایا ہے چنانچہ مشکوٰۃ شریف میں ہے۔ وعن عبد اللہ
ابن عمرو بن العاص ان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم قال من قتل عصفورا
فما فوقها بغیر حقها سأله اللہ تعالےٰ عن قتلها قیل یا رسول اللہ وما حقها قال ان
یذبحها فیاکلها ولا یقطع راسها فیرمی بها رواہ احمد والنسائی والدارمی اور روایت
ہے۔ عبد اللہ ابن عمرو بن العاص سے یہ کہ فرمایا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے
جو شخص قتل کرے چڑیا کو پس اسکو جو زیادہ ہو بڑے ہونے میں یا چھوٹے ہونے
میں بغیر حق اسکے کہ وہ منتفع ہوتا ہے۔ ساتھ کھانے اس کے کے سوال کریگا اس سے
اللہ جل شانہ قتل اس کے سے یعنی عتاب و عذاب کریگا۔ اس پر دن قیامت کے
کہا گیا۔ یا رسول اللہ اور کیا ہے حق اسکا فرمایا ذبح کرے اسکو یعنی ذمارے اسکو
اور طرح اور کھاوے اسکو اور نہ کاٹے سر اسکا اور پھینکدے اسکو۔ نقل کی یہ احمد اور
نسائی اور دارمی نے۔ ف کھاوے یعنی منتفع ہو ساتھ اس کے اور نہ پھینکدے
اسکو پس ضائع کرے اسکو کہا ابن ملک نے اس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ مکروہ ہے
ذبح کرنا حیوان کا واسطے غیر کھانے کے انتہی اور اشبہ یہ ہے کہ کراہت تحریمی ہے۔
اس لئے کہ منع فرمایا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم قتل کرنے ان کے سے جو نہیں کھائے جاتے
جیسے آگے آتا ہے۔ کہا طیبی نے کہ حق اسکا عبارت ہے منتفع ہونے سے ساتھ اسکے
جیسے کہ کاٹنا سر کا اور پھینکدینا اسکا عبارت ہے ضائع کردینے حق اوسکے سے پس ہوگا
قول حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا ولا یقطع راسها فیرمی بها تاکید کی واسطے سابق کے مقابل تر
جمہ موافق ہو اور اسی کتاب مظاہر حق میں دوسری جگہ مرقوم ہے۔ اور جانئے۔ قتل جنس
موذی کا۔ ابن عباس رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے منقول ہے کہ منع فرمایا قتل ہر جاندار سے

مگر یہ کہ ایذا دے۔ کذا فی مظاہر حق ج ۳ صفحہ ۱۲۴ اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے۔ ولا تقتلوا
النفس التی حرم اللہ الا بالحق اور قاضی ثناء اللہ صاحب مصنف تفسیر مظہری اپنی کتاب مالا بدمنہ
میں تحریر فرماتے ہیں مسئلہ قتل کردن جانور ماکول اللحم نہ برائے خوردن حرام است و قتل
کردن جانور موذی جائز است۔ مالا بدمنہ کتاب الذبح صفحہ ۱۳۴ اب اس حدیث اور
اثر ابن عباس اور مالا بدمنہ کے مسئلہ مذکورہ سے آفتاب کی طرح روشن ہوگیا ہے کہ حلال جانور
کو بغیر ذبح کے قتل کرنا یقیناً حرام ہے۔ اور ایسا ہی حرام جانور غیر موذی کے قتل سے بھی شرع نے
منع فرمایا ہے۔ اور کوے کو چونکہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے محرم سے ذبح کے بغیر قتل کرا کر
ضائع کردینے کا حکم فرمایا ہے اس سے صاف ثابت ہوگیا ہے۔ کہ کوا فاسق موذی غیر ماکول اللحم حرام
قطعی ہے۔ اب فصل الخطاب میں جن صاحبان نے بہ تحریر خیر عبارت ذیل تحریر کی ہے۔ وہ بالکل غلط
اور خلاف شرع ہے۔ وہ عبارت یہ ہے۔ دوسرے لفظ یقتلن فی الحل والحرم یا جو اس جیسے الفاظ وارد ہوئے
ہیں۔ اس سے کوئی بھی صاحب فہم وتدبر خیال ہوسکتا ہے کہ جب شارع نے ان کے قتل کا حکم حل و حرم میں فرمایا
اور نیز بموجب بعض روایات کے حرام میں بھی تو وہ کیونکر حلال ہوسکتے ہیں۔ اگر وہ حلال ہوتے تو
شارع ان کے قتل کا حکم کیوں فرماتا۔ اور انکو قتل کراکر کیوں ضائع کراتا جواب اس مغلطہ کا یہ ہے کہ یہ
غلطی اس وجہ سے پیش آئی۔ کہ یقتلن کے معنے تو عام ہیں۔ ذبح کو بھی شامل ہیں۔ جسکے یہ معنے ہونگے
کہ قتل مباح ہے۔ اگر ماکول ہے تو قتل کھانے کیلئے بھی مباح ہے۔ اور اگر غیر ماکول ہے۔ تو قتل
بدون حلت اکل مباح ہے اور لفظ یقتلن کے معنے یہ اختیار کئے ہیں۔ کہ صرف ضائع کرنے کے
لئے قتل کئے جاویں نہ کھانے کیلئے گویا قتل کو ایک اسکی فرد خاص میں منحصر کرلیا ہے جسکی وجہ یہ
غلطی واقع ہوگئی اور قتل کا اطلاق کھانے کیلئے ذبح کرنے پر قرآن پاک میں موجود ہے ولا تقتلوا
الصید وانتم حرم الخ اس جگہ قتل عام ہے۔ ذبح کو بھی شامل ہے۔ جو کھانے کے لئے
ہے۔ جب یہ ہوا تو حرمت اکل کسی طرح ثابت نہ ہوئی۔ یہ کلام من حیث ناظرین جیسے
خلاف شرع ایک عالم کے شان کو ہرگز شایان نہیں۔ محرم شکار کو کھانے کے واسطے کس طرح
ذبح کرسکتا ہے حالانکہ باجماع ائمہ ثابت ہے کہ محرم کا ذبح کیا ہوا شکار مردار کی طرح حرام
اور انہوں نے کونسی سنت سے استدلال کیا ہے۔ اب اگر امام ابو حنیفہ کا یہ مذہب دکھا دیں کہ محرم
کا ذبح کیا ہوا شکار کھانے کے واسطے شرعاً جائز اور حلال ہے تو ہم تسلیم کرلیں گے ورنہ اپنے
جواب کو خلاف مذہب سمجھکر رجوع کریں اور غراب فاسق کو حرام بھی یقین کریں۔ پس نتیجہ نکلا

کہ غراب الابقع فاسق حرام ہے۔ من یرد اللہ بہ خیرا یفقہہ فی الدین **قاعدہ چہارم** غراب ابقع کو شارع علیہ الصلوٰۃ والسلام نے موذی بالطبع قرار دیا ہے۔ کما مر۔ اور جس جانور کو پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے موذی بالطبع اور مجبول علی الایذا قرار دیا ہے وہ حرام ہے۔ اسلئے کہ ایذا علت موثرہ فی الحرمت ہے۔ شاہ ولی اللہ صاحب دہلوی اپنی کتاب حجۃ اللہ البالغہ باب ما یوکل لحمہ من الحیوان میں بطریق قاعدہ بیان فرماتے ہیں۔ ومنہا الحیوانات المجبولۃ علی الایذاء الناس والاختطاف منہم وانتہاز الفرص للاغارۃ علیہم وتمثل الہام الشیاطین فی ذالک کالغراب والحیات والوزغ والذباب والعقرب ونحو ذالک حجۃ اللہ البالغہ مطبوعہ بریلی صہ ۲۲۹ سطر ۱۰ اور بعض انہیں سے وہ جانور ہیں جو ایسی طبیعت پر پیدا کئے گئے ہیں کہ لوگوں کو ایذا دیں اور انسے اشیاء چھین کر لے جائیں۔ اور ان پر غارت کرنے کے لئے فرصتوں کو غنیمت جانیں۔ اور انمیں شیطانوں کے الہام اور وسوسے مجتمع ہیں جیسے کوے چھپکلیں گرگٹ۔ اور بھڑ بچھو۔ اور مانند انہیں کی ہیں بھڑ وغیرہ صاحب ہدایہ نے لکھا ہے۔ والزنبور من الموذیات اور بھڑ موذیوں میں سے ہے لیکن بھڑ چونکہ نہ ذی ناب ہے۔ اور نہ ذو مخلب ہے نہ حشرات الارض میں سے ہے پس اسکی حرمت کی علت صرف ایذا ہی ہے۔ تو معلوم ہوا کہ ناب ومخلب کے بغیر بھی ایذا موجب حرمت کا ہو سکتا ہے۔ چہ جائیکہ غراب ابقع ذو مخلب بھی ہے علاوہ برین حدیث شریف گذشتہ من قتل عصفورا فما فوقہا الخ اور اثر ابن عباس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ رسول خدا صلعم نے ہر جانور حلال اور حرام غیر موذی کے قتل کرنے سے منع فرمایا ہے اور ایسا ہی مالابد منہ میں صفحہ ۱۲۹ پر لکھا ہے۔ مسئلہ قتل کردن جانور ماکول اللحم نہ برائے خوردن حرام است وقتل کردن جانور موذی جائز است۔ پس ثابت ہوا کہ جس جانور کو شارع علیہ السلام نے موذی فرمایا ہو۔ وہ حرام ہے تنبیہ کہ جب نبی اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے غراب ابقع کو بسبب تلبس الصفت الشنیعہ فاسق موذی ومباح القتل فرمایا ہے اور نقصان بھی چڑیوں کو جیسا کہ اور دیکھا گیا ہے کوے کرتے ہیں کیونکہ زراعت ونوار کو باوجود سخت حفاظت کے بھی تباہ کر کے کھیت ویران کردیتی ہیں اور ایذا کی صورت مذکورہ میں غراب سے کئی درجہ بڑھکر ہیں تاہم انکے بارہ میں حضور علیہ السلام نے ارشاد فرمایا ہے۔ کہ جس شخص کی کھیتی سے چڑیاں دانہ وغیرہ کھائیں تو یہ مالک زراعت کا صدقہ ہوتا ہے۔ کما ہو المروی فی کتب الصحاح تو فرمایئے کہ یہاں بھی ایذا کے قتل کو منع کیا اور ارشاد فرماتی ہے۔ کہ ایک ہی طرح کا فعل کووں اور چڑیوں سے صادر ہوتا ہے۔ ان میں سے کوے کو موذی اور مباح القتل کیا گیا ہے اور وہی فعل جب چڑیوں سے [illegible] غراب ہے [illegible] کہ نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کے نزدیک غراب ابقع فاسق حرام ہے۔ اور اہل ایمان اس سے کسی طرح نفع نہیں اٹھا سکتے۔ نیز غراب کا فعل مذکور بالضرورۃ مستلزم نقصان انسان ہوا جو موجب علت ایذا

پس حضور علیہ السلام نے لدفع الاذیۃ غراب فاسق کو مباح القتل فرمایا۔ اور چونکہ وہ اسوجہ سے
کہ وہ حلال ہیں اور انسان انکے گوشت کے کھانے سے نفع حاصل کر سکتا ہے۔ انکے شکار
قتل کرنا محرم کیلئے اور داخل حرم ناجائز فرمایا۔ پس نتیجہ یہ حاصل ہوا کہ غراب الزرع حرام ہے۔ **قاعدہ پنجم**
غراب البقع اکثر مردار کھاتا ہے۔ اس لئے اسکا گوشت نہایت درجہ کا خبیث اور بدبودار ہوتا ہے
اور جو جانور اس طرح کا منتن اللحم ہو وہ حرام ہوتا ہے۔ شاہ ولی اللہ صاحب لکھتے ہیں ومنہا حیوانات
تعیش بالنجاسات والجیفۃ وتخامرہا دائما وبہا حتی استلئت ابدانہا بالنتن حجۃ اللہ البالغہ
باب الحیوانات التی تؤکل صفحہ ۳۰ ترجمہ اور بعض حیوانات غیر ماکول وہ ہیں کہ وہ جانور ہیں جو مردار اور نجاست
کے ملانے اور کھانے کے ساتھ زندگی بسر کرتے ہیں یہاں تک کہ بھر جاتے ہیں بو سے جسم انکے۔ پھر فرماتے ہیں
یکرہ ما یاکل الجیف والنجاسۃ وکل ما یستخبثہ العرب لقولہ تعالی ویحرم علیہم الخبائث حجۃ اللہ البالغہ
باب ایضاً صفحہ ۳ اور حرام ہے وہ جانور جو مردار و نجاست کھاتا ہے۔ اور ہر وہ جانور کہ خبیث جانیں
اسکو اہل عرب خدائے تعالی انکے فرمانے کیلئے کہ حرام کرتا ہے۔ ان پر خبیث چیزوں کو۔ اور عبد الوہاب
شعرانی میزان الکبری میں لکھتے ہیں کہ جو جانور مردار خور ہیں۔ جیسے گدھ رخم۔ غراب البقع اسود
وغیرہ امام مالک کے سوا سب ائمہ کے نزدیک حرام ہیں۔ نتیجہ یہ کہ غراب البقع فاسق حرام ہے۔
**قاعدہ ششم**۔ غراب البقع ذو مخلب ہے۔ بعض معترض لوگوں کی زبانی ذو مخلب ہونا ثابت قاعدہ ششم
ہوا۔ پھر راقم عفی اللہ عنہ نے بھی معہ چند دیگر اشخاص کے بچشم خود دیکھا ہے۔ کہ یہ ہی زیر بحث کوا
کسی شئے کو پنجوں میں دبا کر ہوا میں اڑا جاتا تھا۔ اور اسکے ذو مخلب ہونے کی صداقت پر علماء کے تحریرات
بھی شاہد و گواہ ہیں۔ علاوہ یہ کہ زینت الحنفیہ تقویت مذہب امام شمس العلماء راس الحنفا فخرنا و فخر الاسلام
وعمدتنا شیخ الاسلام حضرت حافظ بدرالدین العینی الحنفی رحمۃ اللہ علیہ شرح بخاری میں تحریر فرماتے ہیں
قلت الحاصل مما قال ان التنصیص علی الاشیاء المذکورۃ بالعدد ینافی ان یلحق بها غیرها والظاهر کہذہ الخمس
فی الحکم الا تری انہ ذکر الحداۃ والغراب مما ہو من ذوی المخلب من الطیور وعینہا الالحق بہما سائر ذوی المخلب
من الطیور کالصقر والبازی والشاہین والعقاب ونحوہا۔ عمدۃ القاری جلد ۱۰ سطر ۲۹ میں کہتا ہوں
کہ امام طحاوی کی کلام کا حاصل یہ ہے کہ اشیاء مذکورہ پر عدد کیساتھ نص کرنا اس بات
کا منافی ہے کہ اشکال و نظائر ان کے اباحت قتل و عدم جزا میں ان پانچوں کی طرح ہوں
کیا تو نہیں دیکھتا کہ بے شک آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے چیل اور کوے کا ذکر کیا ہے جو
دونوں جنگلی پرندوں سے ہیں۔ اور متعین کیا ان دونوں کو ہی بیشک ساتھ انکے باقی جنگلی

پرندے چنانچہ کوا۔ باز۔ بحری۔ عقاب وغیرہ مانند اس کے الحمد للہ کہ ہمارے بیان نے چیل وغیرہ کی مثل
کوے فاسق کا ذو مخلب ہونا بلا شک وشبہ ثابت کر دیا ہے۔ اب اس امر کے منکروں کو
بجز تسلیم چارہ نہیں۔ ہاں بلا دلیل تعصب کا کوئی علاج نہیں علامہ عینی شرح ہدایہ میں بھی تحریر فرماتے ہیں
وذی مخلب من الطیر الصقر والبازی والشاہین والنسر والغراب الابقع ۱ھ سود منتہی بنایہ علی الہدایہ
کتاب الذبائح جلد ۴ صفحہ ۱۰۵ ترجمہ اور چنگلدار پرندے کوا۔ باز۔ بحری۔ گدھ۔ کوا ابلق وسیاہ ہیں
اور ملا چلپی شرح وقایہ کے حاشیہ میں لکھتے ہیں۔ واعلم ان الغراب اربعۃ انواع نوع یاکل الحب فقط
یقال لہ غراب الزرع کما سیاتی فہو حلال اتفاقاً ونوع یاکل الجیفۃ فحسب فہو حرام اتفاقاً ونوع
سعد ود من سباع الطیر فہو حرام اتفاقاً الخ انتہیٰ۔ اور صاحب کفایہ ہدایہ کی اس عبارت و یقتل
ما لا یوکل لحمہ من الصید کالسباع ونحوہا فعلیہ الجزاء الا ما استثناہ الشرع وہو ما عددناہ پر
لکھتے ہیں قولہ کالسباع ای سباع البہائم کالاسد والفہد والنمر وقولہ ونحوہا ای کسباع الطیر
کالبازی والصقر فان مطلق السباع یقع علی سباع البہائم انتہیٰ کفایہ۔ پس ہدایہ اور کفایہ
کی اس عبارات سے ثابت ہوا کہ مستثنیٰ عن الجزاء سباع الطیر میں سے کوا اور چیل ہیں اور انہیں
دونوں کو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے ذوی المخلب پرندوں میں سے بلفظ فاسق سے فرمایا ہے
کما قال المحدث الدہلوی۔ ونہیٰ عن کل ذی مخلب وسمی بعضہا فاسقاً فلا یجوز تناولہ۔ حجۃ اللہ البالغہ
باب الصید صفحہ ۲۹ ترجمہ اور منع فرمایا حضور علیہ السلام نے ہر جانور ذو مخلب کے کھانے سے اور نام
بعض کو بلفظ فاسق سے فرمایا ہے۔ پس ان روایات سے متشرعین کو بلا شک وشبہ ذو مخلب
ثابت ہو گیا ہے اور جو ذو مخلب ہے وہ حرام ہے اس پر قرآن وحدیث ناطق وشاہد ہیں اور
اسی پر ائمہ فقہا ومحدثین کا اجماع واتفاق ہے۔ اب اہل ایمان کو طاقت ومجال نہیں۔ کہ ذو مخلب کے
حرام ہونے سے انکار کریں۔ پس ان وجوہ سے نتیجہ ثابت ہوا کہ غراب ابقع ذو مخلب حرام ہے اہل
ایمان سے امید کامل ہے کہ اس عاجز کی محنت کی قدر دانی فرما کر دعائے خیر واستغفار سے
نیک یاد وشاد فرماویں۔ شعر ان کنت تطلب رتبۃ الاشراف ۔ فعلیک بالاحسان والانصاف
اب واضح ہو کہ یہ چند قاعدے جو غراب ابقع کی حرمت میں بیان کئے گئے ہیں۔ صرف اسی
زیر بحث کوے تک محدود نہیں بلکہ غراب الزرع وعقعق کے ما سوا سب اصناف غربان پر
شامل وحاوی ہیں۔ اور ان دونوں کے سوا سب کوے اباحت قتل وحرمت اکل اور لعنت تحریم
میں ابقع کے داخل ہیں چنانچہ ابن حجر لکھتے ہیں قال ابن قدامۃ یلتحق بالابقع ما شارکہ فی الایذاء وتحریم

الاکل وقد اتفق العلماء علی اخراج الغراب الصغیر الذی یاکل الحب من ذالک ویقال له غراب الزرع
ویقال له الزاغ وافتوا بجواز اکله فبقی ما عداه من الغربان ملتحقا بالابقع ومنها الغداف
علی الصحیح فی الروضۃ بخلاف تصحیح الرافعی۔ فتح الباری مطبوعہ دہلی ج ۹ صفحہ ۲۰۶۔ یعنے
غراب الزرع کے سوا سب کوے اباحت قتل حرمت اکل اور تسمیہ الفاسق میں غراب ابقع کے
ساتھ لاحق ہیں نیز ابن حجر اعصم کو اتفاقاً اور عقعق کو صحیح تر قول میں ابقع لاحق فرماتے ہیں۔
کما قال ومن انواع الغربان الاعصم وهو الذی فی رجلیه او فی جناحیه او بطنه بیاض او حمرة وحکمه
حکم الابقع ومنها العقعق وهو قدر الحمامة علی شکل الغراب وحکمه حکم الابقع علی الصحیح وقیل حکم غراب
الزرع وقال الحنابلة ان اکل الجیف والا فلا باس به۔ فتح الباری صفحہ ۳۰ سطر ۳۰ نیز امام محمد بن علی
الشوکانی شرح منتقی الاخبار میں لکھتے ہیں۔ قال فی الفتح وقد اتفق العلماء علی اخراج الغراب
الصغیر الذی یاکل الحب من ذلک ویقال له غراب الزرع ویقال له الزاغ وافتوا بجواز اکله فبقی
ما عداه من الغربان ملتحق بالابقع۔ نیل الاوطار ج ۸ صفحہ ۔۔ اور محلی شرح موطا میں مرقوم ہے۔
الغراب ای الابقع زاد مسلم عن عائشة وهو الذی فی ظهره وبطنه بیاض وهی زیادة ثقة لفظ
فهی مقبولة واخذ بعض اهل الحدیث وهو قضیة حمل المطلق علی المقید لکن الجمهور ما شارکه فی الایذاء
وتحریم الاکل کالغراب الاعصم الخ اھ۔ اور بدر الدین العینی لکھتے ہیں۔ واما الغراب غیر الابقع فلا
یبتدی بالاذی فلا یباح قتله کالعقعق وغراب الزرع ویقال له الزاغ وافتوا بجواز اکله فبقی ما عداه
من الغربان ملتحق بالابقع۔ عمدۃ القاری یعنے بجز غراب الزرع اور عقعق کے سب کوے ابقع کے حکم
میں ہیں ان روایات سے بلا شبہ ثابت ہوا کہ غراب الزرع اور عقعق کے بغیر سب قسم کے کوے
فاسق ہیں اور غراب ابقع سے لاحق ہو کر حرام بالنص ثابت ہوئے ہیں۔ اول تو یہ زیر بحث کوا
یقیناً ابقع کا قریبا نادر بالفرض اگر مخالفین تعصب کے باوجود دلیل ابقع ہونے سے انکار
ہی کریں تب بھی ہمارے مقصود کو کچھ ضرر نہیں پہنچ سکتا کیونکہ وہ بھی تو اسکو نہ غراب الزرع کہ سکتے ہیں نہ
عقعق کیونکہ اسکی علامات ان دونوں کے مغایر ہیں۔ بہرصورت یہ کوا غراب ابقع سے لاحق ہو کر حرام ہی ٹھہریگا۔ غذب اب
غراب ابقع کی حرمت پر عبارت فقہ ملاحظہ ہوں جوہرہ نیرہ میں ہے قوله ولا باس بغراب الزرع لانه یاکل الحب ولیس
هو من سباع الطیر ولا یاکل الجیف وکذا لا باس باکل العقعق۔ قوله ولا یوکل الابقع الذی یاکل الجیف وکذا
کل غراب یخلط الجیف والحب لا یوکل۔ جوہرہ نیرہ مجتبائی ج ۲ صفحہ ۲۳۹ س ۱۵ اس عبارت سے
ثابت ہوا۔ جو غراب خالط ۔۔ غراب ابقع اور عقعق کے منافی ہے۔ وہ حرام ہے۔ ہدایہ میں ہے۔

قال ولا باس بغراب الزرع لانہ یاکل الحب ولیس من سباع الطیر- قال ولا یوکل الابقع الذی
یاکل الجیف وکذا الغداف انتہی- ہدایہ ویحرم الغراب الابقع والغداف منتقی الابحر ولا الابقع
الذی یاکل الجیف مختصر الوقایہ- مسئلہ حرام است خوردن کفتار وزنبور وسنگ پشت
وزاغ پلید کہ مردار خوار بود- وزاغ سیاہ کہ برنگ باشد شرح وقایہ فارسی وحل غراب الزرع
لا الابقع الذی یاکل الجیف کنز الدقائق ساخر میں قول فیصل یہ ہے- جو شاہ اہل اللہ صاحب برادر
شاہ ولی اللہ صاحب کنز کے ترجمہ فارسی میں تحریر فرماتے ہیں وحلال باشد زاغ کہ زراعت
بخورد وپلیدی نخورد نہ زاغ ابلق کہ میخورد مردار را ومراد از ابقع زاغ متعارف است
کہ رنگ گردن آن بہ نسبت پروبازوش سفید می باشد- اور شاہ صاحب کے ترجمہ فارسی کے
اردو ترجمہ میں مولوی محمد احسن ترجمہ عمدۃ المختار تحریر فرماتے ہیں جو کوا کھیتی کھاتا ہے اور
ناپاکی نہیں کھاتا حلال ہے- مگر جو کوا ابلق کہ مردار کھاتا ہے وہ حرام ہے- اور مراد ابقع سے
یہی دیسی کوا ہے جسکی گردن کے بال بہ نسبت پروں کے سپید ہوتے ہیں- کھانا اسکا حرام
ہے- احسن المسائل مطبوعہ انوار محمدی صفحہ ۲۳ سو- الحمد للہ الذی ہدانا لہذا وما کنا لنہتدی
لولا ان ہدانا اللہ لقد جاءت رسل ربنا بالحق وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العلمین والصلوۃ
والسلام علی رسولہ محمد وآلہ واصحابہ اجمعین- لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
تم ہذا الجواب بعون اللہ الملک الوہاب-

**خاتمۃ الجواب** یعنی خاتمہ میں امور مندرجہ ذیل کا بیان ہے اول ۱۳۲۱ھ میں جبکہ کتاب
لکھی گئی ہے- بعض اہل علم سے اسی دیسی کوے کی حلت وحرمت کی نسبت بحث واقع ہوئی پہلے ایک دوسرے کو
اشعار عربیہ میں خطوط ومکاتیب لکھے گئے ہیں- جو کتاب الجواب العلی میں مندرج ہو کر چھپ چکے ہیں اسکے بعد روبرو
بھی گفتگو وتقریر ہوئی- اثنائے بحث میں اس دیسی کوے کی حلت پر قیاس علی الدجاجۃ المخلاۃ ماخذ دلیل ٹھیرا
احقر نے جواب میں نقض قیاس مذکور اور حرمت غراب شہیر پر فرع متفق علیہ یعنی مقیس میں وجود من غرض
کا جو خاتمہ میں مرقوم ہیں- استدلال پیش کیا جس سنتے ہی مولوی صاحب نے باواز بلند فرمایا کہ جی ایسے
استدلال کو تسلیم کر لیا بعد اس حدیث کے ... ہو ... کی حرمت ظاہر ہو گئی ... اس کتاب کے
مختصر مضمون عربی ... کے ساتھ درج ہوئے ... کتاب الجواب العلی میں چھپ چکی ہیں
... بلکہ دیگر ... گئے ہیں ... ہیں ... 
میں ... کوئی ... نہیں ہو-

## مستدلین غراب کے مضامین و دعاوی

(۱) مشتبہ نے کوا کو غراب الزرع نہیں بلکہ ... کرم ہوتا ہے جو گرگس کی طرح نجاست خور ہے ... [illegible] ... میں لکھتے ہیں وہ بھی فاسق اور مباح القتل ہی ہے۔

(۲) یہ دیسی کوا الزرع نہیں نہ نسر نہ فاسق کا مصداق ہے بلکہ چونکہ یہ خالط ہے اسلئے یہ عقعق ہے ...

(۳) حنفیہ کے نزدیک غراب خالط ہو ... مرغی کی طرح ہو کر حلال ہو تو ہے خواہ وہ ابقع وغیرہ ہی ہو۔

(۴) مذکور کوا خبیث نہیں کیونکہ یہ ... وہم ... ہے۔ بلکہ یہ غراب خالط ہے جو حلال ہے

(۵) لفظ فاسق سے حرمت نکالنا مسلک حنفیہ کے بالکل برخلاف ہے اور انکا اصول فروع میں مذکور نہیں۔

(۶) اسکے مباح القتل ہونے سے بھی اسکی حرمت پر استدلال صحیح نہیں کیونکہ یہاں قتل بمعنے ذبح ہے جو کہ ...

(۷) اس غراب کی ایذا رسانی موثر فی الحرمۃ نہیں کیونکہ یہ نہ ذی ناب ہے نہ ذو مخلب۔

(۸) یہ حرمت اکل الجیف بھی نہیں ... حرام ہو بلکہ ...

(۹) غراب الزرع ذو مخلب نہیں بلکہ اسکو ذو مخلب کہنا غلط ہے

(۱۰) اگرچہ کتاب ... ہدایہ کے قول (ومن قتل ...) ... المحرم ... الخمس الفواسق ... سے اس غراب خالط کی جو عقعق سے مغایر ہے حرمت ثابت ہوتی ہے مگر ہدایہ کے ذبائح سے اسکی حلت ظاہر ہوتی ہے۔

## اور بالمقابل و بالمواجہ انکے جوابات

مشتبہ نے کوا کو ہی الابقع اور فاسق ہے۔ ... باب ... کی فصل ... میں ... موجود ہیں ... غراب الابقع ہے اور ... کو کوئی ایذا دیتا ہے ... قتل حرام ہے ... (۲) قتل المحرم ... والنسر ... حیات الحیوان ... الابقع ... تحریم الاکل۔

(۳) عقعق کو کوئی ... نہیں کہ غراب خالط کو عقعق کہا جائے بلکہ ... خالط ہے ... دونوں فصلوں کو دیکھو تو معلوم ہوگا کہ ... عقعق نہیں ...

(۴) ... [illegible]

(۵) ... [illegible]

(۶) لفظ فاسق ... [illegible]

(۷) ... [illegible]

(۸) ... [illegible]

(۹) غراب الابقع ... [illegible]

(۱۰) ... [illegible]

جیسا ہی ہدایہ کے ذبائح میں غراب ... الزرع ... [illegible]

لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ

تم المقصد الاول